ان اللہ علیٰ کل شیٔ قدیر

بعون افضال خدای سخن آفرین و خالق زمان و زمین رسالۂ لاجواب

ارمغان احباب

از تالیف لطیف منشی قادر علی صاحب ابن جناب منشی غلام حسن صاحب مرحوم و مغفور

در مطبع شاہجہانی حلیۂ انطباع پوشید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی خلق الذکر والانثیٰ والصلوٰۃ والسلام علیٰ محمدن المصطفیٰ وآلہ واصحابہ المجتبیٰ اما بعد محمد قادر علی محرر سطور خاک نشین صفی پور مقبول بارگاہ علم یزلی منشی شیخ ضامن علی صاحب مرحوم مغفور تلمیذ جناب مولوی محمد شکر اللہ صاحب بلہاری الارغوانی الداودی المکنپوری شائقین سخن کی خدمت مین نیاز نگر کہ زباندانی کے لیے محاورہ شناسی ایسی ضرور ہے جیسے انسان کے لیے تہذیب اور نوآموز کے لیے ادیب بالخصوص ہر لفظ کی تحقیق تذکیر و تانیث اور سند کی جستجو شبانہ روز کی ورق گردانی اکثر اوقات باعث پریشانی ہوتی ہی اگرچہ اس امر خاص مین اساتذۂ مشہور نزدیک و دور نے رسائل متعددہ تالیف فرما کر شائقین کو مشکور کیا مگر تاہم اپنی رائے عالی سے زیادہ تر کام لیا ہی اور کہین ندرتاً سند کا بھی حاشیہ پر زاید سمجھکر نام لیا ہی پس خاک نشین بزم سخندانی نے اکثر رسائل معتبر اور دواوین سخنوران نامور کی مدتون خدمتگذاری کرکے ایک ایک پھول ہر باغ سخن سے چن کر ایک گلدستہ بنایا اور اوسکا بیساختہ تاریخی نام **ارمغان احباب** پایا جسکو محفل قدس منزل خادمان علیا حضرت زبیدہ منزلت بانی آئین عدالت گستری موجد دستور رعایا پروری قدر افزای ہنرمندان حاجت روای مستمندان حاتم نوال سکندر اقبال منہل جود و کرم جناب حضور پر نور نواب شاہجہان بیگم صاحبہ کارکیای ریاست بھوپال دامت بالعز والتفاخر والاقبال مین بامید حصول شرف قبول پیشکش کرتا ہون

اگرچہ نذر مری لائق قبول نہین	ترا کرم نہ گوارا کریگا رد کرنا

متوقع ان اہل ہنر سے امید ہی کہ اگر کسی سند سے حظ اوٹھائین دعای خیریت خاتمہ سے راقم کو یاد فرمائین گو کلام اپنا نہین پیدا یا ہی مگر ہر لفظ کی جستجوی سند [illegible] ت خون جگر کھایا ہی اگر سہو بشری سے

لی پائین اصلاح سے مزین فرمائین خوشہ چینی خرمن اساتذہ ہی کوئی نازک خیالی نہین تاہم جو بشر ہی
چوک سے خالی نہین ہے

بشر کوئی نہین دنیا مین عیب سے خالی	پھر اعتراض کوئی کیون کرے سخنور پر

فوائد

(۱) جن الفاظ کی آخر مین (الف) یا (ہ) ہو مگر (۱) مصدر عربی مثل تماشا (۲) یا مونث اسم تفضیل مثل عقبی
نا ی تانیث مثل ملکہ کی نہو وہ اسم مذکر ہونگی جیسے دریا صحرا پردہ وغیرہ یہ قاعدہ اکثریہ ہی نہ کلیہ جیسا آیندہ بتفصیل واضح ہوگا

(۲) جن اسما کی آخر مین یای معروف ہوگی سوای اسم پیشہ والون کی اکثر مونث بولی جاینگی بخلاف
جی - پانی - موتی - گھی و دہی کی -

(۳) جن اسما کی آخر مین کلمات ذیل ہونگی (۱) آب مثل سیلاب - سیماب - وخوناب - وغیرہ (۲) دان
بدان - نمکدان - وخاندان وغیرہ (۳) مان - مثل آسمان ودرمان وغیرہ بخلاف ریسمان (۴) وان مثل کاروان
یاوان بخلاف توان (۵) وبان - مثل سایبان بادبان ودربان وغیرہ بخلاف نردبان مذکر بولی جاینگی -

(۴) جن اسمای فارسیہ کی آخر مین کلمات (۱) ستان مثل گلستان و بوستان (بمعنی باغ) بخلاف گلستان
ن (نام کتب معروف) - (۲) زار مثل گلزار (۳) وسار مثل کوہسار ہونگی وہ بھی مذکر بولی جاینگی -

(۵) جن اسمای ہندی کے آخر مین کلمہ پن آتا ہی مثل لڑکپن کی مذکر بولا جاتا ہی -

(۶) جن اسما کے آخر مین کلمہ بند آتا ہی مثل شکاربند وعلی بند وغیرہ کی مذکر بولی جاینگے -

(۷) جو مصدر عربی کا تفعیل کے وزن پر ہو مثل تدبیر و تقدیر وغیرہ کی مونث ہوگا بخلاف تعویذ کے -

(۸) حاصل مصدر فارسی جسکے آخر (ش) مکسور ہو جیسے لغزش وکاہش وغیرہ مونث بولا جاتا ہی -

(۹) الفاظ جو ایک جماعت یا قوم کے لیے مستعمل ہون مذکر بولی جاتی ہین مثل ہندو مسلمان وبرہمن وغیرہ کی -

(۱۰) جو جمع کہ بروزن افعال کی ہو واحد مذکر بولی جاتی ہی مثل احوال و ارباب وغیرہ کی بخلاف لفظ اوقات -

(۱۱) جتنے خطاب ذات عاشق ومعشوق کے لیے مستعملہ شعرا ہین مثلاً رنجور مہجور دلبر ستمگر وغیرہ مذکر بولی جاینگی -

(۱۲) جن اسمای ہندی کی آخر مین کلمات (۱) ہوٹ مثل سانوٹ ٹھوٹ وغیرہ (۲) کار مثل جھنکار وغیرہ (۳) اس
یہی مثل بکواس و مٹھاس وغیرہ (۴) ونون مصدری مثل جلن و سوجن وغیرہ بخلاف چلن کی ہون مونث بولی جاینگی

فائدہ (۱۳) جملہ اقسام کی رنگ مثل چمپئی۔ زعفرانی۔ آسمانی وغیرہ اشیای مذکر کے ساتھ مذکر اور مؤنث کے ساتھ مؤنث بولی جاتی ہین۔

فائدہ (۱۴) جملہ اسمای بحور مثل مقلوب۔ طویل۔ ومتقارب وغیرہ (۲) اکثر اسمای کتب مروجہ مثل گلستان وبوستان (۳) ونام ندیون کی مثل گنگا وجمنا وغیرہ کی مؤنث مستعمل ہین۔

فائدہ (۱۵) مصادر اسمای عربی اکثر مذکر ہوتی ہین اور کمتر مؤنث۔

فائدہ (۱۶) جن اسما کی آخر تای مصدر عربی یا (ٹ) حاصل مصدر ہندی کی آوی مثل غفلت۔ عظمت۔ وصنعت۔ لگاوٹ ورکاوٹ وغیرہ وہ بھی مؤنث ہونگی بخلاف لفظ شربت۔

فائدہ (۱۷) زبان کی جتنے نام ہین سب مؤنث بولی جاتی ہین مثل عربی۔ ترکی۔ رومی۔ پارسی۔ انگریزی وہندی وغیرہ کی بخلاف زبان اُردو۔

فائدہ (۱۸) جتنے نام مہینون کی ہین خواہ عربی کی ہون خواہ فارسی خواہ انگریزی خواہ ہندی کی سب مذکر بولی جاتی ہین مثل محرم الخ۔ آبان الخ۔ جنوری الخ۔ وکاتک الخ۔

فائدہ (۱۹) جس کلمہ کی آخر مین یای نسبت آتی ہی اگر وہ کلمہ منسوب مذکر ہی تو مذکر بولا جائیگا اور اگر مؤنث ہی تو مؤنث آئیگا۔ مثلاً عربی ترکی سے جہان اسپ مراد ہوگی مذکر بولین اور جہان زبان مراد ہوگی مؤنث بولینگے۔

فائدہ (۲۰) جن اسما کی جمع (ین) سی ہوتی ہی مؤنث ہوتی ہین۔ مثل۔ میز۔ جدول۔ سطر۔ وغیرہ کی۔ فقط

التماس ضراعت اساس

ناظرین رسالہ کی خدمت مین عاجزانہ التماس ہی کہ فوائد ہذا کا مدار استقرا وتتبع پر ہی اسلیے اکثریہ ہین نہ کلیہ۔ کیونکہ بنا تذکیر وتانیث ہر لفظ مستعملہ فصحا کی سند اساتذۂ مسلم الثبوت پر ہی پس اگر سخنوران نازک خیال کوئی سند مذکر کی مؤنث یا بالعکس ملاحظہ مین لاوین جدول مین مطابق سند کی مختلف نیہ وغیرہ بنائین۔ اور معترف بہ عجز وقصور کو بھی بمزید تحقیق آگاہ فرما کر مشکور فرمائین ؎

غرض نقشیست کز ما یادماند	کہ ہستی را نمی بینم بقائے

ردیف الف

لفظ	مذکر	مؤنث	مثال		
آسرا	مذکر	•	آسرا زیرزمین ای تن بیجان کسکا	شہر بیگانہ ہی یان کون ہی پرسان کسکا	امیر لکھنوی
آسیا	•	مؤنث	آسیا کہتی ہی ہر صبح بآواز بلند	رزق سے بھرتا ہی رزاق دہن ہر کا	عرش لکھنوی
ابتدا	•	″	آدم سے باغ خلد چھٹا مجھسے کوے یار	وہ ابتداے عشق تھی یہ انتہاے عشق	صبا لکھنوی
اجارا	مذکر	•	محبت کے دعوی ملی خاک مین سب	وہ کہتے ہین کیا ہے اجارا تمہارا	داغ دہلوی
ادا	•	مؤنث	ادا بیساختہ اون گیسوون کی کچھ نرالی ہی	بنائی سی بگڑتے ہین سنواریسی بکھرتی ہین	داغ دہلوی
			نگہ نازسی بھی دیکھ جو کرتا ہی حلال	یہ ادا کسکی لئی تونے اوٹھا رکھی ہی	امیر لکھنوی
استغنا	•	″	شکل اونکی دیکھکر ہوتی ہی استغنا مجھے	یہ بخیل اس عہد کے ناسخ کم از حاتم نہین	ناسخ لکھنوی
اعتنا	•	″	نہ اوٹھا نہ حضرت کی تعظیم کی	نہ کچھ اعتنا کی نہ تسلیم کی	امیر لکھنوی
افترا	″	″	کلاہ پارہ پارہ سے جو موی سر نکل آئی	تو اسیر حاسدون نے افترا سنجاب کا جوڑا	رشک لکھنوی
اکا	مذکر	•	کس تزک سی وہیان آیا اوس رخ پرنور کا	آگے آگے سیکڑون اکا تھا شمع طور کا	امیر لکھنوی
املا وانشا	•	مؤنث	نامہ جانان ہی کیا لکھا مری تقدیر کا	خط کی انشا اور ہی لکھنے کی املا اور ہی	رشک لکھنوی
انگرکھا	مذکر	•	بالیدہ ہوگیا یہ تن زار وصل مین	مانند گل تمام انگرکھا نکل گیا	رشک لکھنوی
انگیا	•	″	نہ انگیا نہ کرتی ہے جانی تمہاری	نہین پاس کوئی نشانی تمہاری	رند لکھنوی
ایذا	•	″	دکھایا گرم سرد دہر باغ رشک نی مجکو	کہ دنکو دھوپ کی رہتی ہی ایذا شبکو شبنم کی	امیر لکھنوی
ایما	مذکر	•	موجۂ حلم کا ایما تری پائی گر سیل	اولٹے پاون سوے کہسار پھرے سر کی بل	امیر لکھنوی
باجا	″	•	آواز صور سنکی کہا دل سے نے قبر مین	کسکی برات آئی یہ باجا کدھر بجا	امیر لکھنوی
بالا	″	•	بندہ مین ٹوٹے بال ہین بکھری کا نین ٹیڑھا بالا ہی	جرات ہم پہچانگئے کچھ دال مین کالا کالا ہی	جرات دہلوی
بجرا	مذکر	•	ہر گھاٹ کے پتھر ہوسے پارس کے برابر	بجرا ترا پونہچا جو بنارس کے برابر	رشک لکھنوی

لفظ	تذکیر	تانیث	مثال		
بچھونا	مذکر	۰	پائنتی رات کو انکا سونا بھی تمھین بھول گیا	وہ دوپٹہ کا بچھونا بھی تمھین بھول گیا	بحر لکھنوی
بدلا	”	۰	بدلا کوئی ستم کا ترے تجھسے کیا کرے	اپنا ہی تو فریفتہ ہووے خدا کرے	سودا دہلوی
بقا	۰	مؤنث	موسم عیش کو دنیا مین نہین کچھ وقفہ	کم ہی یان برق کی چشمک سے بقا ساونکی	صبا لکھنوی
بگولا	مذکر	۰	مے مرتے ہی ملا خاک مین جو اوج جنون	دشت مین کوئی بگولا نہ اوٹھا میرے بعد	امیر لکھنوی
بلا	۰	مؤنث	اک بلا سر سے ٹلی دوسری آفت آئی	شبِ فرقت جو گئی صبحِ قیامت آئی	امیر لکھنوی
			کسکی زلفین مجھے یاد آئین شبِ ہجران مین	کہ بلائین مری لینے کو بلائین آئین	داغ دہلوی
بنا	۰	”	اوس بت کی نظارے کو لیے جاتے ہین قاضی	مسجد کی بنا پاس شوالے کی پڑی ہی	امیر لکھنوی
بوریا	مذکر	۰	دیکھکر موجِ ہوا کو کہتے ہین غربت مین ہم	بوریا اوڑتا ہی اپنے خانۂ برباد کا	ناسخ لکھنوی
بہا	مختلف فیہ		قلبِ ماہیت ارباب صفا کھوتی ہی قدر	عدم آب سے ارزان ہو بہا گوہر کا	آتش لکھنوی
			روز ای چشم یہ اشکونکی بہا دینی تہی	دیکی یہ گوہر شہوار بہا لینے تہی	امیر لکھنوی
بہلاوا	”	۰	بہلاوا تجھے دیدیا اے اجل	بلا لینگے ہم تجکو فرقت کے دن	داغ دہلوی
بھروسا	”	۰	آپکی لطف وعنایت کا بھروسا کیا ہو	کہ گھڑی بھر مین اگر ہی تو گھڑی بھر مین نہین	داغ دہلوی
بیڑا	”	۰	روان ہی تیغ لگا دی مرا بھی بیڑا پار	پھر اسطرح سے یہ کشتی روان ہی نہ ہی	امیر لکھنوی
پاپا	”	۰	لڑکہڑاتا تہا جو مستی مین کہین پای نسیم	غنچہ کہتا تہا چٹککر کہ خبردار سنبھل	امیر لکھنوی
پپیہا	”	۰	پلس مرن بھی ہین ہتا ہون نالان انکی ہاتھون سی	بجاتی ہین پپیہا ای جنون لڑکے مرے گل کا	وزیر لکھنوی
پتا	”	۰	نامہ بر کوچۂ قاتل کا یہ کافی ہی پتا	مینہ وان تیر دنکا جو چھار ہی تلوارون کی	امیر لکھنوی
پتّا	”	۰	اللہ ری وحشتین مرے آہو خصال کی	کو سونسے رم کیا ہی جو پتا کھڑک گیا	رند لکھنوی
پتلا	”	۰	تو وہ تیر حوادث نکرین کیون افلاک	کہ اسی واسطے سے خاک کا پتلا ہون مین	داغ دہلوی
پتنگا	”	۰	یارب کوئی آفت تہا محبت کا پتنگا	وہ آگ لگی ہی کہ بجھائی نہین جاتی	داغ دہلوی
پروا	۰	مؤنث	غلمان حور ہین مری خدمت کو خلد مین	پروا نہین جہانمین کنیز و غلام کی	آتش لکھنوی

لفظ	تذکیر	تانیث	مثال		
پسینا	مذکر	۔	خونِ دل ارگ رگ سے پانی کی طرح بہنے لگا	سرخ آنسو کیا پسینا تک ہمارا لال ہی	داغ دہلوی
			ہوگی کس کس کو خجالت ایک سرِ قتل آتی ہی	پسینا آگیا قاتل کو گردن تیغ نے خم کی	امیر لکھنوی
پنکھا	مذکر	۔	ای ہوا و ہوسِ عشق خدا آنکھو اوڑا ای	ہم پسینی مین رہی یار کا پنکھا کھینچا	رشک لکھنوی
پہاہا	〃	۔	سورج مکھی کو سحر چکا چوندھ ہوگئی	تمنی ذرا جو داغ سے پہاہا اوٹھا لیا	امیر لکھنوی
پھپھولا	〃	۔	جل گیا گل کا جگر اس رُوے آتشناک مین	قطرۂ شبنم نہین ہے یہ پھپھولا ہوگیا	نسیم دہلوی
پہندا	مذکر	۔	بیڑیان دیوانہ گیسو کو پہناتے ہو کیون	رشتۂ الفت کا پہندا سخت ہی زنجیر سے	امیر لکھنوی
تارا	〃	۔	صبح فرقت نے دکہایا روپ سارا شام کا	آفتاب صبح کو سمجھا مین تارا شام کا	ناسخ لکھنوی
تجلا	مذکر	۔	گزری شبِ سیاہ تجلا ہی نور کا	پڑہیے نماز صبح کہ تڑکا ہی نور کا	منیر لکھنوی
تلوا	〃	۔	کدہر لیجائیگا کس دشت کی کانٹو نکو روندیگا	الٰہی خیر کرنا پہر مرا تلوا کھجاتا ہی	رند لکھنوی
تماشا	〃	۔	نظارا دو جہانکا چہوڑ جا دل کا تماشا کر	شبیہ مین اس ورق پر کھینچدی ہین دو نو عالم کی	امیر لکھنوی
			تماشا جیسے دیکھا ہی قیامت کو چلی آئین	اجل کہتی ہی بسم اللہ جہان ہم پانو دہرتی ہین	داغ دہلوی
تنکا	مذکر	۔	جل گیا کیا مری آتش قدمی سی جنگل	چار تنکی نہ کہین بادِ صبا نے پائی	داغ دہلوی
توا	〃	۔	داغِ عشق اور کو دیتا ہی فلک بہی ظالم	مجھے گل کہا نیکو لوہی کا توا دیتا ہی	رند لکھنوی
ٹکڑا	〃	۔	بنا دے بخیہ گر پردہ قبای جسمِ جانانکا	ٹہکانے سے لگا دے کوئی ٹکڑا اس گریبانکا	داغ دہلوی
ٹہکانا	〃	۔	کیا پوچھتے ہو داغ کا تم ہمسے ٹہکانا	آوارہ و سرگشتہ ہی کیا جانی کہان ہی	داغ دہلوی
ثنا	۔	مؤنث	منہ کیا مرا ظفر جو کرون نعتِ مصطفےٰ	اوسکی ثنا خدا نے ہی قرآن مین کہی	نسیم دہلوی
جاڑا	مذکر	۔	ہو چکی گرمی گلابی بادۂ گلگون سے بہر	اب تو جاڑا آئے پہر سیکر گلابی ہوگیا	نسیم دہلوی
جالا	〃	۔	پوچہا جو حال مجنون ہجرانمین مکڑیون سے	جالا دہین بنایا تارِ رگِ بدن کا	شاد لکھنوی
جزا	۔	مؤنث	بارگاہِ حق سے ہر طاعت کی ملتی ہی جزا	ہی بڑی سرکار حق رہتا نہین مزدور کا	امیر لکھنوی
جفا	۔	〃	داورِ حشر سے ابتک ہی امیدِ انصاف	کیا کرینگے جو پہ بیداد اوسکی جفائین آئین	داغ دہلوی

لفظ	مذکر	مؤنث	مثال	
جلا	•	مؤنث	اسقدر رنگ طلائی کو جلا دی اپنی	آبرو خاک مین سونے کی ملا دی وستی
جوڑا	مذکر	•	اے جنون کہتی ہین اسکو اتحاد حسن و عشق جوڑا جو کھلا تو کھل پڑا دل	جب کھلا جوڑا دہان بال دل پریشان ہوگیا ہم سمجھے تھے اسے نگار تعویذ
جہالا	مذکر	•	دریا بھری ہین دیدۂ گریان مین اے سحاب	یہ وہ نہین برس کی جو جہالا نکل گیا
جھٹکا	″	•	زلف آہستہ جھٹکیے مرا جی ڈرتا ہے	دیکھیے ہاتھ کا جھٹکا نہ کمر تک پہونچے
جھگڑا	″	•	واعظو حشر کا ہر مرتبہ چرچا کیسا	روز کا تمنے نکالا ہے یہ جھگڑا کیسا
جھوکا	″	•	اے خاک مین ملا کر آتا ہے کون ہم تک غبار اوسکی لب بام تک بلند ہوا	آئے نہ آئے کوئی جھوکا کبھی صبا کا ہوای تند کا جھوکا مجھے کمند ہوا
چرچا	″	•	مرا چرچا ہوا نہ کس کس مین	مین بنا چور اون کی مجلس مین
چرسا	″	•	ناتوانی مری ایسی چڑھی ہے زوروں پر	تنکا اس زور سے اوٹھتا ہے کہ چرسا کھینچا
چرکا	مذکر	•	تڑپنے مین دکھا جاتی ہے چہ انداز بسمل کا	مگر کھایا ہے چرکا برق ذبح تیغ قاتل کا
چونچلا	″	•	بوی گل سے مجھے دہوکا نہین بو سی اسکی	چونچلا رہنے دے باد سحری تو اپنا
چھتا	″	•	عاشق مژگان ہون مجکو نوش سے بڑھکر ہے نیش	لطف اوٹھاتا ہون نہین چھتا چھیڑ کر زنبور کا
چھینٹا	″	•	سنا کلام جو رندون کا شیخ چکرایا	وہان تو بات کا چھینٹا ہی بی شراب تھا
حنا	•	مؤنث	پس گیا چشم سیہ پر سرمہ	پای رنگین پہ حنا لوٹ گئی
حیا	•	″	اونچی چوٹی کی ادا گرد پھری	نیچی نظرون پہ حیا لوٹ گئی
خارا	مذکر	•	ہوگیا یار مرے دل سے شکستہ خاطر	آبگینے سے تعجب ہے کہ خارا ٹوٹا
خاکا	مذکر	•	امیر اہل حرم سمجھے حرم تصویر ابرو کو	کھچا خاکا جو اوس گیسو کا ہندو کا لکھا سمجھی
خطا	•	مؤنث	نانے ہیں اونکو کرم پر کہ نہین جسکا حساب	کس خطا وار کی گنتی مین خطائین آئین
خلا	مذکر	•	سمائی دل تنگ کی دیکھیے	کہ عالم مین ثابت خلا ہوگیا

امیر لکھنوی
داغ دہلوی
رشک لکھنوی
داغ دہلوی
امیر لکھنوی
داغ دہلوی
امیر لکھنوی
داغ دہلوی
امیر لکھنوی
رشک لکھنوی
امیر لکھنوی
رند لکھنوی
امیر لکھنوی
داغ دہلوی
امیر لکھنوی
امیر لکھنوی
رشک لکھنوی
امیر لکھنوی
داغ دہلوی
بحر لکھنوی

لفظ	مذکر	مؤنث	مثال		
دریا	مذکر	٠	سارے جہانکا رنج مری دلمین آگیا	کیا کوزہ تہا کہ جسمین یہ دریا سما گیا	امیر لکھنوی
دعا	٠	مؤنث	اوس بت پہ عاقبت دل ناصح بہی آگیا	اللہ نے ہماری دعا مستجاب کی	امیر لکھنوی
دغا	٠	〃	دل مرا لیکے مری جان دغا تمنے تو کی	تہی مجہی چشم وفا تمسے جفا تمنے تو کی	داغ دہلوی
دلاسا	مذکر	٠	جب دیا اوس نے دلاسا شب کو وقت اضطراب	دلکی وہ بیتابیان سب راحت جان ہوگئین	داغ دہلوی
دنیا	٠	مؤنث	ہے بہت طول مدعا افسوس	ساری دنیا پیامبر نہوئی	داغ دہلوی
			ہوا مین طالب دنیا تو دنیا رنگ پر آئی	کبھی ہین اس دلہن نے لال کپڑے خون شوہر سے	امیر لکھنوی
دوا	٠	〃	نمک افشان جو ہوا زخم پہ وہ ہنس ہنس کر	مین یہ سمجہا مری قاتل نے دوا رکھی ہے	امیر لکھنوی
			مریض محبت کی اچھی دوا کی	اوسی کل سے ہے آج غفلت زیادہ	داغ دہلوی
دہوکا	مذکر	٠	اب کسے اس چشم نظر باز نے دہوکا کہایا	جوڑ کیا آپ کی ٹوٹے ہوے پیمان نہین	داغ دہلوی
دہڑکا	〃	٠	زبردستی کا دہڑکا وصل مین تمکو سمایا ہے	کدہر ہو ہوش مین آؤ کوئی آیا نہ آتا ہے	امیر لکھنوی
ڈاکا	〃	٠	دل لوٹ لیا یار نے زلفون کو دکہا کر	ڈاکا مرے پہلو مین سر شام پڑا ہے	محسن لکھنوی
ڈورا	〃	٠	نامی تو نارسائی طالع سے گر گئی	ڈورے ہی ڈورے بال کبوتر مین رہ گئی	امیر لکھنوی
روا	٠	مؤنث	شب فراق مین ہین جو منہ لپیٹا ہے	خیال وصل مین پہرون نہین ردا الٹی	آتش لکھنوی
رضا	٠	مؤنث	جنان مین تو ہمین لیجائے یا جہنم مین	وہی رضا ہے ہماری جو ہے رضا تیری	امیر لکھنوی
ریا	٠	〃	طاعت مین ریا جو تجہسے ناشی ہوگی	پرسش مین غضب کی جانخراشی ہوگی	رشک لکھنوی
سرا	٠	〃	دل سوزان نہین ہمارے نہ تو ہم کہاے غم	کوچ کر جلد مسافر یہ سرا جلتی ہے	امیر لکھنوی
سزا	٠	〃	مین جو روتا ہون تو کہتی ہین مجہے ہنس ہنس کر	جو کرے عشق بہی اوسکی سزا ہوتی ہے	برق لکھنوی
سناٹا	مذکر	٠	خوگر رنج و بلا ہون مجکو کچہ پروا نہین	تمکو سناٹا گذر جائیگا محشر دیکہکر	داغ دہلوی
سودا	〃	٠	متاع عشق بہی ہے مایہ الفت بہی کہتے ہین	اگر لیجے تو کچہ سودا ہمارا آپکا ٹھہرے	داغ دہلوی
			دل ملگئی وصال کا سودا ٹہہر گیا	الفت کی آنکھ بیچ مین دلال ہوگئی	امیر لکھنوی

لفظ	مذکر	مؤنث	مثال		
سودا	مذکر	•	نظر مین تیری آنکھین سر مین سودا تیری زلفونکا	کئی پریون کی سایہ مین ترا دیوانہ آتا ہی	اسیر لکھنوی
سہارا	〃	•	ریا کو کور باطن طاعتِ خاص خدا سمجھی	سہارا ملگیا دیوار کا اندہی عصا سمجھی	اسیر لکھنوی
شفا	•	مؤنث	اثرِ آتشِ سودا سے دوا جلتی ہی	تری بیمار کی صورت سے شفا جلتی ہی	اسیر لکھنوی
صبا	•	〃	کیون آئے صبا تری گلی مین اس روش سے وہ چلی گلشن مین	پہرنے والی ہزار گہر کی بچھگئی پہول صبا لوٹ گئی	صبا لکھنوی داغ دہلوی
صحرا	مذکر	•	صحرای عشق میری طرح طے ہنوسکا	نو آسمان ایک ہی چکر مین رہگئی	اسیر لکھنوی
صدا	•	مؤنث	دکہی کیونکر نہ دل آوازنے سی درد دل کچہ نہ کہلا داغ مگر وقت اخیر	صدا ہی یہ کسی درد آشنا کی واد بیداد کی دو چار صدائین آئین	اسیر لکھنوی داغ دہلوی
صفا	•	〃	دیدۂ دل سے نظر کی رخ جانان پہ اسیر	چشم موسیٰ سے صفای یدِ بیضا دیکھی	اسیر لکھنوی
صہبا	•	〃	خون دل آنکھونمین اسطرح سی بہر جاتا ہی	جام مین جیسے کہ صہبای سبو آتی ہی	آتش لکھنوی
طلایا	مذکر	•	بند کر راہ قضا غافل یہ کیا کرتا ہی حکم	گرد خیمہ ہو طلایا رات دن افواج کا	ناسخ لکھنوی
عصا	مذکر	•	اسطرح ساتہ ہی گردونکی مرا نالۂ دل	جسطرح راہ مین رہتا ہی عصا پیر کی ساتہ	اسیر لکھنوی
عطا	•	مؤنث	عفو ہوجائینگی ہر چند کہ لاکھون ہی گناہ	یہ عطا ہی تری رحمت کی قرین تہوڑی سی	آتش لکھنوی
عنقا	مذکر	•	عنقای عقل تہا نہ ابہی دام مین پہنسا	مرغِ سحر کی آنے لگی دور سے صدا	امانت لکھنوی
غذا	•	مؤنث	غم بہت کہلوا نہ مجہہ گریانکو توای ہجر یار	خون بدہضمی کا رکہتی ہی غذا برسات کی	آتش لکھنوی
فضا	•	〃	زاہد وہ فضا کیا ہی زمانہ سے نرالی	فردوس بہی اک باغ ہی جنت بہی مکان ہی	داغ دہلوی
قبا	•	〃	یہ جوشِ حسن سے تنگ آئی ہے قبا اونکی	کہ بند بند ہی خواہان گرہ کشائی کا	اسیر لکھنوی
قضا	•	〃	حضرتِ دلکی قضا آئی ہی اوس کوچہ مین	کہ یہ دوڑے ہوے ہر بار چلے جاتے ہین	اسیر لکھنوی
قلیا	•	〃	کہکی بسم اللہ جب اوس طفلِ مصحف نے پڑہا	ہوگیا بسمل معلم ختم قلیا ہوگئی	داغ دہلوی
کانٹا	مذکر	•	وہم اولجہتا ہی جو سینے مین تو دلمین شاید	رہگیا اوسکی مژہ کا کوئی کانٹا باقی	اسیر لکھنوی

لفظ	مذکر	مؤنث	مثال		
کانٹا	مذکر	•	کانٹی کہین پڑے ہین کہین گردباد ہین	یہ یادگارِ قیس بیابان مین رہگئی	امیر لکھنوی
کربلا	•	مؤنث	مرتے تھے یون نہ تشنۂ دیدار آنکر	قاتل گلی تھی آگے تری کربلا نہ تھی	امیر لکھنوی
کلایا	مذکر	•	چھوگیا گردن سی جب ڈورا تری تلوار کا	مجکو اے سفاک منت کا کلایا ہوگیا	رشک لکھنوی
کلیجا	″	•	کلیجا منہ کو آجاتا ہی دل پہرون تڑپتا ہی	میرے درد جگر مین بہی چمک ہی تیغ قاتل کی	امیر لکھنوی
			آسمان ٹوٹ پڑا ہی ستم ایجاد کا	یہ ہی میرا ہی کلیجا کہ اوٹھاتا ہو نہین	داغ دہلوی
کھٹکا	″	•	سب حسرت و نکالا اس نے کھٹکا مٹا دیا	جنسی خلش تھی دلمین وہ کانٹا نکلگیا	داغ دہلوی
			بیغم ہین عیش کب چمن روزگار کی	کھٹکی ہین کو جو رگِ گلمین بہی خار کی	امیر لکھنوی
کیوڑا	″	•	عطر عنبر کا نکالا جو کبھی کنگھی کی	کپڑے بدلے جو کسی روز تو کیوڑا کھینچا	رشک لکھنوی
گذارا	″	•	نکلکر مرے گھر سے یہ جان لو تم	نہوگا کسی گھر گذارا تمہارا	داغ دہلوی
گرجا	مذکر	•	ایک دل بنکی حریم بت ترسا نرہا	کہین گرجا نہ سے باقی کوئی گرجا نرہا	رشک لکھنوی
گلا	″	•	سخت جانو نکا تو مشکل سی گلا کٹتا ہی	پہلی پتہر پہ لگا لیجیی خنجر لینا	داغ دہلوی
گنڈا	″	•	گنڈا انظر گذر کا پہنائیگے آپ کو	قدنا پتی ہی زلف رسا سر سے پانو تک	امیر لکھنوی
گنگا	•	مؤنث	ہمتو پیاسی رہی می غیر تو دی پیر مغان	اولٹی اس شہر مین بہتی ہوئی گنگا دیکھی	امیر لکھنوی
گھٹا	•	″	ہنس پڑے آپ تو بجلی تڑپی	بال کہولے تو گھٹا لوٹ گئی	امیر لکھنوی
			میکشو مژدہ کہ گھنگھور گھٹائین آئین	تمپہ رحمت ہوئی توبہ پہ بلائین آئین	داغ دہلوی
گھٹّا	مذکر	•	زاہدو اس سے سوا تپہر عبادت کیجیی	سنگ اسود سے کہین ماتھے کا گھٹا پڑگیا	رشک لکھنوی
لاکھا	″	•	خون ناحق سی جما یا تہا غضب کا لاکھا	لبِ معشوق سی کچہ کم لبِ سوفار نہ تھا	امیر لکھنوی
لپکا	″	•	ہم ایک کہ کی سنتی ہین منہ سی تری ہزار	لپکا پڑا ہوا ہی یہ گفت و شنید کا	داغ دہلوی
لٹکا	″	•	دیکھتی رہجاوگی گر کوئی لٹکا چلگیا	جو تمہاری آنکھ مین ہی یاں وہ افسون لٹکن ہے	داغ دہلوی
ماجرا	″	•	وہ چشم زار کا سنتی ہی ماجرا گھبرا ای	ابھی تو شرحِ دلِ بیقرار باقی ہی	داغ دہلوی

لفظ	مذکر	مؤنث	مثال		
ماجرا	مذکر	•	اوسنی کہینچی تیغ یان سر جہکگیا قصہ مٹا	خلق یہ کیون پوچہتی ہی ماجرا کیونکر ہوا	امیر لکھنوی
مالا	مذکر	•	آبرو یہ الفتِ وندان قاتل مین ملی	اپنا مالا اب گلیمین میری پنہاتی ہی تیغ	امیر لکھنوی
مُدعا	〃	•	آفرینش سے مری کچہ اور تو مطلب نہ تہا	مدعا یہ تہا کہ پیدا کرکے ناپیدا کرون	داغ دہلوی
مصلاَّ	〃	•	زہد و تقوی سی پہر آزند مین گہبرا اوٹہا	پہر چلا دیر کو مسجد سے مصلا اوٹہا	رند لکھنوی
معمَّا	〃	•	ہی معما دہن تنگ کا دشوار بہت	حل مطلب ہو تو شاید شعرا سی کچہ ہو	امیر لکھنوی
منکا	〃	•	ناتوان ہون نہ گلیمین مری باندہو تعویذ	توڑ ڈالی مری گردن کا نہ منکا کاغذ	داغ دہلوی
من و سلوا	مذکر	•	سیر رکہتا ہی طبیعت کو کلام شیرین	من و سلوا ہی یہ اپنے لیے گویا اترا	آتش لکھنوی
مونڈھا	مذکر	•	مین جو دریا پہ گیا گہبرا کے عشقِ ناں مین	بیٹھنے کے واسطے مونڈہا ملا گرداب کا	رشک لکھنوی
مُہاسا	〃	•	سبز خط مین کیا مہاسا گال پر پیدا ہوا	بچۂ طاؤس ہی لی بال و پر پیدا ہوا	ظفر دہلوی
میلا	〃	•	غمزہ و انداز و ناز و کبر و مہر لطف و حُسن	سات یہ اور ایک تو آٹہو نکا میلا ہو گیا	وزیر لکھنوی
مینا	〃	•	پرتو پڑا ہی جیسے اوس چشم نرگسی کا	لبریزمی ہی مینا سونی کی آرسی کا	اسیر لکھنوی
مینڈھا	〃	•	جوش وحشت مین جو دریا کیطرف جا نکلا	قد آدم مری تعظیم کو مینڈہا اوٹہا	رند لکھنوی
ندا	•	مؤنث	موت نے مجکو پکارا کہ مری قاتل نے	آئیے آئیے مقتل سے ندائین آئین	داغ دہلوی
نشو و نما	مختلف فیہ		خط کو روی یار پر نشو و نما ہوتا نہین	سبزۂ بیگانہ گل سی آشنا ہوتا نہین	ناسخ لکھنوی
			چشم پر آب سے ہی نشو و نما ساونکی	نفس سرد لی باندہی ہی ہوا ساونکی	صبا لکھنوی
نصیبا	مذکر	•	مکین سے ہر مکان کی زیب ہی گو قید خانہ ہو	نصیبا کہلگیا تہا حضرت یوسف کی زندان کا	داغ دہلوی
نوالا	〃	•	شمع سان گہلتی ہی گہلتی سحر آجائیگی	اے شب ہجر کوئی منہ کا نوالا ہو نہین	داغ دہلوی
وبا	•	مؤنث	ہزارون مرگئے اسپر سسکتے ہین لاکہون	عجیب روگ ہی یارب یہ کیا وبا آئی	رند لکھنوی
وفا	•	〃	وفا کی ان بتون سے یا جفا کی	دیا دل اسکو جو مرضی خدا کی	داغ دہلوی
ہتکنڈا	مذکر	•	دل مرا چہین کر عدو کو دیا	ہتکنڈے ہین یہ دست قدرت کی	داغ دہلوی

لفظ	مذکر	مؤنث	مثال		
هما	مذکر	۰	ہمایوں استخوانِ سوختہ پر میری گرتا ہے	تڑپ کر شمع پر جیسے کوئی پروانہ آتا ہے	امیر لکھنوی
ہوا	۰	مؤنث	باندھی ہی سرد مہری گردون نے یہ ہوا	نکلی ہی برق اڑ کے کملی سحاب کی	امیر لکھنوی
ہوا	۰	″	عاشق کی سر کی ساتھ ہی سودای کوی یار	مومن نہ تہا وہ جسکو ہوای جنان نہ تہی	آتش لکھنوی
			ردیف بای موحدہ		
آب	مذکر	۰	ثبات بحر جہان مین اپنا فقط مثالِ حباب دیکھا	نہ جوش دیکھا نہ شور دیکھا نہ موج دیکھی نہ آب دیکھا	داغ دہلوی
آب	مختلف فیہ		مری شکوہ نہین ہی یا تیری مذاقِ صفا مین	گہر کی آب سے ہیرے کی تجلی نور تارے کا	داغ دہلوی
			نشہ ہی مین یا الٰہی میکشونکو موت دی	کیا گہر کی قدر جب آب گہر جاتا رہا	آتش لکھنوی
آفتاب	مذکر	۰	رات اور رات بہی جدائی کی	اب نکلتا ہی آفتاب کہان	داغ دہلوی
اجتناب	″	۰	کیا جی لگا ہے تذکرہ یار مین عبث	ناصح سے مجکو آج تلک اجتناب تہا	داغ دہلوی
ارباب	″	۰	زمانہ ہمسکون سہی ای نسیم آباد ہی اب تجے	بہت ڈہونڈہا مگر کوئی نہ ارباب کرم نکلا	مومن دہلوی
اضطراب	″	۰	ہمنی بہی صبر دلکو دی ہی لیا	اب وہ اگلا سا اضطراب کہان	نسیم دہلوی
			آنسو دنسی بیقراری مین ذرا تسکین تھی	بڑہ گیا اور اضطراب دل جو رونا کم ہوا	داغ دہلوی
القاب	″	۰	لکہا خط مین جب اونکا القاب مین نے	قلم حرفِ مطلب پہ آیا پہسلکر	امیر لکھنوی
انتخاب	″	۰	نکیون ہو ناز مجہے اپنی دلبر ای ظالم	کیا ہی تو نے جسے انتخاب برسون مین	داغ دہلوی
انقلاب	″	۰	وہ جب ملی تو قیامت بپا تھی چار طرف	ٹھہر گئی تو زمانے کو انقلاب نہ تھا	داغ دہلوی
باب	″	۰	مایوس ہوئی ہم تو ہوئی غیر بہی ناکام	معمور کیا باب قبول اپنی دعانی	داغ دہلوی
باتراب	″	۰	جبکہ مین نے وطن سے کوچ کیا	گور مین میرا باتراب ہوا	داغ دہلوی
پازیب	۰	مؤنث	عاشقونکی دلکو پیسا کرتی ہی ہر وقتِ خرام	رہتی ہی پازیب نالان یار کی رفتار سے	ناسخ لکھنوی
تاب	۰	″	ذرا سی صدمی کی تاب نہین وہی ہم تھے	کہ ٹکڑے ٹکڑے تہا دل اور اضطراب تہا	آتش لکھنوی
تاب	۰	″	خط جو اس محبوب کا نبتا نہین ہی سبب	ہاتھ گالونکو لگائی تاب کیا حجام کی	امیر لکھنوی

لفظ	مذکر	مؤنث	مثال	
ترغیب	۰	مؤنث	مین نہ مانونگا کہ دی اغیار نی ترغیب قتل	دشمنون سی دوستی کا حق ادا کیونکر ہوا
تناسب	مذکر	۰	تناسب عشق مین جو رشک کو ہے کسکو ہوتا ہی	یہان ہی بیکلی وہی وہان بالکل کرتی ہی
ثواب	مذکر	۰	ہزار بار گلا رکہدیا تہ شمشیر	مین کیا کرون تری قسمت ہی ہین ثواب نہ تہا
			نو میدکرم ہو کر ہم توبہ کرین می سی	دوزخ مین پڑی زاہد بی لطف ثواب ایسا
جذب	"	۰	راتدن پہلو مین ہی کوئی نکوئی سیتن	جذب دل اپنا بہی نسخہ ہی کوئی اکسیر کا
جریب	۰	مؤنث	جریب کاہکشان تونی ضعف پیری مین	کبہی نہ اہی فلک پیر ہاتھ سی پہینکی
جواب	مذکر	۰	کیا جو خالق عالم نے خلق دل میرا	خلیل نی یہ کہا کعبہ کا جواب بنا
			کیسا جواب حضرت دل دیکہیے ذرا	پیغامبر کی ہاتہ مین ٹکڑی زبان کی ہین
جیب	مختلف فیہ		ترا غمزہ ہی وہ طرار جب گلشن مین آیا ہی	گلونکی جیب کترتی ہی گرہ کاٹی ہی شبنم کی
			نہ جنون مین بہی رکہا بخت نے عریان مجکو	طوق نے جیب دیا دشت نی دامان مجکو
حب	۰	مؤنث	چہوٹتی ہی آدمی سی داغ کب حب وطن	گو نہین ہون نہین مگر ہردم مرا دل گہر مین ہی
حباب	مذکر	۰	لب جو سیر کو آیا ہی جو وہ بحر جمال	ٹوٹا پڑتا ہی تماشے کو حباب ایک ایک
			ثبات بحر جہان مین نہین کسیکو امیر	ادہر نمود ہوا اور اُدہر حباب نہ تہا
حجاب	"	۰	ہزار پردو مین مشتاق دیکہ لیتے ہین	اُسسے حجاب تہا موسیٰ کو لو حجاب نہ تہا
			مرے جنازے پہ اب آتی شرم آتی ہی	حلال کرنیکو بیٹھے تھے جب حجاب نہ تہا
حساب	"	۰	سیاہ کار وہ ہون حشر مین حساب مرا	جو وقت صبح سی ہوتا چراغ جل جاتی
			حساب صلا نہ مجہسے پوچہی میر دلکی زخمونکا	حساب دوستان در دل اگر وہ دلربا سمجھے
خطاب	"	۰	شکایت اونسی کوئی گالیونکی کیا کرتا	کسیکا نام کسیکی طرف خطاب نہ تہا
			زاہد کمال پیر مغان تجہسی کیا کہون	مرشد وہان خطاب ہی ادنی مرید کا
خواب	"	۰	لگی نہ آنکھ ہری چشم پاسبان کی قسم	شب فراق کہین دیکہنے کو خواب نہ تہا

امیر لکھنوی
رشک لکھنوی
امیر لکھنوی
[illegible]
داغ دہلوی
امیر لکھنوی
مصحفی دہلوی
امیر لکھنوی
امیر لکھنوی
داغ دہلوی
امیر لکھنوی
داغ لکھنوی
داغ دہلوی
داغ دہلوی
داغ دہلوی
امیر لکھنوی
داغ دہلوی
امیر لکھنوی
امیر لکھنوی
ذوق دہلوی
امیر لکھنوی
داغ دہلوی
داغ دہلوی

لفظ	مذکر	مؤنث	مثال		
					امیر لکھنوی
خواب	مذکر	•	وعدہ آنیکا ہی اوسنے خواب مین	خواب کب آتا ہی دیکھا چاہیے	مومن دہلوی
خوناب	مذکر	•	یہ رنگ آمیزیان کیسی ہین کسکا ڈر ہی دیکھو تو	مجھے تو کچھ نظر آتا ہی یہ خوناب بہا اپنا	داغ دہلوی
ڈہب	”	•	بسر کیونکر کرینگے خلد مین ہم واعظ نادان	ہماری جد امجد کو نہ وان رہنیکا ڈہب آیا	امیر لکھنوی
رعب	”	•	کہان نہین ہی تماشا تری خدائی کا	مگر جو دیکھنے دے رعب کبریائی کا	داغ دہلوی
زیب	•	مؤنث	مکین سے ہر مکانکی زیب ہی گو قید خانہ ہو	نصیبا کہلگیا تہا حضرتِ یوسف سے زندانکا	امیر لکھنوی
			کہون کیا جو زیبِ مکان ہوگئی	قدم سے زمین آسمان ہوگئی	مومن دہلوی
سبب	مذکر	•	محمد کی سایہ نہین کیا سبب	کہا اوسنے مت پوچھ اوسکا سبب	امیر لکھنوی
سحاب	”	•	طاؤس نے دکہائے جو اپنی بدن کی داغ	روتا ہوا سحاب چمن سے نکل گیا	امیر لکھنوی
سرخاب	”	•	گجر جو سنتی ہین وصلت مین دل دہڑکتا ہی	جب آئی شام کی نوبت وہین اوڑا سرخاب	اختر لکھنوی
سیب	”	•	اب سیر باغ وصل کہان اور یہ ہم کہان	گور کا پہول یار کا سیبِ ذقن ہوا	امیر لکھنوی
سیلاب	مذکر	•	آئی ہی بیکسیِ عشق پہ رونا غالب	کسکی گہر جائیگا سیلاب فنا میری بعد	غالب دہلوی
سیماب	”	•	رات ایسا انتظارِ یار مین بیتاب تہا	بستر گلپر نہ تہا مین آگ پر سیماب تہا	ناسخ لکھنوی
شب	•	مؤنث	ہو تسلی تو گذار دن شبِ ہجران ساری	طور میرے تو سرِ شام سے برے ہوتی ہین	داغ دہلوی
شباب	مذکر	•	نظر آتا نہین اسجوشِ سرشک اپنا شباب	کشتیِ نوح نہین ہون کفِ دریا ہون مین	داغ دہلوی
			کیا کیا نہ آفتون کی رہی ہمکو سامنے	یا رب شباب تہا کہ بلا سے عظیم تہا	امیر لکھنوی
شراب	•	مؤنث	خواہش سجائی نشہ کی سوز دلکی ہی	ساقی شراب دی مجھے اشک کباب کی	امیر لکھنوی
			بغل مین وا بکی پیچل عدم کو شیشہ کی	ملیگی داغ نہ تجکو شراب رستی مین	داغ دہلوی
شرب	مذکر	•	سرخ رنگت ہوگئی آیا جو نشہ آنکھ مین	شرب کی ساقی علاج نرگسِ بیمار تہا	برق لکھنوی
شہاب	”	•	چمن مین زیج کیا بلبلونکو بیتقصیر	قبائے گل مین مری شوخ نی شہاب دیا	امانت لکھنوی
ضرب	•	مؤنث	اوٹہتی نہین ہی ضرب محبت پہاڑ کی	رستم وہی ہی مرد جو یہ درد سہہ گیا	داغ دہلوی

لفظ	مذکر	مؤنث	مثال		شاعر
طرب	۰	مؤنث	طالع میں نہیں طرب ذری بھی	منحوس ہی زہرہ مشتری بھی	مومن دہلوی
طلب	۰	"	آرزو دی ساغرمی ہی بس اے ساقی مجھی	کب طلب ہی جام جم کی کاسۂ فغفور کی	ناسخ لکھنوی
طَناب	۰	"	کون کہتا ہی کہ یہ نکلی ہی شبکو کہکشان	ہی مگر کوئی طناب اس خیمۂ افلاک کی	بیخود دہلوی
عتاب	مذکر	۰	کیا حالِ دل کہین کہ دم عرض مدعا	تیرا عتاب حلق کا دربان ہوگیا	داغ دہلوی
عذاب	"	۰	فرض ہی کیا یہ کہ ہر مرد پہ ہوتا ہو عذاب	بلکہ ہستی سی عدم مین داغ تو خوشحال ہی	داغ دہلوی
عقاب	"	۰	نہ ملیگا کبھی شکار یقین	گو عقاب گمان بلند ہوا	ناسخ لکھنوی
عقرب	"	۰	ایذا نہ ہو اوس خال وگیسو سی تعجب ہے	وہ افعی بی دندان ہی نیش یہ عقرب تھا	آتش لکھنوی
عناب	مذکر	۰	حسن سے دل تو لگا عشق کا بیمار تو ہو	پھر یہ عناب لب وسیب ذقن ہی کسکا	آتش لکھنوی
عندلیب	مختلف فیہ		طبع اپنی بلبل باغ معانی ہی اسیر	ہر چمن مین عندلیب خوش بیان ہوتا نہین	اسیر لکھنوی
			کئی دن سے ہی گہات مین صیاد	عندلیب آج کل مین پہنستی ہی	رند لکھنوی
عیب	مذکر	۰	عیب بے عیب ہے جب جبے سی گذر جاتا ہی	اب بجز بی ہنری مجھ مین ہنر کچھ بھی نہین	داغ دہلوی
			عیب اصلی عارضے زینت سے چھپتا ہی کوئی	غازہ ملنے سے نہ زنگی خو برو ہو جائیگا	داغ دہلوی
غضب	مذکر	۰	ایداغ آہ کی تو غضب کو منسا کیا	ایسی بری لگی دلِ خانہ خراب کی	داغ دہلوی
فریب	"	۰	ملک کی وارث کو دیکھا خلق مین	اب فریبِ طغرل و سنجر کھلا	غالب دہلوی
قطب	"	۰	کب پھرین گوشہ نشین لاکھ زمانہ پھر جاے	قطب گردش نہین کرتا فلک پیر کی ساتھ	اسیر لکھنوی
قلاب	مذکر	۰	یہ اسیر کہین گران خاطر ہو نہین جاتا ہی ٹوٹ	آہنی قلاب بھی سیر قفس کی بوجھ سے	ذوق دہلوی
کباب	"	۰	منظور ہر چرخ ہی کہ اسیر سیاہ مست	دل کا کباب کہائے جگر کا لہو پیے	اسیر لکھنوی
			ملا ہین دل پہ داغ کا پتا اتنا	جلی کباب کی بو تہی مگر کباب نہ تھا	داغ دہلوی
کوکب	"	۰	ہوگا داخل اور تارے نکی خزانہ میں درہم	پست ایسا ہی اگر کوکب مری تقدیر کا	اسیر لکھنوی
گرداب	"	۰	کہینچی گیسو کی تصویر میں جو طوفان پر شکل	حلقۂ زلف ہی گرداب سرے دریا کا	ناسخ لکھنوی

لفظ	مذکر	مؤنث	مثال		
گلاب	مذکر	•	ہر رنگ اصل فرع نہو گی کسی طرح	گل ہو ہزار سرخ نہو گا گلاب سرخ	امیر لکھنوی
لب	〃	•	خون ناحق سے جمایا تھا غضب کا لاکھا	لب معشوق سے کچھ کم لب سوفار نہ تھا	امیر لکھنوی
			کونسا لب ہے کہ جس پر نہین شکوہ تیرا	کونسا دل ہے کہ جسمین نہین حسرت تیری	داغ دہلوی
لعاب	〃	•	مُہر وہ کرتا ہے نامے پہ مجھے آئے ہے رشک	ہای یون چوسے لعاب اوسکی دہن کا کاغذ	ذوق دہلوی
لقب	〃	•	کیا جانتا ہے کوئی فقیری کا مرتبہ	دل نام پیر عرش لقب ہے مرید کا	امیر لکھنوی
ماہتاب	〃	•	یہ وہ فلک ہے کہ جسکی سبب سے عالم مین	نہ ایک حال پہ دو روز ماہتاب رہا	صبا لکھنوی
محراب	•	مؤنث	صحبت سوزش دلکی جو دعا کرتا ہون	آگ لگ اوٹھتی ہے محراب دعا جلتی ہے	صبا لکھنوی
مطلب	مذکر	•	ہوا جب نقش تابع مطلب دل ہو گیا حاصل	گلو ہی اثر دہا ہمکو جو ہاتھ آیا عصا سمجھے	امیر لکھنوی
مکتب	〃	•	جز شیر اور کچھ نہین ان کی غذا بنی	لی گھٹنیون چلی ہین مکتب ہوا ابھی	امیر لکھنوی
مکتب	〃	•	عہد طفلی سے اسیر عشق مین مجنون ہوا	خانۂ زنجیر تھا مکتب مرے اُستاد کا	ناسخ لکھنوی
مکتوب	〃	•	غنچون کی شکل ہو گئی فصل خزان مین پھول	مکتوب اشتیاق عنادل لپٹ گیا	امیر لکھنوی
نقاب	مختلف فیہ		اوٹھا جو پردہ تو کیا شرم ہے ابھی شب وصل	بڑی نقاب تو یہ سلے نگار باقی ہے	امیر لکھنوی
			کم کم اوٹھتا وہ نقاب آہ کہ طاقت رہتی	کاش اکبار رہین منہ نہ دکھایا ہوتا	داغ دہلوی
نصیب	مذکر	•	جسکی پہلو مین ہو تم اوسکا نصیب اچھا ہے	میری دانست مین تمھی بھی نصیب اچھا ہے	داغ دہلوی
			باتین بھی کہین خدا لئے دکھایا جمال بھی	اللہ کیا نصیب جناب کلیم تھا	امیر لکھنوی
نقیب	مذکر	•	فرشتہ نزع مین آیا نظر تو سمجھا مین	ہوئی حضور سے طلبی مری نقیب آیا	امیر لکھنوی
			ردیف بای فارسی		
الاپ	〃	•	ایک ہی پردیکی تم سمجھو تو ہین یہ الاپ	گر صدای بانگ ہے وہ نغمۂ ناقوس ہے	قدرت لکھنوی
بھاپ	•	مؤنث	پڑتی ہے دھوپ قہر کی لو تیز چلتی ہے	اور گرم گرم بھاپ مین سی نکلتی ہے	امیر لکھنوی
پیپ	•	〃	ڈالدی پیپ کلیجو نین غم فرقت نی	غور کرتی ہے تو کر لو جگر افگارونکی	منیر لکھنوی

لفظ	مذکر	مؤنث	مثال		
تپ	•	مؤنث	جو گنہ وصل میں سرزد ہوئی تھی عفو ہوئی	فارغ البال ہوا میں تپ ہجراں آئی	آتش لکھنوی
تڑپ	•	″	تڑپ ہی ہی جو یہی دل کی بعد مرنیکی	زمین گور تہ آسمان رہی نہ رہی	امیر لکھنوی
توپ	•	″	ہجر کی رات کسی طور نہیں ٹلتی ہی	توپ تا صبح قیامت بھی نہیں چلنی کی	رند لکھنوی
چپ	•	″	چپ لگ گئی ہی تیرے لب لعل کی حضور	مانند غنچۂ لال کی منقار بند ہی	امیر لکھنوی
			لگ گئی چپ تجھے ای داغ حزیں کیوں ایسی	مجکو کچھ حال تو کم بخت بتا تو اپنا	داغ دہلوی
دھوپ	•	″	جام شراب ہاتھ سی ساقی نی رکھدیا	جب منہ پر اسکی دھوپ چمن میں فرکھلی	داغ دہلوی
روپ	مذکر	•	صبح فرقت نی دکھایا روپ سارا شام کا	آفتاب صبح کو سمجھا میں تارا شام کا	ناسخ لکھنوی
سانپ	″	•	عشق گیسو میں یہ عالم ہی دل بیتاب کا	تار پیچاں جو ہی اک سانپ ہی سیماب کا	ناسخ لکھنوی
سیپ	•	مؤنث	مال سی اور ہوس مال کی بڑھ جاتی ہی	سائل قطرہ ہوئی سیپ جو دریا پایا	برق لکھنوی
ملاپ	مذکر	•	حشر میں ان کا مرا ہوگا جو آپس میں ملاپ	اہل محشر کو کٹیگا دن مبارکباد میں	داغ دہلوی
			ردیف تای مثناۃ		
آفت	•	مؤنث	اک بلا سر سی ٹلی دوسری آفت آئی	شب فرقت جو گئی صبح قیامت آئی	امیر لکھنوی
آیت	•	″	جعفر میں جی اوٹھا وہیں منہ پر مری جو آ	کچھ آیت اوسنے پڑھ کی جو میں دم کی رات کو	جعفر
اجازت	•	″	دی مجکو شکایت کی اجازت کہ ستمگر	کچھ تجکو مزا بھی مری آزار میں آئی	غالب دہلوی
اُجرت	•	″	نہ ہو نہ زاہد لا حاصل ہی	بیگاری کو اجرت کیسے	امیر لکھنوی
اُلفت	•	″	مرگئی ہم تو بنا آئینہ خانہ میں مزار	دلسی الفت نگئی آئینہ رخساروں کی	امیر لکھنوی
انگشت	•	مؤنث	دعوئ خون ہی میں کار ہی کیا حشر کی دن	سرخ مہندی سی ہی انگشت شہادت تیری	امیر لکھنوی
بات	•	″	غیر کی ساتھ وفا کرکے وہ مجھسے بولی	یہ وہی بات ہی جو تمنی ہمارا کہی ہی	امیر لکھنوی
			کیا بڑی بات تھی با تو نہیں اوسی بہلانا	نہ گلی آئے نہ بانیر نہ دعائیں آمین	داغ دہلوی
بت	مذکر	•	تو وہ بت ہی کہ اگر دیر میں جاتا اکدم	مثل ناقوس ہر اک بت وہیں نالاں ہوتا	ناسخ لکھنوی

لفظ	مذکر	مؤنث	مثال		
بخت	مذکر	•	ہند سے تا بہ دکن داغ ہی شہرت تیری	ابتو کچھ اور ترا بخت رسا کہتا ہی	داغ دہلوی
			کیا وادی جنون مین ہلا مجکو بخت پست	جادہ بھی میرے واسطے دیوار ہوگیا	امیر لکھنوی
برات	•	مؤنث	آواز صور سنکی کہا دل نے قبر مین	کسکی برات آئی یہ باجا کدہر بجا	امیر لکھنوی
			ساتھ حورون کے ہی شہید ترا	کیا عدم کو برات جاتی ہی	داغ دہلوی
برداشت	•	مؤنث	لطفِ شراب سے ہی خبر ہین کیا کرون	برداشت ساقیا نہین مجکو خمار کی	ناسخ لکھنوی
برسات	•	〃	جن دنون عشق رلاتا تھا ہمین صورت ابر	کونسی فصل تھی وہ جسمین کہ برسات نہ تھی	آتش لکھنوی
بسنت	•	〃	عشق کی آتی ہی منہ پر مری پہولی ہی بسنت	ہوگیا زرد یہ شاگرد جب اُستاد آیا	داغ دہلوی
			متوجہ ہی کدہر یار کہان آئی بسنت	کسکی گلدستے مین اوسکی گلِ رخسار بندہی	امیر لکھنوی
بہشت	مذکر	•	جی چاہتا ہی جسکو وہ یارب نصیب ہو	کیسا بہشت مجکو تمنا ہی اور ہی	داغ دہلوی
بیت	مذکر	•	سر سے تا پا اپنی شعلے کی طرح تھرا گئی	شمع کو جس شب مرا بیتِ حزن یاد آگیا	ناسخ لکھنوی
بیت	•	مؤنث	ترے لب بروی پیوستہ کا عالم مین فسانہ ہی	کسی اُستاد شاعر کی یہ بیتِ عاشقانہ ہے	آتش لکھنوی
پوست	مذکر	•	حشر مین پائیگا خوش چشمونکی ایذا سی سزا	پوست کھینچا جائیگا صیادِ آہوگیر کا	امیر لکھنوی
تابوت	〃	•	اوٹھ گئی لاش مگر آپ نے اتنا نہ کہا	کہ یہ تابوت سرِ راہگذر کسکا ہی	امیر لکھنوی
تربت	•	مؤنث	پہر کوئی تیر دکمان اب لیو وہ آتا ہی	خود چھپے یا کہ چھپائی مجھے تربت میری	داغ دہلوی
تفاوت	مذکر	•	دلمین بستا ہی مرے پردہ نظر آتا نہین	کیا تفاوت رہگیا اوس بت مین اور آئینہ مین	ناسخ لکھنوی
تمکنت	•	مؤنث	یا تو ایسی تمکنت یا یہ سی وحشت اسقدر	یا جنون سر مین ہوا یا کوئی مجنون ہوگیا	داغ دہلوی
ثبات	مذکر	•	ثبات بحرِ جہان مین اپنا فقط مثالِ حباب دیکھا	نہ جوش دیکھا نہ شور دیکھا نہ موج دیکھی نہ آب دیکھا	داغ دہلوی
جست	•	مؤنث	ہستی سے تا بملکِ عدم ایک جست تھی	جہپکی نہ آنکھ بھی کہ ادہر سے ادہر لیا	ناسخ لکھنوی
جنت	•	مؤنث	دہلی والونکے لیے تازہ بنیگی جنت	لیگئی ساتھ یہ پاک تحفہ مکانِ دہلی	داغ دہلوی
چھت	•	〃	قہر نازل ہو جو ہنس پڑنا تمہارا آئے یاد	چھت مکانکی توڑ کر بجلی زمین پر گر پڑے	امیر لکھنوی

لفظ	مذکر	مؤنث	مثال		
حالت	٠	مؤنث	رحم آیا جو اوسی دیکھ کے حالت میری	غم یہ کہتا ہی کہ اب حیکیی فرحت میری	داغ دہلوی
			دیکھیی حالتِ دل سردسی کیا ہوتی ہی	روح تام شبِ فرقت سی فنا ہوتی ہی	برق لکھنوی
حُجت	٠	″	حُجت ہی جرم وکلی گواہی مین رہگئی	آلودہ اونکی مہر سیاہی مین رہگئی	داغ دہلوی
حرارت	٠	″	حرارت عشق کی لمین برہمن کی نہین ورنہ	برنگ سوی آتش دیدہ ہون نار پہلو مین	داغ دہلوی
حرمت	٠	″	ہمپر عبث ہی حوصلہ نیشتر زنی	حرمت تمام عمر کی فصاد جائیگی	نسیم دہلوی
حسرت	٠	″	آلہی دیدۂ دل تو نہ ٹھیری رہگذر ٹھیری	کہین حسرت ٹھہرتی ہی کہین جھنڈ گذرتی ہین	داغ دہلوی
			ہون وہ مایوس کہ دنیا سی جو اوٹھا مین امیر	گور تک پیٹتی روتی مجھی حسرت آئی	امیر لکھنوی
حِفاظت	٠	″	یہ وجہ ہی جو مصحف عارض پہ ہی نقاب	کرتی ہی جلد خوب حفاظت کتاب کی	امیر لکھنوی
حقیقت	٠	″	حقیقت برق کی کیا ہی مگر اوس سے ٹھی ڈرتی ہین	سنبھلکر بیٹھنا جب بیٹھنا تم بیقرار وہین	داغ دہلوی
حیات	٠	″	دلی روز قیامت ہی حیاتِ جاوید	ہمنے دیکھے بہت اوس شوخ پہ مرنیوالی	داغ دہلوی
حیرت	٠	″	میہمان سے کبھی خالی نہ رہا گھر میرا	یاس رخصت جو ہوئی دلسے تو حیرت آئی	امیر لکھنوی
خرابات	٠	مؤنث	نکلین گے خانقاہ سی جسوقت بھر وہی	ہم ہونگی رند ہونگے خرابات ہوئیگی	ظریف دہلوی
خلعت	مذکر	٠	لب پر اہی غنچہ دہن تحریر مسی کی نہین	کاتبِ تقدیر نے خلعت دیا ہی ہم کو	امیر لکھنوی
خلقت	٠	مؤنث	عدم مین کیا تماشا ہی کہ ویراں	چلی جاتی ہی سب خلقت خدا کی	امیر لکھنوی
خیانت	٠	″	جان دیدون تجھے پر ڈرتا ہون	کہ امانت مین خیانت ہوگی	داغ دہلوی
خیرات	٠	″	خط نکلا تو بوسہ رخِ پرنور کا پایا	خیرات برہمن کو ملی چاندگہن کی	امیر لکھنوی
دانت	مذکر	٠	پوچھا نجائیگا جو وطن سے نکلگیا	بیکار ہی جو دانت دہن سی نکلگیا	امیر لکھنوی
دست	″	٠	ہون وہ بلبل یہ کیا گلشن کو نغمہ مین	دست گلچین پڑگیا آکر بہک کر خار پہ	امیر لکھنوی
دشت	″	٠	وہی وحشت ہی وہی خار وہی ویرانہ	دشت کس بات مین اچہا ہی کاشانے سی	داغ دہلوی
دعوت	″	٠	ہچکیونکی ملک الموت نی بہلائی ہی ڈاک	دوست گھر مین ہی دعوت تری بیمارونکی	امیر لکھنوی

لفظ	مذکر	مؤنث	مثال	
دوات	۰	مؤنث	ہین وصف زلف دم گریہ لکھ نہین سکتا	شمول اشک سی بہیکی دوات اتنی ہی
دولت	۰	〃	مقدر ہی جو وارثون ہو تو کام آئی ہی کب دو	ہمیشہ خاک چہنوائی فلک نے کیمیاگر سی
			چلو کعبے ملیگی دولت وصل صنم تمکو	کہی کس چیز کی ای داغ ہی اللہ کی گہر مین
دہشت	۰	〃	اندیشۂ بہار سی رنگ خزان ہی زرد	دہشت لگی ہوئی ہی اسی انتقام کی
ذات	۰	〃	کیا کرون وصف بتان خود پسند	انسی بڑہکر بس خدا کی ذات ہی
رات	۰	〃	حرف مطلب صاف کہسکتا نہین	ہی ادب مانع کہ پہلی رات ہی
			راتین مصیبتونکی جو گذری ہین آج تک	ماتم کو آئے ہین مرے روز سیاہ کو
راحت	۰	〃	مجکو جنت مین نہ راحت ہوگی	گر یہی دل ہی قسمت ہوگی
رایت	مذکر	۰	ساتھ رہتی ہی ہمیشہ فوج تائید خدا	رایت عالی بنا ہی مد بسم اللہ کا
رُت	۰	مؤنث	جہولا جہلوائینگے لیجاکے چمن مین تجکو	رُت کہین آئے تو ای حور لقا ساونکی
رحلت	۰	〃	ہوا رنج و غم کا عدم مین فیصلہ	ہماری جو دنیا سے رحلت ہوئی
رحمت	۰	〃	میکشو مژدہ کہ گہنگہور گہٹائین آئین	تمپہ رحمت ہوئی تو یہ بلائین آئین
رخت	مذکر	۰	پہنا دیا ہی خلعت زر اوسکی نور نے	رخت سیاہ دور شب تار نے کیا
رفعت	۰	مؤنث	پس مرن یہ بخشی ہمکو رفعت بیقراری نی	چہپی ہم خاک کی نیچی گئی افلاک کی اوپر
رقت	۰	〃	دل پرسوز کا نوحہ جو مین پڑہنے بیٹھا	وا دو دینی کے لیے بزم مین رقت آئی
رنگت	۰	〃	ساقی وہ ہمکو موسم گل مین شراب دے	خوشبو ہو جسمین مشک کی رنگت شہاب کی
ریاست	۰	〃	سب پہ یکسو ہنسی ریاست ہی تری بالاتر	معتبر جیسی ہو اخبار و نہین اخبار گزٹ
زیارت	۰	〃	وہ ہجوم ہی زیر زمین کشتۂ ناز آیا ہی	ہوگئی عید شہیدون کو زیارت تیری
زیست	۰	〃	بوسۂ لب وہ نہین دیتی شکر رنجی سہی	تلخ ہو زیست نہ کسطرح نمکخوار دلکی
			یہ چاہتا ہی شوق کہی جائین حال دل	جتنب ہماری زیست ہو روز جزا کی بعد

امیر لکھنوی
امیر لکھنوی
داغ دہلوی
آتش لکھنوی
امیر لکھنوی
امیر لکھنوی
داغ دہلوی
داغ دہلوی
برق لکھنوی
صبا لکھنوی
صبا لکھنوی
داغ دہلوی
ناسخ لکھنوی
امیر لکھنوی
امیر لکھنوی
امیر لکھنوی
امیر لکھنوی
داغ دہلوی
امیر لکھنوی
داغ دہلوی

لفظ	مذکر	مؤنث	مثال	
سرگذشت	•	مؤنث	کہا جو مین نی کہ مت پوچھو سرگذشت مری	جب آپ جانین کہ ہوتی ہی کیسی دلکی لگی
سرنوشت	•	مؤنث	ہون وہ محو بیخودی لکھی جو میری سرنوشت	مٹگیا جو حرف نکلا خامۂ تقدیر سے
سعادت	•	″	اگر میری سیہ خانہ مین آجای	سعادت ساری اوڑجائے ہما کی
سکت	•	مؤنث	انگشت آرزو سی دوا آج لت ہوئی	بیمار دور چشم کو اتنی سکت ہوئی
سوت	•	″	رہتی ہین عشق فن مین اشک آنکھونسی وان	دیکھنا پھوٹی ہی سوت آکر کہان اس چاہ کی
سوغات	•	″	ای نسیم سحری بہر اسیران قفس	تحفۂ نکہت گل ہی کوئی سوغات نہی
شامت	•	″	ہاتھ مین نی جو بڑہایا کبھی گیسو کیطرف	بولی جھنجھلا کی ہی شاید تری شامت آئی
			ہی چارہ ساز گلچین گلہای داغ دلکا	شامت بہار کی ہی آئی جو اس چمن مین
شربت	مذکر	•	رفتہ رفتہ راہ پہ لانا ہی واعظ کو ضرور	لیچلون شربت بناکر نذر کو انگور کا
			یاد آجاتی ہین جب خم محبت کی مزی	شربت خضر بھی حق مین مری سم ہوتا ہی
شکایت	•	مؤنث	کبھی دیتی نہین کچہ منہ سی محبت تیری	لب پہ رہجاتی ہی آآ کی شکایت تیری
			دلا ہمسے گلہ اوس دلربا کا	شکایت آشنا سے آشنا کی
شہادت	•	″	شہادت دشمنونکی ننگ ہی شوق شہادت کو	مرا محضر بنائین دوست اپنی ہی گواہی سی
شہرت	•	″	خوب تقدیر کی خوبی نی کیا ہی برباد	جابجا مجکو لیے پہرتی ہی شہرت میری
صفت	•	″	واعظ تری سمجھ کے بھی قربان جائیی	قرآن مین تو طہور صفت ہی شراب کی
صنعت	•	″	واہ کیا شکل ہی حیرت کی شباہت کیسی	آپ تو کیسا ہی صانع تری صنعت کیسی
صورت	•	″	مآل کار کی صورت نظر آتی تو رو دیتا	ہر رنگ اشک گرتا آئینہ چشم سکندری
			نپوچھو داغ ہمسی انتظار یار کی صورت	یہ آنکھین جانتی ہین خوب جو نقشی گذرتی ہین
ضمانت	•	″	قرض ملجائیگی وہ سنتے رضا نین مجکو	حضرت شیخ جو کرلینگے ضمانت میری
طبیعت	•	″	خوش خرامی پہ جو اوس بت کی طبیعت آئے	چال اوڑانیکو ہلی پاؤن قیامت آئی

مومن دہلوی
امیر لکھنوی
امیر لکھنوی
امیر لکھنوی
رشک لکھنوی
ناسخ لکھنوی
آتش لکھنوی
امیر لکھنوی
داغ دہلوی
امیر لکھنوی
داغ دہلوی
داغ دہلوی
امیر لکھنوی
داغ دہلوی
داغ دہلوی
امیر لکھنوی
امیر لکھنوی
رند لکھنوی
امیر لکھنوی
داغ دہلوی
داغ دہلوی
امیر لکھنوی

لفظ	مذکر	مؤنث	مثال		
عادت	•	مؤنث	ہی رقیبونکی زبان پر بہی ستم کا شکوہ	تو بہی مجبور ہی جاتی نہین عادت تیری	داغ دہلوی
عبادت	•	″	جنون کی اطاعت تو دشوار ہی	خدا کی نہ ہمسے عبادت ہوئی	سیف لکھنوی
عبارت	•	″	لکھا ہی صبا حال جو بیتابیِ دل مین	مفہوم مری خط کی عبارت نہین ہوتی	صبا لکھنوی
عبرت	•	مؤنث	گورین کہتی ہی عبرت قیصر و فغفور سے	کیون نہین کرتی ہو اب صاحبقرانی پر گھمنڈ	اسیر لکھنوی
عدالت	•	″	میکدہ چہوڑ کی جنت کیطرف جائی امیر	چڑہکی منبر پہ یہ کی خوب عدالت وعظ	اسیر لکھنوی
عداوت	•	″	بی سبب دشمنِ جانی وہ ہوا ہی میرا	بغض للہ ہی اوس بت کو عداوت کیسی	رند لکھنوی
عزت	•	″	کیا کہونگا اگر اوس بت نی کہا محشر مین	داورِ حشر تری ہاتھ ہی عزت میری	داغ دہلوی
عظمت	•	″	یہ عظمت رہکی زاہدان تجو نہین ہمنی پائی ہے	کہ کعبہ ہمکو لینے تا در میخانہ آتا ہی	اسیر لکھنوی
			انہین لوگو نکی آنے سے تو میخانیکی عظمت ہے	قدم لو شیخ کی تشریف لائی بادہ خوار نہین	داغ دہلوی
عمارت	•	″	فخر انسان نکرے جسم کی تیاری پر	ایکدن خاک یہ مٹی کی عمارت ہوگی	صبا لکھنوی
غربت	•	″	ہی روح کو ہوس کہ نچہوڑی بدن کا ساتھ	غربت پکارتی ہی کہ غافل وطن کو چہوڑ	اسیر لکھنوی
غفلت	•	″	مین نہ کہتا تہا کرے لیجیے دل کہلتا ہی	دیکھیے آپکی غفلت ہی کہ غفلت میری	داغ دہلوی
غیرت	•	″	شرکت غم بہی نہین چاہتی غیرت میری	غیر کی ہو کی رہی یا شبِ فرقت میری	داغ دہلوی
			ہمتو اپنو نسی بہی بیگانہ ہوئی الفت مین	تم جو غیرو نسی ملی تمکو نہ غیرت آئی	بحر لکھنوی
فرحت	•	″	رحم آیا جو اوسے دیکھ کے حالت میری	غم یہ کہتا ہی کہ اب دیکھیے فرحت میری	داغ دہلوی
فرصت	•	″	تری ہاتہون مجھے ملے رنجِ فراق	کبہی مرنیکی بہی فرصت ہوگی	داغ دہلوی
			مصروف یا دوست ہون ای منکر و نکیر	پوچہا کرو یہان نہین فرصت جوابکی	اسیر لکھنوی
قامت	مختلف فیہ		قامتِ موزون نظر آئی مجہی جالی الف	تہا شروعِ عاشقی دن اپنی بسم اللہ کا	ناسخ لکھنوی
			قامتِ موزون تصور مین قیامت ہوگیا	چشم کی گردش نے کار فتنۂ دوران کیا	آتش لکھنوی
قدرت	•	″	اب لفافہ بہی نہین خط کا خدا کی قدرت	پہلی اتنی ہی شکایت تہی کہ القاب نہین	داغ دہلوی

لفظ	مذکر	مؤنث	مثال		
قِسمت	٠	مؤنث	پرلیجائیگی قسمت حشر کو اہل مصیبت کی	نہیں ہے جب بھی تو یہ جائیگا سیر مقدر ہیں	داغ دہلوی
			چمکی یہ روی یار سے قسمت نقاب کی	جالی سی چھن رہی ہے کرن آفتاب کی	امیر لکھنوی
قنات	٠	″	ہم خانہ گو یار سے ہیں پر جدا ہیں ہم	ہے بیچ میں قنات سے لگی ہوئی	امیر لکھنوی
قوت	٠	″	قوت رفتار جب اوس فتنہ گر کو ملگئی	آگیا روز ازل میرا مقدر زیر پا	داغ دہلوی
قیامت	٠	مؤنث	یا مری داد ملی روز جزا	یا قیامت پہ قیامت ہوگی	داغ دہلوی
کائنات	٠	″	ترک دنیا کا سوچ کیا ناسخ	کچھ بڑی ایسی کائنات نہیں	ناسخ لکھنوی
کدورت	٠	″	پوچھو نہ کچھ کدورت اس شوخ انداز کی	آتی ہے خاک لینی آندھی سی چمن میں	داغ دہلوی
کلفت	٠	″	مٹا سکتی نہیں مژگان تر کلفت مری دل کی	نہ جہاڑی گرد دست موج نے داماں ساحل کی	امیر لکھنوی
کمیت	مذکر	٠	تری فیل فلک رفعت سی تھی وہ لیکہ وابستہ	کمیت خامہ مضمون سواری میں بہت بگڑا	آتش لکھنوی
کھیت	″	٠	کشتوں کا کھیت کاٹتی ہے تیغ یار	جامہ بھی یہ قطع ہے قطع و برید کا	امیر لکھنوی
کیفیت	٠	مؤنث	بجا ہے گر تغیر آگیا اعضا میں پیری سے	سحر ہوتی ہے کیفیت بدلجاتی ہے محفل کی	امیر لکھنوی
گات	٠	″	کھینچ شمشیر ادا میاں میں کیا رکھی ہے	یہ بھی کیا گات ہے قاتل کہ چھپا رکھی ہے	امیر لکھنوی
گت	٠	″	ستارین بھی بن ٹھنی ہے رنگ اونکو چاہنیکی	پہنکر سرخ جوڑا گت بجاتی ہیں شہانیکی	امانت لکھنوی
گھات	٠	″	تنہا نہ پھرو امیر دیکھو	ہے گھات میں ہر عدو تمہارے	امیر لکھنوی
			ہمارے سامنے شکوہ عدو کا	ہماری گھات ای ظالم ہمیں سے	داغ دہلوی
لخت	مذکر	٠	بڑی ثابت قدم یاران یکدل دوست ہوتی ہیں	گرا اشک دیدہ سے لخت جگر ہو کر بہم نکلا	[illegible] دہلوی
لذت	٠	مؤنث	غیر کا مذکور کرنے سے وہ کچھ یاد آگیا	وصل میں لذت دم بوس و کنار آنیکو تھی	داغ دہلوی
			طفلی سے مجکو بادہ کشی کا ہے ذائقہ	ملتی تھی شیر دایہ میں لذت شراب کی	امیر لکھنوی
لکنت	٠	مؤنث	داغ دیتا ہے فصاحت کو ترا تتلانا	زلزلہ ڈالتی ہے بات میں لکنت تیری	رشک لکھنوی
مت	٠	″	الٹی تقدیر مری قسمت اغیار پہری	ہائی کیسی تری مت ای بت عیار پہری	صبا لکھنوی

لفظ	مذکر	مؤنث	مثال		
محبت	۰	مؤنث	کہنی دیتی نہین کچھ منہ سے محبت تیری	لب پہ رہجاتی ہی آ آ کی شکایت تیری	داغ دہلوی
مدارات	۰	”	نہ وہ صحبت نہ وہ الفت نہ مدارات رہی	آٹھوین ساتوین کی مجھسے ملاقات رہی	رند لکھنوی
مذمت	۰	”	مذمت کر رہا ہی بادۂ انگور کی زاہد	مزہ جب ہی کہ ہو ایسی ہی سرخی آب کوثر مین	داغ دہلوی
			ڈرتی نہین ہو ساقیِ کوثر سے واعظو	منبر پہ بیٹھکر یہ مذمت شراب کی	امیر لکھنوی
مصیبت	۰	”	ترے کشتہ نے خنجر ہی کی نیچے	مصیبت جھیل لی روزِ جزا کی	امیر لکھنوی
			وہ مصیبت نہین سُننی جاتی	جس مصیبت کو دیکھتا ہو نہین	امیر لکھنوی
ملاحت	۰	مؤنث	تری چہری کی ملاحت جو فلک نے دیکھی	پھٹگیا مرے سے دل شیر سحر کی صورت	امیر لکھنوی
ملاقات	۰	”	بیگانہ جہان مین غربت نے کر دیا	کچھ کچھ کسی کسی سے ملاقات رہگئی	امیر لکھنوی
منبت	۰	”	ہیچ ہین پیش نظر نقش و نگار مانی	جیسے دیکھی ہی منبت تری دیوارونکی	رند لکھنوی
مِنت	۰	”	امیر سخت جان بہی ہو چکا قتل	چلو منت ہوئی پوری قضا کی	امیر لکھنوی
مِنت	۰	”	پیرِ گردون ہی مگر پیر مغان ای ساقی	نہ سفارش تری مقبول نہ منت میری	داغ دہلوی
منزلت	۰	”	منزلت اضداد سے بڑہجاتی ہی ہر چیز کی	کعبے کی رونق ہوئی بتخانے کی تعمیر سے	امیر لکھنوی
موت	۰	”	جلانا مارنا ہی کام ان خورشید رویون کا	کہ جی اوٹھتی ہین ذرّے موت آجاتی ہی شبنم کی	امیر لکھنوی
			موت اب کوچۂ قاتل مین کھڑی رہتی ہی	یہ بھی قسمت کی تری ای دل بیتاب نہین	داغ دہلوی
نبات	۰	”	دہو کی دلواتی ہی شیرین سخنی ای نوشاہ	کہاسیے کہان مصری وہ نبات آپہونچی	[illegible] دہلوی
نزاکت	۰	”	ناتوان دیکھکر افسوس نہ آیا مجھپر	وہ خفا ہین کہ اوڑائی ہی نزاکت میری	داغ دہلوی
نسبت	۰	”	تمنے دی کوہکن و قیس سے مجکو نسبت	کوئی دیوانہ نہین ہین کوئی مزدور نہین	داغ دہلوی
			اتنی نسبت بہی کفایت ہی یہان بخشش کی	کاش وہ اپنا گنہگار ہی جانے ہمکو	امیر لکھنوی
نشست	۰	”	راستہ چھوڑ کے اوس کوچہ سے بہاگین گے غیر	جب نشست آٹھ پہر رہنی لگی یارونکی	امیر لکھنوی
نفرت	۰	”	نفرت ہوئی فراق مین ایسی شراب سے	زاہد کہا کیا مین نہ توبہ شکن ہوا	رند لکھنوی
					امیر لکھنوی

لفظ	مذکر	مؤنث	مثال		
نفرت	•	مؤنث	سنا لیتی ہین ہر مظلوم کو وہ عذرخواہی سے	گنہگارون کو نفرت ہوگئی ہی بیگناہی سے	داغ دہلوی
نوبت	•	″	نوبت تلک نہ آئی حساب وکتاب کی	اللہ شام بھی ہوئی روز حساب کی	اسیر لکھنوی
			پونہچی نہ اہل فیض سے نوبت سوال کی	خود ہاتھ وہ ملاتی ہین سائل کی ہاتھ سی	داغ دہلوی
نوبت	•	″	کی ہین سنے جو غم سے سینہ کوبی	نوبت یہ صبح کی بجی ہے	ناسخ لکھنوی
نیت	•	″	یو نتو برسون نہ پیون اور نہ پلاؤن زاہد	توبہ کرتی ہی بدلجاتی ہی نیت میری	داغ دہلوی
ودیعت (مؤخر)	•	مؤنث	عقوبت کی حد تھی نہ پرسش خطا کی	پڑی لٹ رہی تھی ودیعت خدا کی	حالی
وحشت (مقدم)	•	″	نئی وحشت ہی مجکو وحشیونسی انس ہی ایسا	کہ آنکھین وحشت مین ملتا ہون نقش پای آہو	اسیر لکھنوی
			ایسی وحشت نہین اپنی کہ ہو محتاج بہار	پہلی ہی چاک گریبان کیے بیٹھے ہین	داغ دہلوی
وقت	مذکر	•	موت کیون آکے پھر گئی شب غم	وقت آیا ہوا نہین ٹلتا	داغ دہلوی
			ای اجل باندہ کمر وقت ترا آپہونچا	دن ڈہلا دیکھ وہ شام شب فرقت آئی	اسیر لکھنوی
ہمت	•	مؤنث	شوق کہتا ہی ابہی عرض تمنا کیجے	دل یہ کہتا ہی کہ پڑتی نہین ہمت میری	داغ دہلوی
یاقوت	مذکر	•	ظفر اوسکی لب رنگین سی ہم تو کام کہتی ہین	کہان اونکا لعل رمانی ہی یاقوت یمن کسکا	ظفر دہلوی
			ردیف تای ثقیل سے		
اوٹ	مختلف فیہ		ہم اگر چاہین تصور کرکے دیکہین بیحجاب	پھر کسی سے شرم کا پردہ حیا کا اوٹ ہی	رشک لکھنوی
			جرات کرین نہین کیا کہ جو دل ٹھٹہتی ہین ہم	تو بہی حجاب عشق کی آپہین اوٹ ہی	جرات دہلوی
اینٹ	•	مؤنث	سہرا ای حسرت نہین ہوس کیا مناسب ہے	اگر لگوائیے اینٹین قبر مین دو چار سونیکی	ناسخ لکھنوی
بٹ	•	″	عاجزونکو جو ملی عدل سی تیری قوت	شیر کو دری لگانے لگی گاؤ کی بٹ	اسیر لکھنوی
پاٹ	مذکر	•	دامن ابر پاٹ دریا کا	دی گرہ تو سکہے کہ باندہا تہا	تیغ دہلوی
پاٹ	″	•	ڈراتا ہی کسی کی شیخ تو نار جہنم سے	سمندر سوچ ماری گر نچوڑون پاٹ دامانکا	آتش لکھنوی
پٹ	″	•	وہ نہ ٹوٹا ترے مجنون نی بہت سر پھوڑا	ہی ترے دل کی طرح پٹ تری لکا مضبوط	ظفر دہلوی

لفظ	مذکر	مونث	مثال		
پوٹ	۰	مونث	تمکو لکھنے پڑینگے لاکھون جواب خط شوق	پوٹین درکار ہین ہنگام سفر کاغذ کی	رشک لکھنوی
پھوٹ	۰	مونث	جنون ہین دیکھیے میدان کسکی ہاتھ رہتا ہے	پڑی ہے آبلونمین پھوٹ اور ایکاہے خارونمین	داغ دہلوی
پیٹ	مذکر	۰	اونٹھگیا اوسکا دوپٹہ جو ہوا سی ای رند	صاف آئینے سے وہ پیٹ مصفا دیکھا	رند لکھنوی
تلچھٹ	مختلف فیہ		ساقی کا دل ضرور مکدر ہے کچہ نہ کچہ	تلچھٹ ہوئی ہے ہمکو عنایت شراب کی	امیر لکھنوی
			کسکی مٹی خراب ہو ساقی	اسکا تلچھٹ خراب ہوتا ہی	آتش لکھنوی
ٹاٹ	مذکر	۰	ٹاٹ بہی ملنی کا مرقد مین نہین کل ہے فرش	خوش ہو کہ آج بندہ صاحب قالین ہوا	امیر لکھنوی
جگمگٹ	مذکر	۰	خل ہون ممدوح کی ہاتہو نسی جہات جہان	در دولت پہ رہی اہل غرض کا جگمگٹ	امیر لکھنوی
جھنجھٹ	؍؍	۰	ہی یہان تذکرۂ معنی تفسیر و حدیث	اہل منطق سے کہو لالی کہانکا جھنجھٹ	امیر لکھنوی
چاٹ	۰	مونث	سناتی ہین ساقی کو میخوار ڈہب کی	کہ ہو چاٹ کوئی مزیدار ڈہب کی	مصحفی دہلوی
چٹ چٹ	۰	؍؍	تری بلائین مری طرح یہ بہی لیتا ہے	نہ کیونکر آگ مین اسپند کی چٹ چٹ ہو	ناسخ لکھنوی
چوٹ	۰	؍؍	کیا اثر کی اوس نگاہ شوخ کی چوٹ	آتی جاتی نظر نہین آتے	داغ دہلوی
			عاشق کچہ آج کل سی نہین ہین ہتو نکی ہم	اک عمر سے یہ چوٹ ہی دلپر لگی ہوئی	امیر لکھنوی
چوکھٹ	۰	مونث	ملک دولت کی ترقی ہو الٰہی ہر روز	سجدہ گہ ساری زمانیکی رہی یہ چوکھٹ	امیر لکھنوی
چھپرکھٹ	مذکر	۰	جو تری کہ چھین سو یا خاک پر آرام سی	ترک انہی سونیکا اوسنی چھپرکھٹ کر دیا	مصحفی دہلوی
چھیٹ	۰	؍؍	پڑگئین کچہ جوہری گرم لہو کی چھیٹین	اوڑگئی جوہر شمشیر کی صورت	امیر لکھنوی
رٹ	۰	؍؍	تو جسکا نام بہی نہین لیتا کبہی اوسی	رٹ تیرے نام کی ہے برابر لگی ہوئی	امیر لکھنوی
رکاوٹ	۰	؍؍	رکاوٹ نہ ہوتی تو دل ایک ہوتا	تمہارا ہمارا ہمارا تمہارا	داغ دہلوی
کاٹ	مذکر	۰	توڑکر سینہ کو کاٹا ہے تری مژگان نی دل	توڑا ہمین تیر کا ہی کاٹ ہے شمشیر کا	امیر لکھنوی
کاٹ	۰	مونث	میری ہاتہ قیون نے بہی سیری ہی کاٹ کی	تلوار بن گیا جو منت رچک گیا	جلال لکھنوی
کروٹ	۰	مونث	کیا وخل ہے قرار ہی دلسے جو اک طرف	کروٹ مری سہی بستر لگی ہوئی	داغ دہلوی

لفظ	مذکر	مؤنث	مثال		
گھاٹ	مذکر	۰	تری شمشیر پر خم نے ہزاروں سر اوتارے ہین قتل ابرو سی ہوئی شعلہ عارض سی جلی	یہی تو گھاٹ ہی بحر محبت کی اوتاریکا تیغ کا گھاٹ ملا آگ کا دریا پایا	داغ دہلوی برق لکھنوی
گھبراہٹ	۰	مؤنث	رہی ہو جسطرح دلمین ہو منظور نہین بہی تو نہین	کہانکی ایسی گھبراہٹ ہی ٹہیرو دم تو لو جانا	داغ دہلوی
گھونگھٹ	مذکر	۰	شب مہتاب ہے کم منہ پہ نہین اندہیاری	بلکہ زیبا ہی اگر کہیے دولہن کا گھونگھٹ	امیر لکھنوی
لاٹ	۰	مؤنث	رفتار سے کرتی رہو پامال ہتو نکو	چلتی عصا پہ رہی لاٹ تمہاری	صبا لکھنوی
لپٹ	۰	"	گر آئی نہ بو الفتِ محبوب کی تو کیا	دیگا نہ لپٹ قبر پہ میری اگر ایسی	خورشید لکھنوی
لگاوٹ	۰	"	سر جدا تن سی کسی روز کرا ہی خنجر یار	یہ لگاوٹ تری ہر بار نہین اچھی ہی	امیر لکھنوی
مکٹ	مذکر	۰	دامنِ شاہدِ کنعان ہی ہر اک دامن مین	سر پہ کلگی کہ کنہیا کا ہی پیور مکٹ	امیر لکھنوی
ہٹ	۰	مؤنث	یاد جب آتا ہی یہ کہنا تو اوڑ جاتی ہی نیند	اپنی ہٹ تو رکھ چکی لو اب تو ہٹکر سوئیے	جرأت دہلوی
ردیف ثای مثلثہ					
باعث	مذکر	۰	کہلا اونکی جفا کا کچہ نہ باعث نپوچھ الفت خالِ سیاہ کا باعث	مگر اتنا کہ ہمنی کیون وفا کی پسند اپنی ہی مجھکو یہی پسند ہوا	داغ دہلوی امیر لکھنوی
بحث	۰	مؤنث	سخت باتونکا تری کیا دین جواب	بحث ہوئی دو بدو اچھی نہین	صبا لکھنوی
حدیث	۰	مؤنث	رد کی حدیث شوق ادا کی	آگ پہ روغن تھی تمنا کی	مومن دہلوی
ردیف جیم تازی					
آماج	مذکر	۰	ہی نگاہ یار میرے داغ پر	یہ چراغ آتشِ تیر کا آماج ہی	ناسخ لکھنوی
احتیاج	۰	مؤنث	ایک ایک تل ہی عارضِ جانانکا لاجواب	قرآن کو احتیاج نہین انتخاب کی	امیر لکھنوی
امتزاج	مذکر	۰	ہوا یہ میرے زمانی مین امتزاج شراب	کہ اب مزاج یہان ہوگیا مزاج شراب	رشک لکھنوی
اناج	مذکر	۰	کیسی شیطان بنے ہین دہقان	کیون نہ بہکائین گران ناج ہوا	آتش لکھنوی
اوج	"	۰	برباد ہوکے اوسکی گلیمین ملا یہ اوج	ذرہ ہین آفتاب ہماری غبار کی	امیر لکھنوی

لفظ	مذکر	مؤنث	مثال		
پکھاوج	۰	مؤنث	اوسنے جو پکھاوج اوسکو دیدی	کیفیتِ اتفاق سے نہ دی	ناسخ لکھنوی
تاج	مذکر	۰	مراخط لیگیا اوس غیرتِ بلقیس تک جب سے	ملا ہی طایروں مین تاج ہدہد کو تفاخر کا	امیر لکھنوی
جھانجھ	″	۰	سنکر دہل کی شور کلیجے دہلتے تھے	تھرا کے جھانجھ بھی کفِ افسوس ملتے تھے	انیس لکھنوی
حج	″	۰	ہزار شکر ہمین داغ حج نصیب ہوا	قصور وار گئے بیقصور ہم آئے	داغ دہلوی
دراج	″	۰	ہوا پامال تیری چال پر صیاد مین لی پہ	عبث دامِ بلا مین تجھ نی یہ دراج کھینچا ہی	آتش لکھنوی
رنج	″	۰	ساری جہانکا رنج مرے دل مین آگیا	کیا کوزہ تھا کہ جسمین یہ دریا سما گیا	امیر لکھنوی
رواج	″	۰	حکمرانی ہی حسن کی اے عشق	سکہ داغ کا رواج ہوا	آتش لکھنوی
			گل ہین خوشرو مگر ہین بیر دلی	شہر مین پہون کا رواج نہین	ناسخ لکھنوی
سیج	۰	مؤنث	ہر روش سبزہ پڑا ن عکس گل و لالہ تہا	سیج تہی پہولون کی بالای بساطِ مخمل	امیر لکھنوی
شطرنج	۰	″	جہانکو وضع جہان پایمال رکہتی ہی	نئی طرح کی یہ شطرنج چال رکہتی ہی	امیر لکھنوی
عروج	مذکر	۰	گر رسائی چاہتی ہی اور تو اپنا عروج	اے دعا ملجا کسی او جکی ہوئی تقدیر کی	داغ دہلوی
علاج	″	۰	کرتا ہی یون علاج کوئی دردِ عشق کا	تیری علاوہ چارہ گر ین او رہی تو ہین	داغ دہلوی
فوج	۰	مؤنث	دلمین ہین ٹھیری میری یون غم و درد	فوجین جیسی سقام کرتی ہین	امیر لکھنوی
			اے دل کیسی بگڑی کہ آتی ہی فوجِ اشک	لختِ جگر کی لاش کو آگے دہری ہوئی	سودا دہلوی
کنج	مذکر	۰	زاہد جو تنہائی مین تہا کچہ تجکو یاد تو نکا مزہ	لازم تہا کنج انزوا میخوار ونکی محفلکی پاس	امیر لکھنوی
کھوج	مذکر	۰	غرض نام و نشان سارا بتا یا	دل گم گشتہ کا یون کھوج پایا	مومن دہلوی
گنج	″	۰	ہم وہ فرہاد تہی کاٹا نئی صورتسی پہاڑ	حسن کا گنج لیا کہود کی ویرانہ عشق	امیر لکھنوی
مزاج	″	۰	ہی مزاج اوسکا بہت نازک امیر	ضبط اظہار تمنا چاہیے	امیر لکھنوی
			ہمارے بعد کچہ ایسا ہوا مزاج انکا	کہ لطف روز ہی سب پر عتاب ہر دن ہین	داغ دہلوی
معراج	″	۰	کسی کا تک رسائی ہوسکی تو عرش ہی ہی	عزیز دیگر نہین معراج ممکن عرشِ اعظم کا	ناسخ لکھنوی

لفظ	مذکر	مؤنث	مثال (مصرع اول)	مثال (مصرع دوم)	
موج	•	مؤنث	صبا یہ یا خدا یہ چڑھی کسکی فوج اشک	چادر ہلا رہی ہی جو ہر موج آہ کی	امیر لکھنوی
			ثبات بحر جہاں مین اپنا فقط مثال حباب دیکھا	نہ جوش دیکھا نہ شور دیکھا نہ موج دیکھی نہ آب دیکھا	داغ دہلوی
			ردیف جیم فارسی		
آنچ	•	〃	غضب کی ہی قیامت کی جلن ہی عشق مین یا رب	پھکا جاتا ہی تن آنچین نکلتی ہین جہیب تسم کی	امیر لکھنوی
پیچ	مذکر	•	چھوڑی کہین نہ گیسوے پرخم نے اوسکی پیچ	کچھ رہگئے تو میرے مقدر مین رہگئے	امیر لکھنوی
			کسطرح دل خم ابرو سی نکالون ای داغ	پڑگیا پیچ کچھ ایسا کہ نکلتا ہی نہین	داغ دہلوی
کوچ	〃	•	یاران رفتہ سے کہو ٹھیری ہوی چلین	اپنا بھی کوچ شام ہوا یا سحر ہوا	امیر لکھنوی
لالچ	〃	•	لالچ تہا واسطی ہی سی ذوق سخن ملی	اس سی ہین ہم سخن سی تری ہم سخن ہوا	امیر لکھنوی
موچ	•	مؤنث	وقت شناز اکت جانان کو دیکہنا	موچ آگئی جو لگ گئی ٹھوکر حباب کی	امیر لکھنوی
			ردیف حای حطی		
اصلاح	•	〃	شاعر ہون لیکن ہی سبب نخدان ہون نگنا	اصلاح رہتی ہی مجھی اپنی دماغ کی	رشک لکھنوی
ترشح	مختلف فیہ		خدا کی واسطے لا کشتی می کو تو ای ساقی	ترشح ہو رہا ہی کچھ ہوا ہی برسات کی	امیر لکھنوی
			ترشح جب ہوئی ابر ہوس کی	ہوئی کچھ انتہا آغاز بس کی	نسیم لکھنوی
تسبیح	•	مؤنث	یہ نہ ہو آپکا ای داغ سبب مکر و فریب	ہزار پھیرئیے تسبیح لاکھہ دانون کی	داغ دہلوی
			جو ہمسا رند ہوتا کیون گلی پڑتین یہ تسبیحین	اوٹھائین اپنی ہاتھون شیخ کی کڑیان سلاسل کی	امیر لکھنوی
تفریح	•	〃	کہین سچ دائیان عشق کو تفریح ہوتی ہی	بہت چھانا ہوا ہی باغ فردوس ارم میرا	امیر لکھنوی
روح	•	مؤنث	آفت ہی بیکسون کا پیاسا ہلاک ہونا	پھرتی ہی روح میری ساقی کی انجمن مین	داغ دہلوی
			قالب مین روح بند فرشتون کی کی عبث	بیفایدہ غریب کی مٹی خراب کی	امیر لکھنوی
سطح	مذکر	•	یہ رووٴن مین فلک سی ملی سطح آب کا	پہونچاؤن آسمان پہ ستارہ حباب کا	امیر لکھنوی
شرح	•	مؤنث	خط رخسار کو اوس مہر کی کیا یاد کیا	شرح شمسیہ پڑھی حاشیہ میر کی ساتھ	وزیر لکھنوی / امیر لکھنوی

لفظ	مذکر	مؤنث	مثال		
صبح	•	مؤنث	اک بلا سر سی ٹلی دوسری آفت آئی	شب فرقت جو گئی صبح قیامت آئی	امیر لکھنوی
			ای داغ صبح حشر تھی صبح شب وصال	جب یہ کہا کسینی کہ جاتا ہون گھر کو مین	داغ دہلوی
صلاح	•	″	ٹھیر گئی اونکی آنیکی یان کل پہ جا صلاح	ای جان بلب آمدہ اب تیری کیا صلاح	ذوق دہلوی
صلح	•	″	کیا صلح کرین دلکی تری تیر نظر سے	چھنتی ہی صفائی مین بہم اور زیادہ	داغ دہلوی
ضریح	•	″	نظر آئی ضریح تربت شبیر لوہیکی	زیادہ سیم و زرسی ہوگئی توقیر لوہیکی	ناسخ لکھنوی
طرح	•	″	یہ تمنی نئی طرح نکالی	معشوقی ہی آپ کی نرالی	مومن دہلوی
فتح	•	″	ٹوٹا جو دل تو ہاتھ لگی مجکو زلف یار	بعد شکست فتح من اللہ ہوگئی	امیر لکھنوی
قبح	مذکر	•	مشایخ مین جو قبح نکلا جتایا	ایمہ مین جو داغ دیکھا بتایا	حالی
قدح	مذکر	•	اوس سے جو دلکو منہ نہ لگایا دو نیم ہی	یہ جام جسم ہوا قدح دل نہو سکا	مومن دہلوی
لوح	•	مؤنث	بہت اوس سیم تن کی لوح کی مضمون شوخی ہین	مجھی درکار ہین لوحین پئی تحریر چاندیکی	ناسخ لکھنوی
لوح	•	″	خط نی مصحف کردیا روی کتابی کو تری	بی تکلف لوح قرآن لوح پیشانی ہوئی	رند لکھنوی
مدح	•	″	مرا کیا منہ جو تیری مدح پوری ہوسکی مجسے	کہ تیرا وصف بیحد اور میری طبع ہی عاری	داغ دہلوی
			ردیف خای معجمہ		
بیخ	•	″	لی جو زیر خاک کروٹ عاشق بیتاب نے	بیخ خار ای دل اندو ہگین ہلجائیگی	طپش دہلوی
چرخ	مذکر	•	جستجو میری قمر کی نہین کسکو دن رات	چرخ دوار جدا پھرتی ہین سیارہ جدا	داغ دہلوی
دوزخ	مختلف فیہ		کافرون سی ہی جب بھری دوزخ	غیر کے واسطے عذاب کہان	داغ دہلوی
			ہون وہ تردامن جلا سکتا نہین دوزخ مجھی	کثرت عصیان نی اہن کردیا تعزیر سے	امیر لکھنوی
رخ	مذکر	•	صیاد کا رخ دیکھ لیا چاک قفس سی	پہنی قفس سے رہ گلزار نکالی	امیر لکھنوی
			پھر آجاتا ہی رخ اوس بت کی جانب دل ابھی ابھی	مسلمان اپنی قبلہ سے نہ منہ پھیرین ادا رہین	داغ دہلوی
سیخ	•	مؤنث	لخت دل برشتہ نکلتی ہین چھد کی ساتھ	ہر بدآہ سیخ ہی گویا کباب کی	امیر لکھنوی

لفظ	مذکر	مونث	مثال		
شاخ	۔	مونث	مضمون جو قد یار کی لکھتا ہی یہ بلند	کیا ہی قلم مین شاخ صنوبر لگی ہوئی	امیر لکھنوی
			گل کھلائینگی عجب رنگ کی یہ شاخ ثمرہ	اسکو پانیکی جگہ روز لہو ملتا ہی	داغ دہلوی
شاخ	۔	"	کیفِ ہوای وادیِ وحشت سے مست ہون	آہو کی شاخ مجکو قلم ہی شراب کی	امیر لکھنوی
شاخ	۔	"	تری سرمی کی دنبالی جو چہین آنکھ ڈالی ہی	تو پھر شاخ غزالان نی بھی شاخ اونمین نکالی ہی	وزیر لکھنوی
شیخ	مذکر	۔	شیخ ہو حق کر رہا ہی رات دن مستونکی ساتھ	آجکل ہی میکدہ اللہ کی گھر کا جواب	داغ دہلوی
مریخ	"	۔	لیگیا مریخ اونکو غازۂ رخ کے لیے	جو لہو کا قطرہ ٹپکا یار کی شمشیر سے	امیر لکھنوی
نرخ	"	۔	بہای تیغ بران نقد جان اہل جرات ہی	بہت ہی تیز بازار اجل مین نرخ آہن کا	امیر لکھنوی
			ردیف دال مہملہ		
آمد	۔	مونث	خون گرفتہ ہون مین ایسا مری سنکر آمد	ڈاک ٹھہلائی ہی قاتل نی خبردارونکی	امیر لکھنوی
			سنکی آمد آمد اوسکی قبر مین یہ حال تہا	عمر رفتہ پھر مری زیرِ مزار آنیکو تھی	داغ دہلوی
ابجد	۔	"	گذرا مجاز سے تو حقیقت کھلی مجھی	قرآن کا سنا تہا جو ابجد تمام کی	رشک لکھنوی
ارشاد	مذکر	۔	نہ فرصت ہی نہ رحت ہی غزل اہی داغ کیونکر ہو	مگر کیا کیجیے مجبور جو ارشاد یارونکا	داغ دہلوی
			ارشاد جو ہوا تہا زبان سی دمِ نخست	بندہ اوسیکا آج تلک کاربند ہی	امیر لکھنوی
افتاد	۔	مونث	ناصح کا جی چلا تہا ہماری طرح مگر	الفت کی دیکھ دیکھ کے افتاد رہگیا	داغ دہلوی
امید	۔	"	کس بھروسی پہ کرین تجھسی وفا کی امید	کونسی ڈھنگ تری جان حزین اچھی ہین	داغ دہلوی
ایجاد	مذکر	۔	قبر پر آیا ہی دینی کو مبارکباد مرگ	یہ نیا ایجاد ہی میرے ستم ایجاد کا	نسیم دہلوی
باد	۔	مونث	کشتی نہو تباہ کسی نامراد کی	چلتی ہی آج صبح سے بادِ سحر خلاف	داغ دہلوی
بند	مذکر	۔	کسیکی عشق نی کی دل مین گرمی	کھلے رہتے ہین بند اونکے قبا کے	داغ دہلوی
			کلیاں جنہین گلونکی سمجھتی ہین عندلیب	وہ بند ہین نقاب عروس بہار کی	امیر لکھنوی
بند	مذکر	۔	دلمین ہی غم و رنج و الم حرص و ہوا بند	دنیا مین تجھمس کا ہمارا نہ کہا بند	داغ دہلوی

شاعر	مثال		مؤنث	مذکر	لفظ
وزیر لکھنوی	جنون مین سنگ سے پہ چوب بند ہوا	جوروی ہم تو گری ٹکڑی تنخواہکی وزیر	•	مذکر	بند
داغ دہلوی	وگرنہ کونسی بنیاد آسمانون کی	کسی لحاظ سے نالہ نہین کیا ہمنے	مؤنث	•	بنیاد
امیر لکھنوی	بھلا بنیاد کیا ہو ایک مشت خاک آدم کی	ہوا ہی عشق سر مین دلمین رنج و یاس کا طوفان			
ظفر دہلوی	ای ظفر بنیاد تک بھی اونکی گھر کی ہلگئی	مضطرب ہو کر جو مارا ہمنی سر دیوار سی	″	•	بنیاد
ناسخ لکھنوی	باغ جہان مین مثل انار رسیدہ ہون	ہنستا ہو مین نکالکی دانت اپنی بود پر	″	•	بود
ذوق دہلوی	دلمین نظر آتی تو ہی اک بوند لہو کی	اچھا ہی سر انگشت حنائی کا تصور	″	•	بوند
داغ دہلوی	بھید اسلام کا نہین ملتا	جستجو مین بہت ہی دہ کا فر	•	مذکر	بھید
آتش لکھنوی	ہر نگوں کا بید واوٹھا مری تعظیم کو	بید مجنون دور سی خم ہو گیا تسلیم کو	•	″	بید
آتش لکھنوی	بڑھ کر جو لی تو آگئی خریدار کی پسند	سو اک نگاہ ہی جو ہو دل یار کی پسند	مؤنث	•	پسند
ناسخ لکھنوی	ہوئی پر نہ تاثیر کچھ پند کی	غرض پند ماموں نی ہر چند کی	″	•	پند
آتش لکھنوی	بید مجنون سی کہان پیوند نخل طور کا	ہو نہ اوس لیلی وحشی کا دل دیوانہ محو	•	مذکر	پیوند
ناسخ لکھنوی	بے عکس ہی آئینہ ہمارا	حیرت زا ہی ہماری تجرید	مؤنث	•	تجرید
نسیم دہلوی	کون استفسار کرتا ہی تردد مور کا	کم حقیقت کی لیے پرسش کبھی ہوتی نہین	•	″	تردد
ناسخ لکھنوی	ترصد بلبل دل کو ہی فصل گل کی آمد کا	بہار گلشن دین محمد اب دکھا یارب	•	″	ترصد
داغ دہلوی	چلتی پھرتی ہی تو بسر نہوئی	ہمنی تقلید خضر کی لیکن	مؤنث	•	تقلید
اسیر لکھنوی	کرتی ہی جلد خوب حفاظت کتاب کی	یہ وجہ ہی جو مصحف عارض پہ ہی نقاب	″	•	جلد
امانت لکھنوی	خوشی سے تجکو امانت کٹیگا پورا چاند	ہلال دیکھکے اوس رشک ماہ کا منہ دیکھ	•	مذکر	چاند
امیر لکھنوی	کیا فائدہ کسیکو کسیکے کمال سے	تم چودھوین کا چاند ہو تو اپنی واسطی	•	″	″
امیر لکھنوی	خورشید ہوگیا ہی مجھی چاند عید کا	کب سے شب فراق ہون مشتاق عید کا			
امیر لکھنوی	پھونکدی شہر نے گرمی تری بازار کی	حد نہین کچھ مری یوسف کی خریدار و کی	مؤنث	•	حسد

لفظ	مذکر	مؤنث	مثال	
خرشید	مذکر	۰	گرد گلزار کی ہوتا تھا تصدق خرشید	چاہتا تھا کہ کرے لالہ سے دستار بدل
خوشامد	۰	مؤنث	خوشامد اسقدر کی ہوگیا بدنام عالم مین	زمانہ جانتا ہی مجھکو عاشق ہو دربان کا
داد	۰	″	دونون ہاتھون سی جگر تھام لیا ناصح نے اب ملیگی سخن کی داد امیر	مین نے فریاد جو کی داد جو چاہی تیری آج محفل مین ہین سخندان جمع
درد	مذکر	۰	دل نے جب پوچھا مجھے کیا چاہیے تھم تھم کی وار کر کہ مزا درد مٹ نجای	درد بول اوٹھا تڑپنا چاہیے جب مین نہین تو لذت زخم جگر کہان
دُرد	″	۰	کہتی ہین جسکو عطر ہے مرہم گلاب کا	ای ترک دُرد ہی تیری جھوٹی شراب کا
درود	۰	مؤنث	کیا قبر ناتوانکی تری بی نمود ہے	افسوس فاتحہ ہی نہ جسکی درود ہی
دود	مذکر	۰	اوس شعلہ رو کی رخ پہ جو خط کی نمود ہی	کیا آتش خلیل کا یارب یہ دود ہی
دید	۰	مؤنث	دید قاتل دیر تک کی گو ہوئی ایذا مجھی	ہون بہت ممنون احسان خنجر آبکا
رسید	۰	مؤنث	جو لاش بھیجی تھی قاصد کی بھیجتی خط تھی	رسید وہ تو مری خط کی تھی جواب نتھا
رعد	مذکر	۰	ابر کو دیکھا جو ساقی نی نگاہ مست سے	رعد بولا اب مئی گلرنگ برساتا ہون مین
رمد	″	۰	ای بحر دیکھ دیکھ ملاتی نہین ہی	کہتا ہی تو ہوا رمد چشم نرگسی
رند	مذکر	۰	جھانکا اوسنے مجھے اُٹھ سے جب گر گئی آنکھ	آنکھ بندوق بنی رخنہ بنا روزن کا
روداد	۰	مؤنث	منہ دیکھی ہی جو ن آینہ حیرت سے تمھارا	ہم جب سے ظفر کہتی ہین روداد تمہاری
زاد	مذکر	۰	ہم سے عمل نیک جو دو چار بھی ہوتے	ہنگام سفر زاد سفر خوب نکلتا
زمرد	″	۰	رشک کی ماری زمرد خاک مین ملجائیگا	سبزہ پہ اوس گوش کے فیروزہ مہر کھائیگا
زہد	″	۰	یہ زہد آپکا ایداغ سب ہے مکر و فریب	ہزار پھیرئے تسبیح لاکھ دانون کی
ساعد	مختلف فیہ		منہدی نے یاد ہے مل ساعد حنائی ہوگی ساعد زیبا تو ہین لباس کے ترشی ہوئی	ناحق کو قتل وسے ساری خدائی ہوگی اک نظر ساق بلورین ہی تو دیکھا چاہیے

امیر لکھنوی
داغ دہلوی
داغ دہلوی
امیر لکھنوی
امیر لکھنوی
امیر لکھنوی
داغ دہلوی
ناسخ لکھنوی
آتش لکھنوی
داغ دہلوی
داغ دہلوی
داغ دہلوی
ناسخ لکھنوی
امیر لکھنوی
ناسخ لکھنوی
امیر لکھنوی
رشک لکھنوی
مصحفی دہلوی
رشک لکھنوی
آتش لکھنوی
داغ دہلوی
مصحفی لکھنوی
آتش لکھنوی

مثال		مؤنث	مذکر	لفظ
جہان جہان کا دکہا دل مین درد مند ہوا	جلا مین آگ مین نالان اگر سپند ہوا	٠	مذکر	سپند
زبانِ بھر کی ایذا اونسی جھٹی مری ملتی ہی	لحد کہتی ہین جسکو ہی وہ سرحد کشورِ غم کی	مؤنث	٠	حسد
شوق نظارۂ آئینہ رخان بہند وادی	مجکو سو بار سکندر کی اگر سد ملجای	″	٠	سد
یہ عہد دولتِ ساقی مین سد باب ہا	کہ محتسب بھی یہان بر سرِ حساب ہا	٠	مذکر	سد
سمند ہوش ہو بلبل کا کیون نہ برق خرام	جو تازیانہ ہو موجِ شراب خندۂ گل	٠	مذکر	سمند
جاتا نہین ہی سہر و دل اب کسی طرف	آیا پسند جیسی سوادِ دیارِ زلف	٠	″	سواد
تہا خواب مین خیال کو تجہسی معاملہ	جب آنکھ کہل گئی نہ زیان تہا نہ سود تہا	٠	″	سود
احسان نہ اوٹھیگا ناکسون کا	سوگند ہجوم بیکسی کے	مؤنث	٠	سوگند
اوس ترک شہسوار کو ہی جب سے ذوقِ صید	خالی فتراک بند نہ نخچیر سے ہوا	٠	مذکر	شکاربند
سرو قدی مری کا ناچ جو اوسی خوب کیا	تاڑ سا قد لیے کیون سامنی شمشاد آیا	٠	″	شمشاد
تیرہ بختی مُوذیون پر کرتی ہی نازل بلا	شہد لٹتا ہی شتابِ ریک مین زنبور کا	٠	″	شہد
رشک ہی ہجر مین ہمین اتنا صاد آنکھون کی دیکھکر بسیر کی	وصل کا صاد با وصال رہا بینائی کی جہرے پر نظر کی	مختلف فیہ		صاد
صید اوس ترک کا بچتا نہین کتنا بہاگی	کوسون آتی ہی قضا دوڑ کی نخچیر کے پاس	٠	مذکر	صید
بلبی ضد آپکی اللہ ری ہٹ اُف ری مزاج	آج تک وصل کی انکار چلی جاتی ہین	مؤنث	٠	ضد
موتیو نکا نہین گچھا یہ تری بالیمین	آیا بالی مین نظر عقدِ ثریا مجکو	٠	مذکر	عقد
عہد کسی طرح گوارا نہ تہا	اوسنی قسم کہائی ہی قسم کی طرح	٠	″	عہد
زمانہ ہو غمگین بلا سے تری	تری گہر مین تو عید قاتل ہوئی	مؤنث	٠	عید
اتنی توفیق معلم کو الٰہی ہو کہ دی	ساتھ عید کی اوسی فردِ گنہگارونکی	″	٠	فرد
دونون ہاتہون سی جگر تہام لیا ناصح نے	مین نے فریاد جو کی داد جو چاہی تیری	″	٠	فریاد

امیر لکھنوی
امیر لکھنوی
امیر لکھنوی
آتش لکھنوی
ناسخ لکھنوی
امیر لکھنوی
امیر لکھنوی
امیر دہلوی
غالب دہلوی
امیر لکھنوی
رند لکھنوی
رند لکھنوی
ناسخ لکھنوی
آتش لکھنوی
نسیم دہلوی
امیر لکھنوی
داغ دہلوی
ناسخ لکھنوی
داغ دہلوی
رند لکھنوی
امیر لکھنوی
داغ دہلوی

لفظ	مذکر	مؤنث	مثال		
فساد	مذکر	۰	وہ خوبرو رہی نہ وہ تزئین زلف و رخ	باقی فساد گبر و مسلمان مین رہ گئی	امیر لکھنوی
			دیکھیے کیا فساد قاصد پر	میری طرز ستم سے اوٹھتا ہی	داغ دہلوی
فصد	۰	مؤنث	راز ہوتا ہی جو افشا مجھی ہوتا ہی ملال	خون روتا ہون اگر فصد مری ہوتی ہی	امیر لکھنوی
فولاد	مذکر	۰	سختی ہجر یار سے دل مین ہوا جو درد	موم ہی ہماری آہ سے فولاد ہو گیا	آتش لکھنوی
قد	″	۰	اوسکی لچک پہ دم فدا اوسکی ادا پہ دل نثار	ہای وہ شاخ سی کمر ہای وہ قد نہال سا	داغ دہلوی
			پیری مین قد نگون جو ہوا اونت گر پڑی	بھاگڑ پڑی شکست علم سی سپاہ مین	امیر لکھنوی
قصد	مذکر	۰	وہ عاشق ہین کیا جب قصد سونیکا اندہیرے مین	چکور و بنسی سنی ہمنی کہانی ماہ کامل کی	امیر لکھنوی
			اگرچہ پا شکستہ ہین ہم اے داغ	مگر قصد سفر جاتا کہان ہی	داغ دہلوی
قید	۰	مؤنث	کوئی عدم سی آئی نہ اس قید خانے مین	قید حیات ساتھ نہ ہو گر لگی ہوئی	داغ دہلوی
			وحشت مین قید دیر و حرم اسلئے اوٹھ گئی	حق کہ مجکو عشق نے رستا بتا دیا	برق لکھنوی
کالبد	مذکر	۰	شگفتہ مثل گل ہر فصل گل مین داغ ہین ہوتے	بنا ہی کیا ہمارا کالبد خاک گلستان کا	ناسخ لکھنوی
کلید	۰	مؤنث	الفت ساقی کوثر کی اگر آگئی موج	سمجھی ہم ہاتھ کلید در جنت آئی	امیر لکھنوی
کمند	۰	″	حسرت ہی رہگئی تری بام وصال کی	کوتاہ تھی کمند ہماری خیال کی	برق لکھنوی
			برابر اپنی وہ زلف بلند رکھتا ہی	بلا ہی اور بلا کی کمند رکھتا ہی	ناسخ لکھنوی
گرد	۰	″	ہر ہر نفس مین منہ سے نکلنے لگا غبار	کیا جانی گرد راہ یہ کس کاروانکی ہی	داغ دہلوی
			مٹا سکتی نہین مژگان تر کلفت مری دلکی	نہ جہاڑے گرد دست موج نے داماں ساحل کی	امیر لکھنوی
گردباد	مذکر	۰	وحشت مین دو ہی سکے نہ مرا ساتھ گردباد	نقش قدم کی طرح بیابان مین رہ گئی	امیر لکھنوی
گزند	مختلف فیہ		ظالم سے اہل فیض کو ہوتا نہین گزند	ہی نخل باروار کو رنج تبر کہان	ناسخ لکھنوی
			گیسوی یار سے کس کس کو گزندین پہونچین	اوڑکی کاٹا کیے یہ افعی رہزن کیا کیا	صبا لکھنوی
گنبد	مذکر	۰	ہوئی پر شرم عصیان حرز بازو ہوگئی ہمکو	سمٹ کر گنبد مدفن ہوا تعویذ مدفن کا	امیر لکھنوی

لفظ	مذکر	مؤنث	مثال		
گوسپند	مذکر	۰	نہ پھیر گردن مجروح پر چھری ظالم	زبان صبر و رضا گوسپند رکھتا ہی	برق لکھنوی
گیند	مختلف فیہ		جی نزاکت سی کلائی کی دھڑکتا ہی مرا	ہاتھ مین گیند اوٹھاتے اوچھالی تیرے جب	ظہیر دہلوی
			ساری مری دیکھی بھالی ہوئی ہین	سب گیند اونکی اوچھالی ہوئی ہین	امیر لکھنوی
لحد	۰	مؤنث	ہر بار قصرِ تن جو ہوا بنگئی لحد	وہ گھر جو گر پڑا تو تپہ ہوگیا	امیر لکھنوی
مد	مختلف فیہ		خط ہوا روشن جو لکھا عارضِ جانانکا وصف	دائرہ مہتاب فلک کہکشان مد ہوگیا	امیر لکھنوی
			تا صد یہ کبھو غور سے عرضی کو دیکھیے	مد ہی شبیہ آپ کی زار و نزار کی	ناسخ لکھنوی
مداو	۰	مؤنث	مداو فکر بیان تک بھری ہی سینے مین	شبیہ یار کھچین پانچ سات اتنی ہی	امیر لکھنوی
مدد	۰	"	ناسخ فلک نی خاک مین لیکر ملا دیا	اب چاہیی ہی مجکو مدد بو تراب کی	ناسخ لکھنوی
مراد	۰	"	اور کیا خاک ملیگی دلِ بسمل کی مراد	جو تماشا ہی جہانکا وہ تماشائی ہی	داغ دہلوی
مسجد	۰	"	میخانہ کی قریب تھی مسجد بھلی کو داغ	ہر ایک پوچھتا ہی کہ حضرت اودھر کہان	داغ دہلوی
مسند	۰	"	دورِ فلک سے اونکو نہین بوریا نصیب	جنکی لیے تھی مسند پرزر لگی ہوئی	امیر لکھنوی
مفاد	مذکر	۰	مفاد اونکو سوداگری کی سوجھائی	اصول اونکو فرماندہی کی بتائی	حالی دہلوی
مولد	"	۰	آج مولد ہی جنابِ حیدرِ کرار کا	ہوگیا بازو زبردست احمدِ مختار کا	ناسخ لکھنوی
میعاد	۰	مؤنث	کھولکر بال جو آتی ہین وہ زندانکی طرف	کچھ بڑھا جاتی ہین میعاد گرفتارونکی	امیر لکھنوی
میلاد	۰	"	کسنی میلاد پائی طاعت مین	تیری طاعت خدا کی طاعت ہی	نسیم لکھنوی
نرد	۰	"	چاہی جو زندگی تو نہو یار سے جدا	چوپڑ مین جاک جو پہونگیا نرد مرگئی	امیر لکھنوی
نقد	مذکر	۰	ہوتا نصیب مرکی ہمین نقدِ عیش کیا	نہ زیرِ زمین بھی دورِ سپہر لئیم تھا	امیر لکھنوی
نمود	۰	مؤنث	کبھی اوس چاند سی چہرہ پہ نہو خط کی نمود	یا الٰہی نہ گہن مین مہِ کامل آئے	امیر لکھنوی
			اوس شعلہ رو کی رخ پہ جو خط کی نمود ہے	کیا آتشِ خلیل کا یا رب یہ دود ہی	داغ دہلوی
نوید	۰	"	بعد میرے کیون نویدِ وصلِ یار آنیکو تھی	وہ چمن ہی مٹگیا جسمین بہار آنیکو تھی	داغ دہلوی

لفظ	مذکر	مؤنث	مثال		
نیند	۰	مؤنث	آنکھ لگتی ہی تو کہتی ہین کہ نیند آئی ہی	آنکھ اپنی جو لگی چین نہین خواب نہین	داغ دہلوی
			چمن کی سیر کو جاتی ہی روح ای صیاد	قفس مین نیند اگر گاہ گاہ پڑتی ہی	امیر لکھنوی
وجود	مذکر	۰	آنکھین تہین اپنی نور تجلی سے آشنا	جسدن نہ طور تہا نہ وجود کلیم تہا	امیر لکھنوی
ورد	”	۰	مغفرت مین شک ہی کیا جرم ہی ہونٹوں پر آ سہی	ورد یا غفار یا غفار یا غفار کا	امیر لکھنوی
ہدہد	”	۰	ہوئی تکرار ایسی نہین کیا کیا جب لکھا نامہ	صبا سے نامہ بر بگڑا الڑا ہدہد کبوتر سے	امیر لکھنوی
ہمزاد	”	۰	جب امنڈتا ہی مرے سینہ سوزان سے دہوان	آسمان اوسکو سمجہتا ہے کہ ہمزاد آیا	داغ دہلوی
یاد	۰	مؤنث	یاد زلف آئی دم نزع ستانے ہمکو	کس برے وقت مین گھیرا ہی بلانی ہمکو	امیر لکھنوی
ردیف دال ہندی					
ڈانڈ	۰	مؤنث	لٹو ہوتا ہون ترے حسن پہ ای شاہسوار	ڈانڈ نیزے کی عجب ناز سے لٹکائی ہی	رشک لکھنوی
کھنڈ	مذکر	۰	اگر ہو بہا ہر سمند یقین ہے ہو خاک دم مین جلکر	سنا ہو جو آفتاب محشر کھنڈ ہی داغ آتشین کا	داغ دہلوی
گھمنڈ	۰	۰	آخر ستم رسیدہ ہجران نکل گیا	سارا گھمنڈ ای بت ناوان نکل گیا	سحر لکھنوی
ردیف ذال معجمہ					
تعویذ	”	۰	دیکھا نہین نقش دلسا کوئی	چلتا ہوا سحر کار تعویذ	داغ دہلوی
تعویذ	”	۰	جواب خط نہین آیا ہی پیغام اجل آیا	لکھا تعویذ اوسنے قبر کا خون کبوتر سے	امیر لکھنوی
کاغذ	”	۰	فکر ہی لکھین گی کسپر نامۂ اعمال خلق	کونسا کاغذ بچا یان شوق کی تحریر سے	داغ دہلوی
ردیف رای مہملہ					
آثار	مذکر	۰	تیری یاد لب جانبخش نی جان بخشی کی	ورنہ جینی کا ہمارے کوئی آثار نتہا	معروف
آزار	”	۰	رکہنا بچا کی اسکو رقیبو ہنسی ہی فلک	آزار میرے حق کا جفا میری نام کی	داغ دہلوی
ابر	”	۰	آیا ہی جہوم جہوم کے ابر بہار آج	توبہ کو خشت خمسی کرون سنگسار آج	داغ دہلوی
			گریان ہی ہون کہ جب مری تربت پہ آگیا	چادر چڑہائی ابر نے رو رو کی آب کی	امیر لکھنوی

لفظ	مذکر	مؤنث	مثال		
ابیر	مذکر	•	اوسکی حضور ابیر ہوا رنگ پائین	رنگت گلو کی بنگئی بکا گلال کا	بحر لکھنوی
اثر	〃	•	زاہد مری شراب کی چسکی ہی ورنہ مین	توبہ مئی طہور مین ایسا اثر کہان	داغ دہلوی
			اثر ہو ناتوانیکا یہانتک بعد مرنیکی	کہ رستم بنتی بنتی زال بنجائی مری گل کا	امیر لکھنوی
اختر	〃	•	گرچہ ہمسفر ہین ہم تم پر ہمہم روٹھی ہوئی	آج کیا جوڑا مین اپنی بخت کا اختر گیا	ناسخ لکھنوی
			مرا اختر جلایا ہی فلک تجھپر گرے بجلی	شب فرقت کیسی آگ روشن تہی ستارونمین	داغ دہلوی
اخگر	〃	•	داغ دل نکلینگے تربت سی مری جون لالہ	یہ وہ اخگر نہین جو خاک مین پنہان ہونگی	مومن دہلوی
ادبار	〃	•	ادبار تہا فراق تہا جبتک کہ یار سی	وہ ملگئی ترقی اقبال ہوگئے	امیر لکھنوی
اژدر	〃	•	شام فرقت کی سیاہی جو فلک پر دوڑی	مین یہ سمجہا کہ کسی کوہ سے اژدر اوترا	امیر لکھنوی
اظہار	〃	•	نالہ افسانۂ بیداد ستاتا ہی اونہین	کشمکش آہ سی اظہار بلا ہوتا ہی	نسیم دہلوی
اعتبار	〃	•	کیا کیجیے گا کہ نہ آیا وہ دفن کو	مرنیکا میرے اونکو ہوا اعتبار کب	امیر لکھنوی
			دیکھ ہمنفس کر نکہو اپنی وفا کا اعتبار	مرگ عاشق پہ ستمگر اشکباری چاہی	داغ دہلوی
افسر	〃	•	فلک نی افسر خورشید سر پہ کیون کہا	سبوی بادہ نہ تہا ساغر شراب نہ تہا	امیر لکھنوی
اکسیر	•	مؤنث	سپید آگی تری چاند او سورج زرد ہی ظالم	یہ ہی اکسیر سونیکی وہ ہی اکسیر چاندیکی	ناسخ لکھنوی
اگر	مذکر	•	گر آمی نہ ہوا الفت محبوب کی تو کیا	دیگا نہ لپٹ قبر پہ میری اگر ایسی	آتش لکھنوی
امر	〃	•	غیر ممکن ہے کہ آسان ہو سکے	رہگیا جو امر مشکل رہگیا	نسیم دہلوی
انار	〃	•	لب اوسکی پستہ وقن سیب آنکھین ہین بادام	کھلی جو دانت ہنسی مین نظر انار آیا	ناسخ لکھنوی
انبار	〃	•	اشرفی کی جو گلونکا ہی چمن مین انبار	یہ اشارہ ہی کہ دولتمین ہی وہ ضرب مثل	امیر لکھنوی
انتظار	〃	•	کس شہسوار حسن کا ہی اسکو انتظار	ابتک کہلی ہوئی ہین جو آنکہین رکاب کی	امیر لکھنوی
			ہی کسیکا تو انتظار تجھے	آنکھ ملتی ہے تیری نرگس سے	داغ دہلوی
انکار	〃	•	بل بی ضد آپکی اللہ ری ہٹ ان ری مزاج	آج تک وصل کی انکار چلی جاتی ہین	داغ دہلوی

لفظ	مذکر	مؤنث	مثال		
انگشتر	۰	مؤنث	انگشتر اپنی دیکی سلیمان کردیا	طاعت مین ہی سوال سُنا گر فقیر کا	ناسخ لکھنوی
انگور	مذکر	۰	جراحت کا مزا ہی چارہ گر ناسور ہوجائے	بندھا جس زخم کا انگور اوسنے کیا ثمر پایا	داغ دہلوی
			جتنی میوے چمن دہر مین ہین ان مین	تری مجروح کو ہی زخم کا انگور پسند	امیر لکھنوی
بار	״	۰	کچھ ریاضت سی نہین پشت خمیدہ زاہد	بار عصیان وہ اوٹھایا کہ ہوئی چور کمر	امیر لکھنوی
بازار	״	۰	یوسف کو پوچھتا نہین کوئی تری حضور	مدت ہوئی کہ مصر کا بازار سرد ہی	امیر لکھنوی
			دلکا سودا اور اس اغماز سی اور ایسی جگہ	داغ وہ انجمن ناز تھی بازار نہ تھا	داغ دہلوی
بحر	״	۰	خواہان آب پیاس مین جب ابن حزین ہوا	موج نسیم بحر اوس ہی چین بر جبین ہوا	داغ دہلوی
بخار	״	۰	یہ نازکی کی ہین معنی کہ باغ مین وہ گل	قریب آتش گل جب گیا بخار آیا	ناسخ لکھنوی
بخار	״	۰	ہفت آسمان ہو کی جو ہمکر دود آہ سی	کیا کیا بخار دلسی بخار زمین چلا	آتش لکھنوی
بخار	״	۰	بحث نالہ سہی مرغان چمن سی کیا کیا	ای صبا پر نہ بخار دل نالان نکلا	صبا لکھنوی
بستر	״	۰	مطلب ای داغ نہین دیر و حرم سی ہمکو	بستر اپنا تو گیا سب سے کنارے ہمنے	داغ دہلوی
بوچھار	۰	مؤنث	نامہ بر کوچہ قاتل کا یہ کافی ہی پتا	مینہ وان تیرونکا یہ بوچھار ہی تلوارونکی	امیر لکھنوی
بہار	۰	״	خزان تو خیر سے گذری چمن مین بلبل کو	بہار آئی ہو اب آشیان رہی نہ رہی	امیر لکھنوی
			ہی چارہ ساز گلچین گلہای داغ دل کا	شامت بہار کی ہی آئی جو اس چمن مین	داغ دہلوی
بھنور	مذکر	۰	بل بے گریہ گل زمین ہو کر قدم گڑنی لگا	اور قدم اوکھڑی تو کیا دیکھا بھنور پڑنی لگا	صبا لکھنوی
بھور	مختلف فیہ		سحر وصل کی مانگون جو دعا	بھور کردی شب فرقت میرا	ذوق دہلوی
			ہجر کی شب کا جو ہی ایسا ہی طور	صبح ہوتے ہوتے اپنی بھور ہی	ناسخ لکھنوی
بیگار	۰	مؤنث	کب تلک بار غم ہجر اوٹھاؤن ای بخت	عشق معشوق نہ ٹھیرا کوئی بیگار ہوئی	اسیر لکھنوی
پتھر	مذکر	۰	موم ہوتا ہی مری آہ سے پتھر لیکن	سنگدل ای یک ترا دل کہ پگھلتا ہی نہین	داغ دہلوی
پکار	۰	مؤنث	نالہ کرنا تو قیامت تھا کہ پہلی آہ مین	آسمان پہ کی فرشتونکی پکار آنیکو تھی	داغ دہلوی

لفظ	مذکر	مؤنث	مثال		
پندار	مذکر	•	کہا جو مین نی کہ مین خاک راہ ہون تیرا	تو بولی ہی ابھی پندار خودنمائی کا	امیر لکھنوی
پور	•	مؤنث	اوس بت شیرین ادا کی پور پور	بی تکلف نیشکر کی پور ہے	ناسخ لکھنوی
پہر	مذکر	•	یارب شب وصال یہ کیسا گجر بجا	اگلی پہر کی ساتھ ہی پچھلا پہر بجا	امیر لکھنوی
پہیر	؍؍	•	شیخ کعبی سی گیا اوس تک ہمین دیر سی	ایک تہی دونون کی منزل پہیر تہا کچہ راہ کا	امیر لکھنوی
پیار	؍؍	•	معشوق سی بھی ہمنی نباہی برابری	وان لطف کم ہوا تو یہان پیار کم ہوا	مومن دہلوی
پیزار	•	مؤنث	ہی پشت پاسی تا کف پا رشک برگ گل	مہندی لگائی پاؤن مین پیزار آپ کی	تسلیم لکھنوی
پیکر	مذکر	•	ناتوانی سی مرا پیکر ہی مثل شاخ گل	داغ سودا ہی برنگ گل عیان بالای سر	شوق لکھنوی
تاثیر	•	مؤنث	تاثیر ہوئی ہی کس نظر کی	وہ آنکھ نہین ہی نامہ بر کی	داغ دہلوی
تاخیر	•	؍؍	جذبہ دلمین مری سستی نہین تو کسلیے	اونکی آنہین یہان تاخیر پھر پیدا ہوئی	داغ دہلوی
تار	مذکر	•	ہی پایدار رشتہ عمر مسیح سی	میرا بھی تار جیب لگا نا نقاب مین	داغ دہلوی
تار	؍؍	•	کہل گئین نوح کی آنکھین جو اوٹھایا طوفان	تار رونیکا جو ہمنی لب جیحون باندہا	امیر لکھنوی
تبر	؍؍	•	غیر کا کچہ نخل گر منسوب شمشاد بنا	چوب دستی کو شجر ہی سی تبر لیتا ہی	ناسخ لکھنوی
تدبیر	•	مؤنث	پہر بہار آئی جنون ہوتی ہی تدبیر اپنی	طوق بنتا ہی گرہی جاتی ہی زنجیر اپنی	امیر لکھنوی
			تقدیر سی یہ پوچھ رہا ہون کہ عشق مین	تدبیر کوئی بھی ستم ناگہان کی ہی	داغ دہلوی
تشہیر	•	؍؍	مرہی جاؤن تو نہ ہو اونکو مرا درد عزیز	بلکہ میری لاش کی تشہیر اولٹی ہو تو ہو	داغ دہلوی
تصور	مذکر	•	اوس زلف کا بیطرح جما دل مین تصور	اندہیر ہی اس گہر مین ہوا گہسنکی جہان بند	داغ دہلوی
			مچہلیان بالیکی رہتی ہین مری پیش نظر	کم نہین میرا تصور دام ماہی گیر سی	امیر لکھنوی
تصویر	•	مؤنث	عالم ہی کیا شراب کا مینا کی صاف مین	تصویر ہی کہ شیشے کی اندر لگی ہوئی	امیر لکھنوی
			کہلا جاتا ہی زاہد آرزو مین حوض کوثر کی	کوئی تصویر اوسکی کہینچ دی ہی سیر سپاہی مین	داغ دہلوی
تعبیر	•	؍؍	کچہ خیال وصل سی ادبدل نہین ہوتا وصال	ہان مگر اس خواب کی تعبیر اولٹی ہو تو ہو	داغ دہلوی

لفظ	مذکر	مونث	مثال	
تعمیر	۰	مونث	پوچھو خرابی تن خاکی کا کچھ نہ حال	تعمیر اس مکان کی بنا سی بگڑ گئی
تغیر	مذکر	۰	بجا ہی گر تغیر آگیا اعضا مین پیری سی	سحر ہوتی ہی کیفیت بدلجاتی ہی محفل کی
تفاخر	″	۰	پڑا خط ہی نہ میری تن پہ میری بخت جاگے ہیں	تفاخر تھا بہت قاتل کو اپنی دست و بازو پر
تقدیر	۰	مونث	سیر منظور ہی اوس ماہ کو بازارون کی	اب چمک جائیگی تقدیر خریدارون کی
			جب کہین جانسی مین ہوکی خفا جاتا ہون	منتونسی مجھی تقدیر منالاتی ہی
تقصیر	۰	″	کچھ نہ اغیار کی تقصیر نہ تمپر الزام	پیر بانی مری باتین مجھی سنواتی ہی
تکبیر	۰	″	لب شیرین سی دم ذبح جو تکبیر سنی	مجکو شربت ہوئی زہراب نہ خنجر کی مری
تکرار	۰	″	سوال وصل پہ تکرار کیا لطف دیتی ہی	اونہین وسی پسند اپنی خریدارونکی باتین ہین
			دیوانہ ہی کیا بخشتی ہو دلسی ہماری	ناحق کو شب وصل یہ تکرار نکالی
تلوار	۰	″	تیری تلوار نی بہی چال اوڑائی تیری	کچھ کی آتی ہی یہ جب تا بہ گلو آتی ہی
			سامنی کرکی نگہ مجھسی یہ قاتل نی کہا	کہ تیری دم کو یہ تلوار لگا رکھی ہی
توقیر	۰	″	ای غم عشق نجا نامری دلسی باہر	ایسی مہمان کی توقیر کسی گھر مین نہین
تیر	مذکر	۰	نکلا نہ دلسی تیر ترا بیٹھ کر کبھی	ہونیکو ورنہ گوشہ گزین لاکہ رہی تو ہین
تیور	″	۰	ہر چند آج کل سی زیادہ ہی سادگی	تیور یہ کہ رہی ہین کہ مہمان جائینگی
ٹکر	۰	مونث	تری کشتی برنگ موج اس بحر حوادث مین	کناری تک اگر پہونچی تو ٹکر کہائی ساحل کی
ٹھوکر	۰	″	وقت شناس نزاکت جانان کو دیکھنا	موج آگئی جو لگ گئی ٹھوکر حباب کی
			رکھی قدم سنبھلکی رہ عشق مین وہی	آگی بہی جسکو ہو کبھی ٹھوکر لگی ہوئی
ثمر	مذکر	۰	خوب ہون اہل ہوس کیا کہ نہین پختہ مزاج	ہی یہ ظاہر ثمر خام برے ہوتے ہین
جبر	مذکر	۰	تنگی دلسی تری فرقت مین ایسا جبر تھا	ہر نفس کو میرے سینے پر گمان قبر تھا
جگر	″	۰	نالون سی شق ہوا یہ جگر پاسبان کا	دیوار قید خانہ مگر بار ہا کھلی

امیر لکھنوی
امیر لکھنوی
امیر لکھنوی
امیر لکھنوی
امیر لکھنوی
داغ دہلوی
امیر لکھنوی
داغ دہلوی
داغ دہلوی
داغ دہلوی
داغ دہلوی
داغ دہلوی
امیر لکھنوی
داغ دہلوی
داغ دہلوی
داغ دہلوی
داغ دہلوی
امیر لکھنوی
امیر لکھنوی
داغ دہلوی
داغ دہلوی
امیر لکھنوی
امیر لکھنوی

لفظ	مذکر	مؤنث	مثال		
جواہر	مذکر	•	ملبوس زرنگار ہی اوپر دھرا ہوا	ٹپنجی ہی کشتیون مین جواہر بھرا ہوا	امانت لکھنوی
جور	؍؍	•	کیجیے تیغ تبسم سے ہلاک	جور بھی اچھو نکا اچھا چاہیے	داغ دہلوی
جوہر	؍؍	•	کھلا ہی جوہر آئینہ کیا کیا صورت غنچہ	لیا ہی جیسی بوسہ تھی اپنی وہی خندا نکا	داغ دہلوی
جوہر	؍؍	•	کھولدیتا ہی اگر جوہر شمشیر کیس	چھپ گیا تیر گی بخت سی جوہر اپنا	ناسخ لکھنوی
جھنکار	•	مؤنث	تعجب کیا جو کوسون دشمن دہشت سہا گا	کہ نعرہ شیر کا جھنکار ہی شمشیر قاتل کی	امیر لکھنوی
جھومر	مذکر	•	چرخ پر ٹھیری تری عقد ثریا کی چمک	جبکہ ماتھی پہ تری رات کو جھومر چمکا	ظفر دہلوی
چادر	•	مؤنث	گریان ہو ہون کہ جب ابر تربت پہ آگیا	چادر چڑھائی ابر نی رو رو کی آب کی	امیر لکھنوی
چتر	مذکر	•	واہ ای دور فلک خانہ احسان آباد	چتر بخشا سر مخمور کو انگڑائی کا	امیر لکھنوی
چکر	؍؍	•	ستم چرخ نی مارا ہی یہ ظاہر ہو جای	اسلیی اوڑ کی مری خاک نی چکر مارا	داغ دہلوی
چکور	؍؍	•	ہوای یار مین کیا دلکو اضطراب رہا	چکور رہا چاند کی خاطر بہت خراب رہا	صبا لکھنوی
چنار	؍؍	•	تری سوار مین کب نیچتا نخی مین ای سرو	جلو مین صحن گلستان سی ہی چنار آیا	ناسخ لکھنوی
چنبر	؍؍	•	محو ر اسقدر ہون جو قلیا انکا شوق ہو	گرداب کی چلم ہو تو چنبر حباب کا	امیر لکھنوی
چنور	؍؍	•	ہوگئی تیمہ سپاہی حرص جب توڑا وزیر	ہاتھ او ٹہا یا جاہ سی سر پہ چنور ہونی لگا	وزیر لکھنوی
چور	؍؍	•	کھیل تو دیکھو وہ بچھوا تا ہی لیکر ہاتھ مین	دل نہین قبضی مین گویا گنجفہ کا چور ہی	برق لکھنوی
حشر	؍؍	•	ہمارے نالونسی او ٹھا او ٹھ کی حشر چیخ او ٹھا	اخیر بیٹھ رہا تھک کی یار کی در پہ	داغ دہلوی
حصار	؍؍	•	شاد ہی دل قیدی زلف بت بی پیر کا	ہاتھ آیا ہی حصار عافیت زنجیر کا	امیر لکھنوی
حصر	مذکر	•	دشت وجبل کا حصر اپا ہیچ کو چاہی	دنیا سی تیرا چاہنے والا نکل گیا	رشک لکھنوی
حصیر	؍؍	•	بلند وپست عالم ایک ہی چشم حقیقت مین	حصیر فقر ہمپایہ بنا تخت فریدو نکا	صبا لکھنوی
خار	؍؍	•	چمن مین جب سحر ہمراہ وہ نگار ہوا	گلو نکو داغ ہوا بلبلو نکو خار ہوا	صبا لکھنوی
خاطر	•	مؤنث	ہمہ تن فکر ہون مین فکر غزل کیا ہو امیر	شعر گوئی نہین خاطر ہی فقط یارون کی	امیر لکھنوی

لفظ	مذکر	مؤنث	مثال		
خاکستر	•	مؤنث	دل جلوں کی ہوتی ہی برباد قسمت میں تو کیون	پھرتی پروانوں کی خاکستر سحر اوڑتی ہوئی	ظفر دہلوی
خبر	•	״	آغاز شوق مین نہین انجام کی خبر	اس ابتدا کی دیکھیے نکلی خبر کہان	داغ دہلوی
خمار	مذکر	•	شکست پائی ہی توبہ کی طرح اسکو بھی	ہماری پاس جو آئی میکشو خمار آیا	ناسخ لکھنوی
خمیر	״	•	پوچھو نہ حال خلق رقیب سیاہ رو	بگڑا ہوا خمیر ہی خاک یزید کا	امیر لکھنوی
خنجر	״	•	خنجر کھچا جو میان سی چمکا میان صف	جوہر کھلی جو مرد وطن سے نکل گیا	امیر لکھنوی
			ڈر ہی منہ پھیر دم ذبح نہ خنجر اوسکا	پڑھکی ہم سورۂ اخلاص کو دم کرتی ہین	داغ دہلوی
خیر	•	مؤنث	اللہ رے پھڑکنا اسیران تازہ کا	صیاد خیر مانگتا ہی اپنے دام کی	آتش لکھنوی
دار	•	״	دلکو اوس نے لٹ چلیپا مین جو لٹکا دیکھا	نظر آیا مجھے منصور بپا دار نئی	ناسخ لکھنوی
در	مذکر	•	ہو گیا بند در میکدہ کیا قہر ہوا	باب توبہ کی طرح اوسکو کھلا رہنا تھا	امیر لکھنوی
دُر	״	•	وہ شعر تر مین وصف در گوش مین پڑھتا ہون	سیپی اوتارتی مجھی دُر اپنی گوش کا	امیر لکھنوی
دربار	״	•	وہ بد خو بد زبان عیار گستاخ	ہوا دربار کا دربار گستاخ	داغ دہلوی
دستار	•	مؤنث	سر برہنہ جو ہین یہ رند نہ پھرنا انسی	کہنہ ہو جائیگی زاہد تری دستار نئی	ناسخ لکھنوی
دستور	مذکر	•	قتل عاشق کسی معشوق سی کچھ دور نتھا	پر تری عہد سے آگی تو یہ دستور نتھا	درد دہلوی
دفتر	״	•	بستی اپنی حال ابتر کی جو محشر مین کھلی	دفتر اعمال مردم برہم و درہم ہوا	امیر لکھنوی
			مری زبان نہ تھکی رات کٹ گئی ساری	کھلا جو شکوونکا دفتر تو پھر نہ بند ہوا	داغ دہلوی
دوپہر	•	مؤنث	اے روز فراق نیمجان ہون	تیری ابھی دوپہر بچی ہی	ناسخ لکھنوی
دور	مذکر	•	یہ کس گریانکا ساقی میکدہ مین دور آخر ہی	کہ غل ہی میکشو مین خاتمہ ہی آج ساونکا	امیر لکھنوی
دھار	•	مؤنث	تیغ ابرو کی مضامین ابھی کرتی ہین تلاش	راہ چلتی ہی مجھی دھار پہ تلوارون کی	رند لکھنوی
دیار	مذکر	•	کہان کہان نہین یاران رفتہ کو ڈھونڈا	اب ایک ہی تو عدم کا دیار باقی ہی	امیر لکھنوی
دیوار	•	مؤنث	وہ سویا بھی تو یون تیغ یاب عیار پہلو مین	کہ رکھکر تکیہ شکوہ کھینچ لی تلوار پہلو مین	داغ دہلوی

لفظ	مذکر	مؤنث	مثال		شاعر
دیوار	•	مؤنث	محرم عشق میں ڈوب کی آپ دان بنی	دیوار لہر کی ہی کٹوری حباب کی	داغ دہلوی
ڈبر	مذکر	•	بہ بیوفائی کا ڈبر تہا نہ غم جدائی کا	مزہ میں کیا کہوں آغاز آشنائی کا	امیر لکھنوی
ڈکار	•	مؤنث	ہماری بیڑیوں کی غلسی ڈر گئی وحشت	ہرن کی کان ہوئی شیر کو ڈکار آئی	امیر لکھنوی
ڈہیر	مذکر	•	آسکے جسی ہو شوق تجلے دید کا	ہی کوہ طور ڈہیر تمہارے شہید کا	امیر لکھنوی
ذکر	″	•	سامنی اسکی کسی اور چمن کا کیا ذکر داغ کا ذکر سنکی وہ بولے	گلشن خلد بہی مجکو نظر آیا جنگل ایسی اسی ہزار ہوتے ہین	امیر لکھنوی داغ دہلوی
ذوالفقار	•	مؤنث	ذقن کے بدلی پڑا ہاتھ اوسکی ابرو پہ	بجای سیب کی ہر ہاتھ ذوالفقار آئی	امیر لکھنوی
رخسار	مذکر	•	گرمی حسن سی رخسار بہبوکا ایسا	شمع کیطرح جسی دیکہکی دل جای پگہل	امیر لکھنوی
رفتار	•	مؤنث	کلیجا پیستا ہی دل مسلتا ہی کوئی میرا	کہانسی آگئی ظالم تری رفتار پہلوین	داغ دہلوی
زر	مذکر	•	خاک حاصل ہی اس سے مردو نکو	زر جو صرف قبور ہوتا ہے	صبا لکھنوی
زنار	مختلف فیہ		بیخود یہ تیری راہ میں ہی شیخ و برہمن کافر ہوا ہوں بیکہی عشق ای وزیر	تسبیح گر پڑی کہیں زنار گر پڑی زنار مجکو چاہیی سبح شراب کا	رشک لکھنوی وزیر لکھنوی
زنجیر	•	مؤنث	اللہری گرمیاں تری وحشی کی ای پری	زنجیر پاؤں مین جو پڑی لال ہوگئی	امیر لکھنوی
زور	مذکر	•	اندازہ سی جو پاتی ہی باہر مری گناہ آپکا زور نہ کیونکر مری دلپر چلتا	زور اپنا تولتی ہی ترازو حساب کی کیا مراحب کا عمل تہا کہ جو چلتا ہی نہین	امیر لکھنوی داغ دہلوی
زہر	″	•	گر کہا تم سے گلے سے ملجاؤ	ملگیا زہر کونسا ہمین	داغ دہلوی
زیور	″	•	زرگر کا تیری ہاتھ جو پہونچے سپہر تک	زیور بنا کی لائی زر آفتاب کا	امیر لکھنوی
ساغر	″	•	ہوگی لبریز نہ چہلکیگا مرا ساغر دل شیشہ ہاتھ آیا نہ ہمنی کوئی ساغر پایا	میکدی سو ہوں اگر لاکہہ ہوں بہرنیوالی ساقیا لی تری محفل سے چلے بہر پایا	داغ دہلوی امیر لکھنوی
سپر	•	مؤنث	تیغ حسن یار کی کیا تاب لائی آفتاب	منہ پہ لینی کی لیی کسدن سپر ملتی نہین	صبا لکھنوی

لفظ	مذکر	مؤنث	مثال		
سپہر	مذکر	•	سپہر صرف مرے درپئے گزند ہوا	غضب ہوا کہ زمانہ کا کام بند ہوا	داغ دہلوی
ستار	؍؍	•	چھیڑ در پردہ جان عاشق سے	اوس پری کا ستار کرتا ہی	رند لکھنوی
سحر	•	مؤنث	شمع ساں گھلتی ہی گھلتی سحر آجائیگی	اے شب ہجر کوئی منہ کا نوالا ہو نہین	داغ دہلوی
سحر	مذکر	•	بول اوٹھا گوسالۂ زر ایک ہی افسون مین آہ	سامری نے سحر سیکھا ہی تری تقریر کا	نسیم دہلوی
سر	؍؍	•	تھک کی بیٹھون ہی جو وحشت مین تو سر پھرتا ہی	پاؤن کی چرخ مری سر مین چلی آتی ہین	داغ دہلوی
سر	؍؍	•	چڑھا جاتی تھی خم کی خم کبھی حلقوم مین سیتو نکے	وہی ہم ہین کہ پھر جاتا ہی سر اک دو ساغر ہی	امیر لکھنوی
سرکار	•	مؤنث	خوش ہو تمکو اگر قدر پرائون کی نہین	ڈھونڈھ لینگی ابھی ہم بھی کوئی سرکار نئی	ناسخ لکھنوی
سرور	مذکر	•	گلی ملا ہی وہ مست شباب برسو نہین	ہوا ہی دلکو سرور شراب برسو نہین	داغ دہلوی
سفر	؍؍	•	حاجیو تمکو مبارک ہو سفر کعبے کا	جا کی بیٹھا نہین اللہ سی ہم مل آئی	امیر لکھنوی
سمندر	؍؍	•	جو وقت جوش گریۂ تر جوش کہاتا ہی	تو دل پی جوش تیرا اک سمندر جوش کہاتا ہی	لطف دہلوی
سمندر	؍؍	•	کب ہین ہماری سینۂ سوزان مین لخت دل	آتشکدہ نہین ہین یہ سمندر بہری ہوئی	ناسخ لکھنوی
سوفار	؍؍	•	جب استخوان سی یہ سوفار تیر کا ٹھیرا	تو مرغ تیر ترا طائر ہما ٹھیرا	لطف دہلوی
سیر	•	مؤنث	سیر منظور ہی اوس ماہ کو بازارونکی	اب چمک جائیگی تقدیر خریدارونکی	امیر لکھنوی
شجر	مذکر	•	چمن دہر مین یہ عاشق ناکام ترا	وہ شجر ہی کہ کبھی پہولتا پھلتا ہی نہین	داغ دہلوی
شر	؍؍	•	مین موا کون کریگا وہان شور	آپ کی کوچے سے اب شر ہی گیا	امیر لکھنوی
شرار	؍؍	•	کبھی نہ قطرہ دیا تونے ساقیا مجکو	اودہر نہ آتش می کا کوئی شرار آیا	ناسخ لکھنوی
شرر	؍؍	•	سختی سی گر جو ساز تو حاصل ہو سوز عشق	پتھر نے کہائی چوٹ تو پیدا شرر ہوا	امیر لکھنوی
شعار	؍؍	•	تھا جو افتادگی شعار اپنا	نہ زمین سے اوٹھا غبار اپنا	مصحفی لکھنوی
شعر	؍؍	•	اللہ اللہ ری تری شوخ بیانی اے داغ	سست اک شعر نہ دیکھا تری دیوان مین کہین	داغ دہلوی
شعر	؍؍	•	قبول خاطر روشندلان اگر ہوتی	امیر نور کی سانچی مین شعر ڈہلجاتی	امیر لکھنوی

لفظ	مذکر	مؤنث	مثال	
شعور	مذکر	٠	سمایا دیدۂ مشتاق مین وہ غیرتِ ماہ	پسند کسکو کیا واہ رے شعور مرا
شکار	"	٠	کیا قمری کو صیاد ازل نی سرو کا قیدی	شکار اوڑتی ہوئی طائر کا کہیلا تیر لی پر نے
			جب چہٹا وان جست سنا وک چلا پہلو سی دل	یہ شکار اوڑ کر لپٹ جاتا ہی نوک تیر سی
شکر	مذکر	٠	دہن زخم بی زبان رہا	شکر قاتل کا کچہ ادا نہوا
شکر	٠	مؤنث	دیجیو مجکو بہی ای طفل حسین تہوڑ یسی	کیا لب ہی تری تنگ دہن مین شکر
شمار	مذکر	٠	کیا کرینگی اہل محشر میری داغونکا شمار	عشق کی دولت بہی گویا گنج قارون ہو گیا
شمشیر	٠	مؤنث	دیکہہ تو قاتل مری شوق شہادت کی کشش	گم ہوئی تہی جو تری شمشیر سپہر پیدا ہوئی
			کہینچ شمشیر ادا ایسا نہین کیا رکہی ہے	یہ بہی کیا گات ہی قاتل جو چہپا رکہی ہے
شور	مذکر	٠	ثبات بحر جہان مین اپنا فقط مثال حباب دیکہا	نہ جوش دیکہا نہ شور دیکہا نہ موج دیکہی نہ آب دیکہا
شہپر	"	٠	ذکر پرواز تو کیا تنگ ہی ایسا یہ چمن	جہاڑ بہی سکتی نہین ہم کبہی شہپر اپنا
صبر	"	٠	ہمنی بہی صبر دلکو دی ہی لیا	اب وہ اگلا سا اضطراب کہان
			حرص دنیا کا بہت قصہ ہی طول	آدمی کو صبر تہوڑا چاہیے
صریر	٠	مؤنث	اسیر اوسکی خرام ناز کی مضمون میں لکہتا ہون	صریر کلک بہی ہوتی ہوئی فتنے جگاتی ہی
صفیر	٠	مؤنث	کہتی ہین شور قیامت جسکو وہ ای چشم یار	تیری مستونکی صفیر خواب غفلت ہو تو ہو
صنوبر	مذکر	٠	محبت گلشن عالم مین جنسیت سے لازم ہے	نکلیون اوس سرو پہ عاشق صنوبر ہو مری دلکا
صور	"	٠	ہم تری کشتۂ رفتار ہین کیا ہمکو خبر	کب پہونکا صور کب ای یار قیامت آئی
ضرر	"	٠	کمال عشق ہی ای داغ محو ہو جانا	مجہی خبر ہی نہین نفع کیا ضرر کیا
طائر	"	٠	کونسا طائر گم گشتہ اسی یاد آیا	دیکہتا بہالتا ہر شاخ کو صیاد آیا
طور	"	٠	ہو تسلی تو گذارون شب ہجران ساری	طور میرے تو سر شام برے ہوتی ہین
طور	"	٠	طور کیون خاک ہوا نور ترا نار نہ تہا	ناز تہا حضرت موسی سے وہ دیدار نہ تہا

حضرت شمس لکھنوی
امیر لکھنوی
امیر لکھنوی
صبا لکھنوی
ناسخ لکھنوی
داغ دہلوی
داغ دہلوی
امیر لکھنوی
داغ دہلوی
ناسخ لکھنوی
داغ دہلوی
امیر لکھنوی
امیر لکھنوی
ذوق دہلوی
ناسخ لکھنوی
امیر لکھنوی
داغ دہلوی
داغ دہلوی
داغ دہلوی
داغ دہلوی

لفظ	مذکر	مؤنث	مثال		
طومار	مذکر	۰	اک عمر کا قصہ ہی برسون ہی کا جھگڑا ہی	سنتی وہ اسی کب تک طومار ہی دفتر	نسیم دہلوی
عار	۰	مؤنث	غیر کی ہمراہ پھرتی ہو خدائی خوار تم	عار آتی ہی ہماری پاس دم بھر بیٹھتے	داغ دہلوی
عذار	مذکر	۰	یاسمین دھوپ سے ہوئی گل سُرخ	دیکھ آئینی مین عذار اپنا	ناسخ لکھنوی
عذر	〃	۰	ہوا ہون اسقدر محجوب عرض مدعا کرکی	کہ ابتو عذر بھی شرمندگی سی ہو نہین سکتے	داغ دہلوی
			اٹھوا اسیر نہین مانتی کی وحشت دل	یہ عذر لنگ تمہاری شکستہ پائی کا	اسیر لکھنوی
عطر	مذکر	۰	رشک کہتا ہی کہ قاصد کی ملا او سنی عطر	کہ مرے نام کا خط ابکی معطر آیا	داغ دہلوی
عمر	۰	مؤنث	مجکو دیکھا تو غیر سے یہ کہا	عمر اس نوجوان کی کم ہے	داغ دہلوی
			کیسی کٹتی ہی سیہ بختی مین عمر	رات سی دن دن سی بدتر رات ہی	اسیر لکھنوی
عنبر	مذکر	۰	فی الحقیقت تری لفونکی جو ہوتی خوشبو	مشک ملتا نہ کسیکو نہ تو عنبر ملتا	آتش لکھنوی
عیار	〃	۰	سکۂ شہ کا ہوا ہی روشناس	اب عیار آبروے زر کھلا	غالب دہلوی
غبار	〃	۰	مرد ہی پہ میرے آکے نکالا غبار دل	مٹی وہ دیگئی مجھے کبر و ملال کی	داغ دہلوی
غبار	〃	۰	ہر ہر نفس مین دلسی نکلنی لگا غبار	کیا جانی گرد راہ یہ کسکا روانگی ہی	اسیر لکھنوی
غرور	〃	۰	ترا غرور سمایا ہی اسقدر دلمین	نگاہ بھی نملاؤن جو بادشاہ ملی	داغ دہلوی
غور	۰	مؤنث	ڈالدی ہیپ کلیجی مین غم فرقت نی	غور کرتی ہو تو کرلو جگر افگارون کی	رند لکھنوی
فتور	مذکر	۰	کیسا فتور چار عناصر مین پڑگیا	پانی سی آگ خاک ہوا سی بگڑگئی	اسیر لکھنوی
فشار	〃	۰	بعد فنا بھی ظلم فلک سی نہین نجات	کس مرد ہی پر فشار نہ زیر زمین ہوا	اسیر لکھنوی
فکر	مختلف فیہ		دیکھی دل فکر پیش و پس کیسی	ابتدا انتہا نکالی ہے	اسیر لکھنوی
			قرار آہی گیا غم مین جی سنبھل ہی گیا	گئی وہ دن کہ جو تھا فکر جان جانی کا	داغ دہلوی
فیر	۰	〃	عاشق کو جو دکھائی فرنگی پسر نے توپ	پایا نہ کچھ وہ کہنے کہ بس فیر ہو چکی	ظہیر دہلوی
قبر	۰	〃	حسرت برس رہی ہی ہمارے مزار پر	کہتی ہین سب یہ قبر کسی نوجوانکی ہی	داغ دہلوی

لفظ	مذکر	مؤنث	مثال		
قبر	•	مؤنث	قبر ہی وادیِ غربت مین بنیگی اگر ن	اور کوئی نظر آتی نہین گھر کی صورت	امیر لکھنوی
قدر	•	″	اہل دولت سی سوا ہی صاحب جرات کی قدر	سیم و زر سے تیز ہے نرخ آہن شمشیر کا	امیر لکھنوی
قرار	مذکر	•	پردۂ عشق ہو چکا داغ یہی قرار تہا	صبر پہ آہ آہ کیا ضبط پہ ہای ہای کیون	داغ دہلوی
قصر	″	•	برباد قصر تن جو ہوا بن گئی لحد	وہ گھر جو گر پڑا تو یہ تعمیر ہو گیا	امیر لکھنوی
قصور	″	•	مین نہ مانونگا یہ آئینہ کا ہی سارا قصور	خود بخود وہ خود پسند و خود نما کیونکر ہوا	امیر لکھنوی
			لوگ جانینگے بلا شبہہ قصور اسکا ہی	حشر مین آپ دبی جائیے دشنام بھی	داغ دہلوی
قمر	″	•	قمر ہی کیا ترے آگے محاق مین آیا	کہ آفتاب بہی تو احتراق مین آیا	ناسخ لکھنوی
قہر	مذکر	•	کیون تغافل ہمسی ہی چشم عداوت ہی سہی	کیا نگاہ ناز مین اب قہر بہی کم ہو گیا	داغ دہلوی
			ہو گیا بند در میکدہ کیا قہر ہوا	باب توبہ کی طرح اوسکو کہلا رہنا تہا	امیر لکھنوی
کار	″	•	یہ ایسا ماہ مبارک یہ ایسا کار سعید	شروع دیکھ کے کیجیے مہ صیام شراب	ذوق دہلوی
کافور	″	•	بدگمان تہا کہ تپ ہجر نہ کم ہو جائے	اوسنے کافور مری لاش پہ ملنے نہ دیا	داغ دہلوی
			زلف و رخ دونون ہین جانیسی جو انکی خراب	مشک وہ مشک نہ کافور وہ کافور رہا	امیر لکھنوی
کبوتر	″	•	نامہ ہم افتادگونکا جب کبوتر لیچلا	اوڑتی اوڑتی ہی کہین بازو کہین پر گر پڑی	امیر لکھنوی
			خط مین لکہا ہی جو حال دل مضطر اپنا	وان بہٹکتا ہی پہرا ہاسے کبوتر اپنا	داغ دہلوی
کٹار	″	•	اوس سے مانگا جو خونبہا تو کہا	کوڑی رکہتا نہین کٹار اپنا	تسلیم لکھنوی
کردار	″	•	نہ گفتار مین اونکی کوئی خطا ہی	نہ کردار اونکا کوئی ناسزا ہی	حالی دہلوی
کمر	•	مؤنث	یہ وصف مین کیا شعرائی مبالغہ	نقطہ دہان تنگ کمر بال ہو گئی	امیر لکھنوی
کنار	•	″	خفقان الفتون سے ہمدم کی	طوق گردن کنار اب و غم کی	مومن دہلوی
کنکر	مذکر	•	کیا کہون کیسا وہ گہبرائے ہین بیٹہے بیٹہے	مین نے شب گہر مین جو انکی کوئی کنکر پہینکا	مصحفی دہلوی
گجر	″	•	یارب شب وصال یہ کیسا گجر بجا	اگلے پہر کے ساتہ ہی پچہلا پہر بجا	امیر لکھنوی

لفظ	مذکر	مؤنث	مثال		
گذار	مذکر	•	نکلی جسم سی کرتی ہین استخوان تعظیم	کبھی کبھی جو ہمارا گذار ہوتا ہی	امیر لکھنوی
گذر	”	•	بی حیلہ اوس مسیح تلک تہا گذر محال	قاصد سمجھ کے راہ مین بیمار ہوگیا	امیر لکھنوی
			کاش تا شمع نہوتا گذر پروانہ	تم نے کیا قہر کیا بال و پر پروانہ	درد دہلوی
گفتار	•	مؤنث	چبہتی ہی جو نشتر کیطرح دلمین آمیر آہ	ناصح نے وہی چہیڑ کی گفتار نکالی	امیر لکھنوی
گلزار	مذکر	•	متحیر تہا کہ یارب ہی یہ کیسا گلزار	غنچہ ہی تنگ دہن کس سے معما یہ حل	امیر لکھنوی
			کثرت داغ محبت سے کہلا ہی گلزار	سیر کرتے ہین مرے دلمین گذرنیوالی	داغ دہلوی
گلگیر	”	•	خوبیٔ بخت ایک ہین بینا سے سفر نہین	شمع کی ساتھ ہی اس بزم مین گلگیر چلی	ناسخ لکھنوی
گہر	”	•	کبھی جانا ہی تو بتخانے سے ہو کر زاہد	دور اس راہ سے اللہ کا گہر کچہ بہی نہین	داغ دہلوی
			مہمان سی کبھی خالی نرہا گہر میرا	یاس رخصت جو ہوئی دل سی تو حیرت آئی	امیر لکھنوی
گور	•	مؤنث	سوچ ای منعم عمارت کا تو ہی مذکور کیا	گور بھی ملتی نہین دنیا مین کیکاوس کی	ناسخ لکھنوی
گوہر	مذکر	•	ہماری آنسوؤنکی آبداری ورہی کچہ ہی	کہیون ہونیکو روشن گوہر شبنم بہی ہوتی ہین	داغ دہلوی
لشکر	”	•	نالہ و فریاد و فغان اسقدر	آہ یہ لشکر نہ اثر پر گرا	داغ دہلوی
			الٰہی ہی یہ لشکر کس سلیمان پریوش کا	بلائین جمع ہین لیتی ہین ہوا پر زلف پرخم کی	امیر لکھنوی
لکیر	•	مؤنث	کف سائل نہین ہے کشتی دریا ہی آبی	اوسی دریا کی موجین ہین لکیرین ساحل کی	امیر لکھنوی
			بدنصیبی کو نکلنا اس سے اک اشکال ہے	میرے ہاتھی پر لکیرین کس بلا کا جال ہی	داغ دہلوی
لمبر	مذکر	•	بہیجا جو ہمنے لکہ کے فرنگی پسر کو خط	یہ بھی لکھا کہ ڈاک مین لمبر بدل گیا	امیر لکھنوی
لنگر	”	•	آسمانسی تری کوچےمین بہت زور ہوے	نہ ہٹی ایک قدم ہمنے جو لنگر مارا	داغ دہلوی
لہر	•	مؤنث	سرنگون بحر حوادث مین ہی مانند حباب	آنکھ کہل جاتی ہی جسدم کوئی لہر آجاتی ہے	امیر لکھنوی
مار	•	”	نہین تلوار کی حاجت جو ضیغم ہی اوسی زردے	زیادہ ہوتی ہی لوہی سے ای دل مار سونکی	امیر لکھنوی
مار	مذکر	•	کاکل پیچان جانان کا اگر غم ہی یہی	سو کہکر مار سیہ مانند مو ہو جائیگا	ناسخ لکھنوی

لفظ	مذکر	مؤنث	مثال	
محشر	مذکر	۰	رازِ دل کوئی کہی لاکہہ مین کیونکر اپنا	داورِ حشر جدا چاہیے محشر اپنا
محضر	″	۰	شہادت دشمنونکی ننگ ہی شوقِ شہادت کو	مرا محضر بنائین دستِ اپنی ہی گواہی سے
مذکور	″	۰	داد دینی کا توکیا مذکور یہ صیادِ حسن	چاہتی ہین ادراولٹی آفرین نخچیر سے
مزار	″	۰	مرگئی ہم تو بنا آئینہ خانہ مین مزار	دل سے الفت نگئی آئینہ رخسارونکی
			خرام نازکی تہوڑی قیامتین کی ہین	وہ دیکہیے توکسیکا مزار باقی ہے
مقدار	۰	مؤنث	جو مقدار دولت کی تہی کی بیان	گرا اونہا جہان زر بنایا نشان
مقدر	مذکر	۰	قوتِ رفتار جب اوس فتنہ گر کو ل گئی	آگیا روزِ ازل میرا مقدر زیرِ پا
			بٹہاکر روبرو مجکو جو دیکہا اوسنی آئینہ	مقدر لڑگیا میرا سکندر کے مقدر سے
مقدور	″	۰	عمرِ رفتہ کے تلف ہونیکا آیا نخیال	لیکن اوس دن کیہ تلافی کا نہ مقدور رہا
مکر	″	۰	اہلِ دین کی اور خصلت طرزِ دنیا اور ہی	مکر ان شیرون سے ہوسکتا ہی کب روباہ کا
منبر	″	۰	بادشہ حسن نے اے یار بنایا ہی تجہی	خطبہ پڑہتا ہون ترا مین جو ہی منبر ملتا
منتر	″	۰	کیا ہاتہ مین اوس افعی گیسو کو لگاؤن	افسون نہین آتا مجھے منتر نہین آتا
منظر	مذکر	۰	صبحدم دروازۂ خاور کہلا	مہرِ عالمتاب کا منظر کہلا
منقار	۰	مؤنث	چپ لگ گئی ہی تیرے لبِ لعل کی حضور	مانند غنچہ لال کی منقار بند ہی
مور	مختلف فیہ		خالِ سیہ ہی گیسوِ خمدار کے تلے	یاد ب رہے ہی مور کسی مار کے تلے
			دیدۂ غور مین اعلی ہوہی ادنی ادنی	ایک اک مور بہی رتبے مین سلیمان نکلا
مُہر	۰	مؤنث	جس خط پہ یہ لگاؤ اوسیکا ملا جواب	اک مہر میرے پاس ہی دشمن کے نام کی
			وہ چاٹ دون کرے نہ مذمت شراب کی	واعظ کے منہ پہ مہر لگادون کباب کی
مہر	مذکر	۰	ساقی سے یہ پوچہتا ہی قاضی	کیا مہر ہی دخترِ عنب کا
مہر	″	۰	اسقدر شرمندہ پیش روی جانان ہوگیا	مہر گہلکر دامنِ شبنم مین نہان ہوگیا

داغ دہلوی
داغ دہلوی
امیر لکھنوی
امیر لکھنوی
داغ دہلوی
امیر لکھنوی
داغ دہلوی
امیر لکھنوی
امیر لکھنوی
امیر لکھنوی
آتش لکھنوی
امیر لکھنوی
امیر لکھنوی
غالب دہلوی
امیر لکھنوی
امیر لکھنوی
داغ دہلوی
صبا لکھنوی
داغ دہلوی
امیر لکھنوی
امیر لکھنوی
امیر لکھنوی
امیر لکھنوی

لفظ	مذکر	مؤنث	مثال		شاعر
نہر	•	مؤنث	عذاب حشر کہان پرسشِ گناہ کہان	ذرا جو مہر تری ای فلک جناب ہوئی	صبا لکھنوی
نار	•	〃	آفتابِ حشر بھی داغ جگر سی سرد ہے	آتشِ دل سے ذرا نارِ سقر ملتی نہین	صبا لکھنوی
ناسور	مذکر	•	بہنا کچہ اپنی چشم کا دستور ہوگیا	دی تہی خدا نے آنکہ سو ناسور ہوگیا	سودا دہلوی
نثر	•	مؤنث	نظم کا اپنی طبیعت سے تعلق نہ گیا	نثر بھی ہمنے جو دیکھی تو مقفی دیکھی	اسیر لکھنوی
نخچیر	مذکر	•	حسین کہتی ہین صیدِ دلکو پاکر اپنی مجمع مین	نکلکر اب کہان جاتا ہی یہ نخچیر لشکر سے	اسیر لکھنوی
نذر	•	مؤنث	قید ہوکر ترے گیسو مین یہ رتبہ پایا	نذر دی قیس نے لاکر ہمین زنجیر اپنی	اسیر لکھنوی
نسرِ طائر	مذکر	•	او رطائر سے یہ ہوتی عرش تک پرواز کہان	نسرِ طائر خطِ مرا اوس ماہ کو لیکر گیا	ناسخ لکھنوی
نظر	•	مؤنث	او نہین توکب نظر التفات اتنی ہی	ہمین کو اونسی محبت ہی بات اتنی ہی	اسیر لکھنوی
نظر	•	〃	حسن و جمال مین نظر آتی ہی کچہ کمی	تجکو نظر کسیکی بتِ دلربا لگی	رند لکھنوی
نگر	مذکر	•	ہی جو منظور او دہر کو ابادِ دہر کی دنیا	اوجڑی جاتی ہی یہ بستی وہ نگر بستا ہی	رند لکھنوی
نور	〃	•	مری آنکہ مین ہی یا تیری مئِ ندان مصفا مین	گہر کی آب ہی یا کی تجلی نور تاری کا	داغ دہلوی
			ناگہان طرف چمن مین نظر آیا اک نور	آنکہہ نے دلسو کہا دیکہ کے اوسکو کہ سنبھل	اسیر لکھنوی
نہر	•	مؤنث	نہالِ عشق کو ر درو کی ہم سرسبز کرتے ہین	نہین آنکہین ہی یہ دو نہرین ہین اپنے گلشنِ دلکی	اسیر لکھنوی
نیّر	مذکر	•	دنیا مین مہر و ماہ کی جب تک ہی روشنی	روشن رہی یہ نیّرِ بخت جوان ترا	آتش لکھنوی
نیشتر	〃	•	نہین مژگان پہ خونِ جا رستم تہی نشین نکلی	جنون پہ نیشتر کیسی کہین ٹوٹی کہین نکلی	جرأت لکھنوی
نیشکر	〃	•	جا شنی دونو کی چکہی ہی جو حق حق پوچھیے	اون لبِ شیرین سی شیرین نیشکر کوئی تہا	ذوق دہلوی
نیلوفر	〃	•	خالِ مشکین آتشِ رخسار پہ پیدا ہوا	چشمۂ خورشید مین بھی نیلوفر پیدا ہوا	[illegible] دہلوی
وار	〃	•	گرچہ سو سو ہین تغافل کہ سنجائی کوئی	اون نگاہون کے مگر وار چلی جاتی ہین	داغ دہلوی
وفور	〃	•	دکہائی دیگا فلک ایک نیلوفر کا پہول	ہماری رونی سی جسدم وفورِ آب ہوا	ناسخ لکھنوی
ہار	〃	•	پہنایا ہار گلیکا پہر اوسپہ یہ طرہ	کہ پہول غیر کے تمنے کلاہ مین رکہی	داغ دہلوی

لفظ	مذکر	مؤنث	مثال		
ہجر	مذکر	•	کر چکی جلد میرا کام تمام	دیر کیوں ہجر یار کرتا ہی	رند لکھنوی
			ردیف رای ہندی		
اوجھڑ	•	مؤنث	ابرو کی یہ جنبش ہی کہ تلوار کی پلچاپ	پتلی کی یہ گردش ہی کہ اوجھڑ ہی سپر کی	اسیر لکھنوی
بگاڑ	مذکر	•	کیا خبر تجکو ستم کرتا ہی کیا تیرا بگاڑ	اوسکی دلسی پوچھ جس کمبخت کی دلپر بنی	داغ دہلوی
بہاگڑ	•	مؤنث	پیرہن گر فوج اسیر آئی ہی نزدیک	دل مردہ ہی بہاگڑ صف دندان پڑ گئی ہے	اسیر لکھنوی
بھیڑ	•	"	کیا بہیڑ میکدہ کی ہی دو پہر لگی ہوئی	پیاسو سبیل ہی سر کوثر لگی ہوئی	داغ دہلوی
			گہر سی تو کھینچکی شمشیر نکل تو قاتل	بہیڑ چھٹ جائیگی دم بہر میں گنہگاروں کی	اسیر لکھنوی
پہاڑ	مذکر	•	ہم وہ فرہاد تھی کاٹا نئی صورتیسی پہاڑ	حسن کا گنج لیا کھود کی ویرانہ عشق	آتش لکھنوی
پیڑ	"	•	بعدِ فنا بھی رنگ طبیعت نجائیگا	تربت سی میری پیڑ اگیگا پتنگ کا	اسیر لکھنوی
توڑ	"	•	توڑ کر سینو کو کاٹا ہی تیرے مژگان نی دل	توڑ اسمین تیر کا ہی کاٹ ہی شمشیر کا	اسیر لکھنوی
جڑ	•	مؤنث	منادی کوچہ محبوب میں ہی نالۂ غم کی	غضب ہوا تبو وہ جڑ کاٹتی ہین نخل ماتم کے	اسیر لکھنوی
جوڑ	مذکر	•	یہ عشق خطِ یار مین ہی حال جسم زار	مفصل تمام جوڑ ہین خط غبار کے	داغ دہلوی
جوڑ	مذکر	•	خالی ہی شیشہ تو مجھی دیدال محتسب	ملجا ئے کوئی جوڑ دل نا امید کا	آتش لکھنوی
جہاڑ	"	•	دین ہی ارباب صفا ہر گزنہ کسیکی دلکو رنج	گو شنہ داہن سی ولیجہا جہاڑ کب بلور کا	داغ دہلوی
چھیڑ	•	مؤنث	چھیڑ تھمتی ہی کوئی نالہ کوئی کرتا ہی	چارہ گر ناخن وحشت ہی یہ مضراب نہین	اسیر لکھنوی
			لاش پر بھی وہ چھڑ کتا ہی نمک ہنس ہنسکر	چھیڑ ابتک ہی میرے زخمونسی چلی جاتی ہی	اسیر لکھنوی
چھیڑچھاڑ	•	"	داور محشر کو بھائی میری اوسکی چھیڑ چھاڑ	چھیڑ کر پوچھا کہ کیا ہو اکیونکر ہوا	آتش لکھنوی
دھڑ	مذکر	•	پیچھی ہٹا نہ کوچۂ قاتل سی اپنا پانو	سر سے تڑپ کی چار قدم آگے دھڑ گیا	اسیر لکھنوی
رگڑ	•	مؤنث	کب گو مین خنجر کی رگڑ یاد نہ آئی	کب روح سر کوچہ جلاد نہ آئی	اسیر لکھنوی
کیچڑ	•	"	تراہی میکدہ و خمخانۂ عالم بنا ساغر	اری خاک کیچڑ بھی یہان تلچھٹ کی بنتی	ناسخ لکھنوی

لفظ	مذکر	مؤنث	مثال		
			ردیف زای معجمہ		
آغاز	مذکر	۰	وہ قلق کرتی ہوئی جو جھکی تو یاد آغازِ عشق آیا	کہ بارہا یونہی لگی تھی ہماری لمیں ایک ہو کر	داغ دہلوی
آواز	۰	مؤنث	قیامت آئی شبِ وصل میرے گھر کے پاس	رقیب نے اوسی آواز دی اذان کی طرح	داغ دہلوی
			گریبان پھاڑ کر سیرِ چمن کو مثل گل چلیے	جنون انگیز پھر آتی ہین آوازین عنادل کی	امیر لکھنوی
اعجاز	مذکر	۰	عدوی ساحر فن دیکھی اعجازِ رقم میرا	عصائے موسوی ہے حمدِ خالق مین قلم میرا	داغ دہلوی
امتیاز	″	۰	کچھ ہو رہیگا عشق و ہوس مین بھی امتیاز	آیا ہے اب مزاج ترا امتحان پر	امیر لکھنوی
انداز	″	۰	یارب انداز ستم کوئی نیا نکلا کہ آج	غش ہے وہ بیداگر خود لذت بیداد ہین	داغ دہلوی
			نہ گل ہنستی نہ غنچے مسکراتی دو نو رو دیتی	تمہین کو بلبلو آتا نہیین انداز شیونکا	امیر لکھنوی
بیاز	″	۰	جیسی بیٹی مجھی داماد کی وہم کا سہارا ہے	مثل ہے مول سی بی جان ہوتا بیاز پیارا ہے	جان لکھنوی
پرواز	۰	مؤنث	بام جانان دور کیا ہے کہتی ہے پروازِ شوق	حوصلہ عالی اگر ہو آسمان نزدیک ہے	امیر لکھنوی
پرہیز	مذکر	۰	یون شربتِ ویدار سے آمیز نہین تھا	کچھ نرگس بیمار کو پرہیز نہین تھا	مومن دہلوی
پشواز	۰	مؤنث	پشواز کنارِ حوض اوتاری	شب کی پوشاک پہنی ساری	نسیم دہلوی
تمیز	۰	″	کب اجل کو ہے بھلا پیر و جوانکی تمیز	ہر کوئی دہر سے ای پیر و جوان اُٹھتا ہے	ناسخ لکھنوی
جانماز	۰	″	فرشتے تیرے دامنکو بنائین جانماز اپنی	اگر دھو ڈالی تو داغ مئی پندار دامن سے	ذوق دہلوی
جہاز	مذکر	۰	یہی حال دنیا مین اب قوم کا ہے	بھنور مین جہاز آکی جسکا گھرا ہے	حالی دہلوی
چیز	۰	مؤنث	جان کیا دون کہ جانتا ہون مین	تمنی یہ چیز لیکی دی ہے نہین	امیر لکھنوی
حرز	مذکر	۰	چشم بد مین کا نہین اندیشہ حسن یار کو	کونسا ہے حرز جو بازو کی جوشن مین نہین	آتش لکھنوی
دہلیز	۰	مؤنث	تو بہ کبھی نہ بھول کی بھی سجدہ کیجیے	دہلیز ہو جو قبلۂ حاجات آپ کی	منیر لکھنوی
راز	مذکر	۰	جنکو اپنی نہین خبر اب تک	وہ مرے دل کا راز کیا جانین	داغ دہلوی
			آشکارا رازِ حسن کبریا کیونکر ہوا	رہگئی سب پردہ مین عالم آشنا کیونکر ہوا	امیر لکھنوی

لفظ	مذکر	مؤنث	مثال		
رمز	•	مؤنث	غمزے کی کہلواتی ہین کیا رمز تم ہی ای حسین	تہا وہ ایک بات کی تیری ہین ملتی نہین	صبا لکھنوی
روزہ	مذکر	•	جواب خط نہ لائی دو دنون آخر روزِ حشر آیا	آہی اب لڑون قاصد سی یا جھگڑون کبوتر سی	امیر لکھنوی
روز	〃	•	بوسہ روز آپ نی ٹھیرایا تو دو روز کا رزق	کیون چڑہاتی ہو تم اس عاشقِ دلسوز کا رزق	مصحفی لکھنوی
ساز	〃	•	ساز تہا مجھسے جو آہِ دل سوزان سے میر	ابر غم جنکی مرے گور پہ چہا رہتا تہا	امیر لکھنوی
ساز	〃	•	فرقتمین مغنی نے چھیڑا دلِ نالان کو	ناساز ہوا ہمکو محفل مین جو ساز آیا	بحر لکھنوی
ساز	〃	•	مرسوم تھے جسطرح کی انداز	شادی کا خوشی خوشی کیا ساز	نسیم لکھنوی
سوز	〃	•	چاہتا ہی سوزِ فرقت اوس محیطِ حسن کا	تن مین مثل خار ہاہی ہر رگِ تن خشک ہو	امیر لکھنوی
			کبھی کچہ درد رہتا ہی کبھی کچہ سوز رہتا ہی	ہماری لیے صدمہ اک نہ اک ہر روز رہتا ہی	داغ دہلوی
شبدیز	〃	•	گھوڑے نالون کی لگاتا ہون قدم اوٹھتا نہین	کیا ہی شبدیزِ شبِ فرقت بھی اڑیل ہو گیا	ناسخ لکھنوی
طرز	مختلف فیہ		آؤ میدان مین گر غیر کی الفت ہی نہین	چہپکی کیون سیکھتی ہو طرز محبت میری	داغ دہلوی
			ایک بہی شعر نہ برسون مین سنایا اچھا	ہمنے ای کیف ترا طرزِ سخن دیکھ لیا	کیف لکھنوی
عجز	مذکر	•	فکر اچھی پر ستایش ناتمام	عجز اعجازِ ستایش گر کھلا	غالب دہلوی
گریز	مختلف فیہ		عشق جب وارد ہوا کی عقل نی ویسی گریز	ایکجا دیکھا ہی کسنی شیر اور روباہ کو	ناسخ لکھنوی
			جس سے گریز تہا مجھی اب ہی اُسیکا اشتیاق	کام لیا ہی عشق نے جبر سے اختیار کا	رشک لکھنوی
گز	مذکر	•	اسقدر مجکو رہی اک سروقامت کی تلاش	پہرتی پہرتی دشت مین مین گز زمین کا ہو گیا	امیر لکھنوی
لوز	•	مؤنث	حُسن کے لوز جب نظر آئے	عشق مین بوسے نیشکر آئی	اختر لکھنوی
مغز	مذکر	•	چُپ بہی ہو بک رہا ہی کیا واعظ	مغز رندونکا کہا گیا واعظ	امیر لکھنوی
ناز	مذکر	•	اونہین سے غمزہ کرتی ہی جو تجھپر جان دیتی ہین	اجل تجکو بہی کتنا ناز معشوقانہ آتا ہی	امیر لکھنوی
			قاصد اوس شوخ کی انداز قیامت ہونگی	جسکی تصویر کو سو طرح کے ناز آتے ہین	داغ دہلوی
نماز	•	مؤنث	میری شبِ فراق نہ کعبی مین سو رہی	یارب غضب ہوا کہ نمازِ سحر گئی	داغ دہلوی

لفظ	مذکر	مؤنث	مثال		
نماز	۰	مؤنث	خیالِ زلف و عارض میں قضا کی	نماز صبح و شام اک جا ادا کی	امیر لکھنوی
نوروز	مذکر	۰	خوشی ہے عید ہی غیا میں جلسے ہیں باغوں میں	وہاں تو رات دن نوروز ہی نوروز رہتا ہے	داغ دہلوی
نیاز	۰	مؤنث	اے داغ قتل ہو کے ملا رتبہ شہید	ہوتی ہے اب نیاز وہاں میرے نام کی	داغ دہلوی
نیاز	مذکر	۰	نہوگا حسن کا مجھسا ہی عاشق کوئی دنیا میں	نیاز اوس سے کیا پیدا نظر جو ناز میں آیا	عرش لکھنوی
ردیف سین مہملہ					
آس	۰	مؤنث	قاتل اک ور ہاتھ لگائی خدا کرے	ہر دم یہ آس ہے تہ خنجر لگی ہوئی	امیر لکھنوی
افسوس	مذکر	۰	ناتوان دیکھکر افسوس نہ آیا مجھپر	وہ خفا ہیں کہ اوٹھائی ہے نزاکت میری	داغ دہلوی
التباس	مذکر	۰	جفا شعار یہ ہے ای فلک وعہد شکن	کہ جور کا ہے عنایت پر التباس مجھے	رشک لکھنوی
التماس	مختلف فیہ		صنم پرست ملیں یا خدا شناس مجھے	دعای وصل کی رہتی ہے التماس مجھے	رشک لکھنوی
			فلک رس ہو غوغا مناجات کا	کروں التماس اپنی حاجات کا	مومن دہلوی
اُنس	مذکر	۰	اُنس کچھ آج نیا تجکو نہیں ہے مجھسے	کہا چکا چوٹ مرے حسن کی تو روز ازل	امیر لکھنوی
اُوس	۰	مؤنث	لہرالہرا کی اوس چاٹی	بن میں کالوں نے رات کاٹی	نسیم لکھنوی
بس	مذکر	۰	آئینے میں عکس سے اپنی وہ لڑجاتی مگر	بس نہیں چلتا کہ خود ماہر مقابل گھر میں ہے	داغ دہلوی
بکواس	۰	مؤنث	میں یہ کہتا ہی تہا جو دل نی مرے مجھسے کہا	توبہ کر تو یہ نکرا اتنی زیادہ بکواس	ذوق دہلوی
بھیس	″	۰	غیر کی روپ میں بہیجا ہی جلانیکو مری	نامہ بر اونکا نیا بھیس بدلکر آیا	داغ دہلوی
			طلسم تازہ ہے تیرا سایۂ دیوار رہتا ہی	بدلتا ہی پری کا بھیس جو دیوانہ آتا ہی	امیر لکھنوی
پاس	″	۰	سبکو پاس اپنو نکا ہوتا ہی نہ ہی عفو کا حکم	بیگنا ہونسی صف آگی ہو گنہگاروں کی	امیر لکھنوی
			یار کا پاس نزاکت دل ناشاد رہے	نالہ رکتا ہوا تہمتی ہوئی فریاد رہی	داغ دہلوی
پاس	″	۰	گہٹتا تمہار وزبہی تو ہزار آفتوں کی ساتھ	ہر پاس اوسکا ہمسر روز شمار تہا	آتش
پھانس	۰	مؤنث	بیطرح کبھی چبھیں ای داغ پلک اوسکی	یہ پھانس کوئی دل سے نہ دوان نکلتی ہے	داغ دہلوی

لفظ	مذکر	مونث	مثال	
پھانس	۰	مونث	بھولی سی پھانس نکالی نہ ہمارے دلکی	ایک تنکی کی بھی شرمندہ تمہارے نہوئے
پیاس	۰	"	نہین حاجت رہا ہم جنس جنسونکی دنیا مین	یتیمونکی بجھی ہی پیاس کسدن آب گوہر سی
ٹیس	۰	"	ٹیسین گئین نہ دلکی دوا ہار بار لگی	کوسا تھا کسنی کسکی اسی یہ دعا لگی
جرس	مذکر	۰	پس محانۂ لیلی یہ کہتا ہی جرس دلکا	ہمارا پردۂ غفلت پس پردہ ہی محمل کا
جنس	۰	مونث	ملتی نہین ہی جنس دو عالم بہ نقد وصل	قیمت یہ ہی تو مول خریدار لیجئے
حس	۰	"	فرصت نہین ہم لینی کی کہ طفل کی غم سی	معدوم کھلونیکی طرح حس ہی اپنی ہمسی
خس	مذکر	۰	بچتا شرار آتش گل سی نہ ایک خس	پر ابر آشیانۂ بلبل بھگو گیا
درس	"	۰	عبد اللہ نی اوسکو دیا ہی علم باطن کا	لیا ہو جس نے ظاہر مین درس اک حسن ابجد کا
دسترس	مختلف فیہ		پایا جو دسترس تو بڑا رنگ لائیگا	دزد حنا کی ہاتہ سے ردست توڑ لی
			لب تک اوسکی جو ہوئی دسترس جام شراب	بنگیا خال لب اوسکا مگس جام شراب
راس	۰	مونث	کنیا تھی غرض کہ راس اوسکی	پوری نہوئی وہ آس اوسکی
سانس	مختلف فیہ		جا کر مسیح اور مریضونکو دین شفا	اپنی تو سانس قُم کی صدا سی اکھڑ گئی
			دیکھ لینے کو تری سانس لگا رکھا ہی	ورنہ بیمار غم ہجر مین کیا رکھا ہی
طاؤس	مذکر	۰	تقلید بن پڑی نہ تمہارے خرام کی	طاؤس لڑکھڑا کی گلستان مین رہ گیا
عرس	"	۰	کبھی تو فاتحہ دلواتی پھول پر احباب	کبھی تو عرس ہمارا بہار مین ہوتا
عکس	"	۰	نہ دیکھو دیکھو تم آئینہ کو کہ مجکو رہتا ہی ہول ہر دم	کہین نہ جم جائی عکس اسکا رخ مصفا پہ زنگ ہو کر
			آئینہ مین جو اوسکی رخ و چشم کا ہی عکس	نرگس ہی یاسمین کی برابر لگی ہوئی
فانوس	۰	مونث	فانوسین مگر شیشۂ گردونکی بنی ہین	روشن ہی مہ و مہر کی طلعت کی برابر
فردوس	مذکر	۰	داغ قیامت مین یہ مژدہ سنی	جا تجھی فردوس عطا ہو گیا
فرس	"	۰	فرق آتا ہی نہین روح روانکی جانمین	یہ فرس محتاج ہی کسدم ہلا نہین کا

منیر لکھنوی
امیر لکھنوی
رند لکھنوی
ناسخ لکھنوی
امیر لکھنوی
ناسخ لکھنوی
امیر لکھنوی
ناسخ لکھنوی
رشک لکھنوی
ذوق دہلوی
نسیم لکھنوی
امیر لکھنوی
داغ دہلوی
صبا لکھنوی
ہجر لکھنوی
داغ دہلوی
امیر لکھنوی
منیر لکھنوی
داغ دہلوی
[illegible] لکھنوی

لفظ	مذکر	مؤنث	مثال		
قرطاس	مذکر	۰	قرطاس فلک جو مجکو ملتا	لکھتا پئی حبیب یار تعویذ	امیر لکھنوی
قفس	”	۰	بلبل کا قفس چہانکی کبھی پہولونسی صیاد	اس چرخ پہ بھی چاہیی پہولی شفقِ گل	امیر لکھنوی
قیس	مذکر	۰	نہ یہان جیب خجالت سی کبہی سر نکلا	قیس دیوانہ تہا جامی سی جو باہر نکلا	داغ دہلوی
کوس	”	۰	جائی قیام منزلِ ہستی نہ تھی امیر	اوتری تہی ہم سرا ہین کہ کوس سفر بجا	امیر لکھنوی
گلاس	مذکر	۰	تصورِ دلِ پرخون کی ساتہ اے ساقی	ترے شراب کا یاد آگیا گلاس مجھی	بحر لکھنوی
لباس	”	۰	کہدو قریب آئی سواری بہار کی	پہنی نیا اوتارے پرانا چمن لباس	امیر لکھنوی
مجلس	۰	مؤنث	یہانتک مجکو ہنگامِ خوشی ہی آرزو غم کی	اوٹہار کہتا ہون روزِ عید پر مجلس محرم کی	امیر لکھنوی
			پونہچی ہین جب اوسکی بزم مین ہم	مجلس ہی تمام ہوگئی تھی	داغ دہلوی
مساس	مذکر	۰	رہگیا جب مسوس کر دل کو	کب میسر مجھے مساس ہوا	ناسخ لکھنوی
ناقوس	”	۰	دوزخ مین ڈالی جائینگی جب وہ بت پرست	ناقوس غل مچائیگا ہل من مزید کا	امیر لکھنوی
نرگس	۰	مؤنث	آئینہ مین جو اوسکی رخ و چشم کا ہی عکس	نرگس ہی یاسمین کی برابر لگی ہوئی	امیر لکھنوی
			کسیکی نرگسِ مخمور کچہ کہدی اشارہ مین	مزہ ہی یا تدن چلتی رہی پرہیزگارونمین	داغ دہلوی
نفس	مذکر	۰	ہو جب نفس تابع مطلب دل ہوگیا حاصل	گلوی اژدہا ہمکو جو ہاتہ آیا عصا سمجھی	امیر لکھنوی
ہراس	۰	مؤنث	بنادیا غمِ فرقت نی سنگدل ایسا	کہ موت سی نہین آتی کبھی ہراس مجھے	داغ دہلوی
ہوس	۰	”	کبھی کی ہی ہوس کبھی کوئی تبانکی ہی	مجکو خبر نہین مری مٹی کہانکی ہی	داغ دہلوی
			مال سی اور ہوس مالکی بڑھجاتی ہی	سائلِ قطرہ ہوئی سیپ جو دریا پایا	بحر لکھنوی
ہونس	۰	”	یہ ہونس وصل کو اکبار کہا گئی	بیماریِ فراق نے مجھے یہ دکھا گئی	ظفر دہلوی
پاس	۰	”	میہمان سی کبھی خالی نرہا گھر میرا	یاس رخصت جو ہوئی دلسی تو حسرت آئی	امیر لکھنوی
			سنبھال کر کوئی لیجائی اوسکی پاس مجھی	بٹھائی دیتی ہی اک اک قدم پہ یاس مجھی	داغ دہلوی

ردیف شین معجمہ

لفظ	مذکر	مونث	مثال		
آتش	۰	مونث	قبر مین بہی نہ بجہی آتشِ غم وائی نصیب	ہم جہان دفن ہین وان نہ زمین آب بنی	داغ دہلوی
			ہی سحر عشق کہ جلتی نہین پر بلبل	لگی ہی آتشِ گل باغ مین جدہر دیکہو	امیر لکھنوی
آرایش	۰	″	تصورِ خال کا آیا تو رونق بڑہ گئی دل کی	نگاہِ قیس مین لیلیٰ سی آرایش ہی محمل کی	امیر لکھنوی
			خانۂ غیر کی آرایش و زیبایش کیا	سوچ لیجے کہین دوزخ بہی ارم ہوتا ہی	داغ دہلوی
آغوش	مختلف فیہ		آغوشِ گور ہوگئی آخر لہولہان	آسمان نہین ہی آپکی بسمل کو تہامنا	مومن دہلوی
			ہین وہ محرم محبت ہون لڑکپن مین ہی	وا کسی نی نہ مرے واسطے آغوش کیا	امیر لکھنوی
آفرینش	۰	مونث	نخلِ مراد ہوکہ دیا آہ گرم سے	آیندہ آفرینشِ برگ و ثمر گئے	داغ دہلوی
بارش	۰	″	کوئی جانان تک رسائی کیون ہو اپنی مجال	اشک کی بارش جدا بارش جدا ابر کی	[illegible] لکھنوی
برش	۰	″	چشمِ قاتل کو کہ سنگِ فسان ہی سرمہ	اور بہی برشِ شمشیرِ نظر بڑہتی ہی	داغ دہلوی
بناگوش	۰	″	دیکہتا ہون حسن کا عالم [illegible] کی ساتہ	مجہکو بہاتی ہی بناگوشِ صنم گوہر کی ساتہ	رشک لکھنوی
بندش	۰	″	[illegible]	چست مضمون کی بندش ہو کمر کی صورت	امیر لکھنوی
بودوباش	۰	مونث	آباد اجڑا لکہنؤ چندون ہی اب ہوا	مشکل ہی اس خرابہ مین آدم کی بودوباش	میر دہلوی
پرخاش	۰	″	بیقصور ونسی رہا کرتی ہی پرخاش تمہین	ناصحو ہمکو برا کہتی ہو شاباش تمہین	[illegible] لکھنوی
پرسش	۰	″	آیا تہا سوچ حشر مین تفریح کے لیے	ہان تو شروع پرسشِ اعمال ہو گئی	امیر لکھنوی
تراش	۰	″	پاؤن تو چومتا رہون بت صنم تراش	سب سی علیحدہ ہی تری اے صنم تراش	[illegible] لکھنوی
ترکش	مذکر	۰	تیرے مژگان کی تصور نے دلِ بیتاب مین	ایک ترکش رکہدیا اک گنجِ نشتر رکہدیا	داغ دہلوی
تشویش	۰	مونث	جور رقیب ظلمِ فلک کا نہین خیال	تشویش ایک خاطرِ نامہربان کی ہی	داغ دہلوی
تلاش	۰	″	کچہ تازگی ہو لذتِ آزار کے لیے	ہر دم مجہے تلاش نئے آسمان کی ہی	داغ دہلوی
			صحرا مین جب ہوئی مجہی خوشبو کی تلاش	کوسون مین آہوانِ ختن سے نکل گیا	امیر لکھنوی
جنبش	۰	″	گو چپ ہے پر جنبشِ لب کہ رہی ہی صاف	قاصد کی منہ مین پہرتی ہی شوخی جواب کی	داغ دہلوی

لفظ	مذکر	مؤنث	مثال		
جوش	مذکر	۰	تفتہ جان ہوں میں ذبح کرائی قاتل دیکھ	جوش آب دم خنجر میں چلی آتی ہیں	داغ دہلوی
			اللہ ری جوش شرم معاصی کا بعد مرگ	چادر مری مزار کی چادر ہی آب کی	امیر لکھنوی
خفاش	″	۰	یاد میں تیرے رقیب روسیہ جاگا تو کیا	مرتبہ عالی منہ خفاش شب بیدار کا	مرتعش لکھنوی
خلش	مختلف فیہ		قیامت ہے خلش آفت کی کاوش قہر کی سوزش	مرے دل میں تمہاری حسرتیں ہیں یا کانٹا ہی چبھتا ہیں	داغ دہلوی
			بھولتی آنکھیں نہیں اک دم تجھی اے شہسوار	یاد تیری دلمیں رکھتی ہے خلش مہمیز کا	امیر لکھنوی
خواہش	۰	مؤنث	خواہش بجای نشہ مئے سوز دل کی ہی	ساقی شراب دی مجھی اشک کباب کی	مرتعش لکھنوی
رخش	مذکر	۰	پیدا ہو جس سے رخش کسی شہسوار کا	آنکھوں کو انتظار رہا اوس غبار کا	امیر لکھنوی
روش	۰	مؤنث	وقت خرام ناز دکھا دو جدا جدا	یہ چال حشر کی یہ روش آسمان کی ہی	داغ دہلوی
ریش	۰	″	یہ عمر ہمنی بسر سب شراب میں کی ہے	سپید ریش نہیں آفتاب میں کی ہی	ظفر دہلوی
زیبایش	۰	″	خانۂ غیر کی آرایش و زیبایش کیا	سوچ لیجے کہیں دوزخ بہی ارم ہوتا ہی	داغ دہلوی
سوزش	۰	″	قیامت ہی خلش آفت کی کاوش قہر کی سوزش	مرے دلمیں تمہاری حسرتیں ہیں یا کانٹا ہی چبھتا ہیں	داغ دہلوی
			نہ جائیگی کبھی تا زیست اپنی سوزش دل	کہ شیر زندہ ہی جبتک بخار باقی ہی	امیر لکھنوی
عرش	مذکر	۰	اے جنون ہاں خدا کو نہ کر دی کہیں بے سر	عرش ہلجائیگا میں نے جو ہلائی زنجیر	امیر لکھنوی
			پاس ادب سے رہگئی فریاد کچہ ادہر	میں کیا کہوں کہ عرش بریں کتنی دور تہا	داغ دہلوی
عیش	″	۰	نہ ملی مجکو مرے حال پہ رونیوالے	عیش کیسا کہ یہاں غم کا بھی سامان نہیں	داغ دہلوی
			بیغم ہی عیش کب چمن روزگار میں	کھٹکے ہیں کوچۂ رگِ گل میں بھی خار کی	امیر لکھنوی
غش	″	۰	خیال دخت رز میں آ گیا ہی مجکو غش ساقی	کھلیں آنکھیں اگر پاؤں ہوا دامان مریم کی	امیر لکھنوی
			چشم مست سی پھر ہمکو نہ دیکھو دیکھو	غش یہاں ایک ہی ساغر میں چلا آتا ہیں	داغ دہلوی
فرش	″	۰	اشک خوں آنکھ سی جلتی ہوئی اتنی ٹپکے	کہ جہاں میں ہوں وہاں فرش ہو انگارونکا	داغ دہلوی
			صفای دل کا رہی کچہ نشان بعد مرگ	ہماری روضی میں ہو فرش سنگ مرمر کا	امیر لکھنوی

لفظ	مذکر	مونث	مثال		
قاش	۔	مونث	نہ پہلا نخل محبت مجھی ای قند لبو	کب پسند آئی مری دل کی کوئی قاش تمہین	رشک لکھنوی
قلمتراش	۔	"	میری نئی تراش رہی ہر سر قلم	کرتی ہی یا نہ صاف تمہاری قلمتراش	رشک لکھنوی
کاوش	۔	"	تھیا متا کی خلش فرقت کی کاوش تمرکی سوزش	مری لمین حی ہی حسرت ہی یا کانٹا ہی چھپا ہین	داغ دہلوی
کاہش	۔	"	غیر کو اوس بزم مین توقیر پھر پیدا ہوئی	دلکو میری کاہش ای تقدیر پھر پیدا ہوئی	داغ دہلوی
کشش	۔	"	دیکھ تو قاتل مری شوق شہادت کی کشش	گم ہوئی تھی جو تری شمشیر پھر پیدا ہوئی	داغ دہلوی
			سفر مین مجھسی کہتی ہی کشش حرم مرے دلکی	کہ وہ بھی پوچھتی آتی ہی ہو نگی راہ منزل کی	امیر لکھنوی
کشمکش	۔	"	جاتی ہی کشمکش کوئی اندوہ و درد کی	دل بھی اگر گیا تو وہی دلکا درد تھا	غالب دہلوی
گردش	۔	"	بادہ خوارونکی طرح بیخود پڑا رہتا ہون مین	گردش ساغر ہوئی گردش مرے ایام کی	ناسخ لکھنوی
گوش	مذکر	۔	آہ عاشق کا نہین اوسکی نہین کرتی اثر	گوش گل فریادی بلبل کی گہر ہوز لگا	منیر لکھنوی
لاش	۔	مونث	داغ کی لاش سر راہگذر ہی پامال	مرتبہ خوب تمہاری شہدا نی پائی	داغ دہلوی
			خوش خوش سمند ناز کو دوڑا رہی ہین وہ	کیا غم کسیکی لاش جو پامال ہوگئی	امیر لکھنوی
لغزش	۔	"	نگہ مست تری گر ہی پڑی لیپ مری	لغزش پا نہ سنبھالی گئی مستانہ سے	داغ دہلوی
معاش	۔	"	دلکی معاش غم اسی غم کی تلاش ہے	ڈرتا ہون دلسی مین کہ بڑا بدمعاش ہے	ذوق دہلوی
منقش	مذکر	۔	آنچلو نسی کہو منقش کہان جھڑتا ہی	کب وو پٹی پہ مری طرح گرا پڑتا ہی	مومن دہلوی
نالش	۔	مونث	دعوی مدعی جو کچہ نچلا	میرے نالون نے اوس سے نالش کی	رشک لکھنوی
نقش	مذکر	۔	بانکپن کرتی ہین فتنونسی لگا ہین تیرے	چال محشر سی تری نقش قدم کرتی ہین	داغ دہلوی
			خیال نیستی یہ ہر قدم تھا دشت ہستی مین	مٹا جو نقش پا مجکو بتا دی راہ منزل کی	امیر لکھنوی
نمایش	۔	مونث	تھی اگر برق تجلی کو نمایش منظور	بنگی شوخی تری چتونمین پڑا رہنا تھا	امیر لکھنوی
نیش	مذکر	۔	ترک لذت کر دلا پوچھی نہ تا تجکو گزند	نوش تو سمجھی ہی پہلی نیش ہی زنبور کا	ناسخ لکھنوی
ہوش	"	۔	تہ شمشیر قاتل کی طرف حسرتسی تکتا ہون	وہ بسمل ہون خبر سر کی نہ مجکو ہوش گردن کا	امیر لکھنوی

لفظ	مذکر	مؤنث	مثال		شاعر
ہوش	مذکر	•	ہم اس غفلت کے صدقے کوئی دم جیتے ہین جسمے	کہ جسدم ہوش آتا ہی تو بہروں فکر کرتی ہین	داغ دہلوی
			ردیف صاد مہملہ		
اخلاص	"	•	جس لطف و کرم پر مجھے امید بندھی تھی	اخلاص وہ غیروں سے بھی ایسا نہین کرتی	داغ دہلوی
تخصیص	•	مؤنث	زمانہ مین ہین ایسی قومین بہت سی	نہین جنمین تخصیص فرماندہی کی	حالی دہلوی
حرص	•	"	دلکو ہی زلف سیہ فام کی حرص	ورنہ کس مرغ کو ہی دام کی حرص	امیر لکھنوی
غواص	مذکر	•	ٹھہرتی ہی نہین ہی آنچ پر سوز محبت کے	رکھی ہین اس نے مانا نہین غواص حباب اپنا	ظفر دہلوی
رقص	"	•	موسم گل کی ہوا پلو اکی می کہتی ہی مست	رقص وکھلا دیتا ہی ابر کرم طاؤس کا	آتش لکھنوی
قرص	"	•	سر وہ ہو جلوہ جو دیکھی عارض پر نور کا	مہتاب ان قرص بنجائی وہین کافور کا	[illegible] لکھنوی
نقص	"	•	سیکڑوں آہین کرون پر خلل کیا آوازکا	تیر جو آواز دی ہی نقص تیر انداز کا	ناسخ لکھنوی
			ردیف ضاد معجمہ		
بیاض	•	مؤنث	ہوئی ہین ہم جو حسن ایسے کے علم لہو و طاق نسیان	بیاض اپنی بیاض گردن کتاب اپنی کتابِ عارض	امیر لکھنوی
بغض	مذکر	•	نامہ کا میرے بیسروپا لکھدیا جواب	نے مہر کی نہ بغض مرے یار نے کیا	امیر لکھنوی
حوض	"	•	کل چھڑالینگے یہ زاہد آج تو ساقی کی ہاتہ	رہن اک چلو پہ ہمنی حوض کوثر رکھدیا	داغ دہلوی
			صیاد نی تسلی بلبل کے واسطی	صحن چمن مین حوض بھرا ہی گلاب کا	آتش لکھنوی
ریاض	"	•	جبتک ہی راست قامت شمشاد ای خدا	پھولی ریاض حسن مری سرو ناز کا	امیر لکھنوی
عارض	"	•	حسین کوئی کہان ہی ایسا کہ ہون مناسب تمام اعضا	اوسیکا گیسو جواب سنبل اوسیکا عارض جواب لالہ	امیر لکھنوی
عرض	•	مؤنث	اور کی عرض کیا ای عشوہ گر غمزہ فروش	رحم کر رحم بس آ گئی دل مضطر کو نہ چھیل	امیر لکھنوی
			یہ ہی داغ کی عرض یا مصطفےٰ	نہ محروم ہوں مین شفاعت کی دن	داغ دہلوی
عوض	مذکر	•	رعشہ پیری مین ہی اوس جوش جوانی کا عوض	اپنی ہستی کا خمیازہ نہ کیونکر کیجے	آتش لکھنوی
غرض	•	مؤنث	اوسکی جلوہ کو غرض کون و مکانسی کیا تھی	داد لینے کے لیے حسن خداداد آیا	داغ دہلوی

لفظ	مذکر	مؤنث	مثال		
قرض	مذکر	•	گناہگار ہین محراب تیغ کی ساجد	جھکا یا سر تو ادا قرض ہیچگا نہ ہوا	آتش لکھنوی
فیض	″	•	عام ہی فیض تری حفظ کا عالم مین	دامن آباد ہی اب شہر کی صورت جنگل	امیر لکھنوی
قرض	″	•	ہم قرض پہ نقد دل ہیں دیتی ہین مومن	جسنے نہ کبھی آج تلک لیکی دیا قرض	مومن دہلوی
مرض	″	•	ظاہر آزار کچھ غرض نرہا	لاغری کے سوا مرض نرہا	مومن دہلوی
مقراض	•	مؤنث	جوانامہ لکھکر طرفہ شوخی کی امید اوسنے	کہ مقراض اوسپہ کی ظالم نی منقار کبوتر سے	امیر لکھنوی
نبض	•	″	اب میری عوض اوسی سنبھالو	ملتی نہین نبض چارہ گر کی	داغ دہلوی
			نبض دیکھی تو حرارت سی جلی دست مسیح	تیرے بیمار محبت کا مداوا کیسا	امیر لکھنوی
			ردیف طای مہملہ		
احتیاط	•	″	دامن بچا کے چلتی ہو میرے غبار سے	کیا احتیاط آپ کو اللہ ہوگئی	امیر لکھنوی
بساط	•	″	انسان کا دل تلاطم الفت صدا آفرین	دیکھو بساط کیا ہی غریب اک حباب کی	امیر لکھنوی
بط	•	″	وہ بدنصیب ہون کبھی جاؤن جو میکدے مین	اوڑجاے میکدہ سی ہر اک بط شراب کی	امیر لکھنوی
خط	مذکر	•	آگئی اک نامہ دلدار دیا	خط مشکین رقم یار دیا	مومن دہلوی
خط	″	•	سجدہ کیی یہ مین نے کہ خط جبین مٹا	ایسی ہوئی خوشی مجھے خط کی جواب کی	امیر لکھنوی
			سجدے کر نیسے مٹا خط جبین اونکی اہ	ہم کہی دیتے ہین قسمت مین تحریر نہین	داغ دہلوی
خط	″	•	ای سبزہ رنگ خط بھی بنا تہو بوسہ کے	بیگانہ تہا جو سبزہ چمن سے نکل گیا	امیر لکھنوی
خلط	″	•	یہ دل ہی جبسی تمہارے خیال سی واقف	کہ چار خلط تھے اعتدال سی واقف	آتش لکھنوی
ربط	″	•	خوب گاڑہی یونہی آتا ہی بہار دلکو ربط	رنگ مین یہ رنگ ہوگا بو مین بو ہو جائیگا	امیر لکھنوی
شرط	•	مؤنث	غمسے بقای دل ہی تو دلسی بقای غم	دونون طرفسی شرط برابر لگی ہوئی	امیر لکھنوی
			محشر مین توبہ توڑ کی جنت مین جاوینگا	زاہدسی مجھسے شرط ہوئی ہی ثواب کی	داغ دہلوی
شط	مذکر	•	گڑین شہید تری کس شط زمین کے تلی	جب اونکی خون کا بہتا ہو شط زمین کے تلے	مصحفی دہلوی

لفظ	مذکر	مؤنث	مثال		شاعر
صراط	۰	مؤنث	رکہنا سمجہ سمجہ کے قدم جا ہی یہان	دنیا نہین صراط ہی یوم الورود کی	امیر لکھنوی
ضبط	مذکر	۰	زیر خنجر بہی ضبط عشق رہا	دم نہ اوس بیگناہ نے مارا	داغ دہلوی
قحط	”	۰	یہ میکدہ ہین ہی شیشونکا قحط ای ساقی	ابہی تو شیخ کا سنگ مزار باقی ہی	داغ دہلوی
			چلنا ہماری ساتہ ذرا ای شب فراق	دوزخ مین قحط ہو نہ عذاب شدید کا	امیر لکھنوی
قط	”	۰	اسقدر لکہی مری تقدیر کی برگشتگی	گہسکے اولٹا ہوگیا قط خامۂ تقدیر کا	امیر لکھنوی
			ردیف خای معجمہ		
حظ	”	۰	حظ اوٹہاؤ ذرا جوانی کی	کچہ مزے دیکہو زندگانی کے	مومن دہلوی
لحاظ	”	۰	واعظ کا تہا لحاظ تو فصل خزان تلک	لو آگئی بہار مین تو پہ شکن ہوا	امیر لکھنوی
لفظ	مختلف فیہ		ہی طلب سے اسقدر نفرت کہ ہی تنہا خیال	آ نہ جائی لفظ لب پر باب استفعال کا	ناسخ لکھنوی
			وصل کی رات بنا یا مہ شوق گیسو	شامل لفظین ہین سفیدی ہی سحر کا غذکی	رشک لکھنوی
			ردیف عین مہملہ		
اطلاع	۰	مؤنث	جا نکاہ عاشقونکو ہی یون ہجر کی خبر	جسطرح ہو خزان کی عنادل کو اطلاع	داغ دہلوی
انتزاع	مذکر	۰	دل لیچلا بلا مین مجہے گہر سے کہینچکر	سینے سے اب ضرور ہوا انتزاع دل	رشک لکھنوی
تتبع	”	۰	کب ہماری فکر سی تہا ہی سودا کا جواب	ہان تتبع کرتے ہین ناسخ ہم اوس استاد کا	ناسخ لکھنوی
تواضع	۰	مؤنث	ہی تو یون زندان یہ ہمانکی تواضع ختم ہے	حلقہ حلقہ پاؤن پڑتا ہی مری زنجیر کا	داغ دہلوی
توقع	۰	مؤنث	وہان جہوٹے وعدے پہ لب ہل گیا	توقع یہان کس قدر رہ گئی	داغ دہلوی
			نہ پہولنے کی توقع یہان نہ پہلنے کی	نہال خشک ہون کیا مجکو باغبان سی غرض	امیر لکھنوی
ورع	مذکر	۰	تن پرور ونکی تیغ زبان سی نہ تہی پناہ	گو پہنی تہی وہ درع نقوش حصیر کا	ناسخ لکھنوی
رجوع	مختلف فیہ		ایسا طبیب کون ہی ای گل کہ بار ہا	تجہسے رجوع نرگس بیمار نے کیا	رشک لکھنوی
			دل اوس صنم سی وہم نزع پہر گیا ای برق	رجوع اور سی کی جب مرض کو طول ہوا	بحر لکھنوی

لفظ	مذکر	مؤنث	مثال	
شعاع	مذکر	•	ہجر میں ہر شعاع شمس سے مجھے	ہو گیا ہی خدنگ سونے کا
شمع	•	مؤنث	جلونگا حشر تک ای داغ میں سوزِ محبت سے	نہ بگلی ساتھ تا روزِ جزا شمع حرم میرا
طالع	مذکر	•	ہوئیں پرنور آنکھیں جلوۂ رخسار دلبر سے	ہما، اطالع خوابیدہ چونکا شور محشر سے
			تصور میں کسیکے داغ نیند آتی نہیں مجکو	عجب بیدار اپنا طالع فیروز رہتا ہی
طبع	•	مؤنث	مرا کیا منہ جو تیری مدح پوری ہو سکے مجسے	کہ تیرا وصف بیحد اور میری طبع ہی عاری
			سونگھی جو بوئی لف بڑھا اپنا درد دل	طبع مریض اور دوا سے بگڑ گئے
طمع	•	″	انجام کو نہ سوچ جو دنیا کی ہو طمع	ہاتھ آئی مال بد جو گرا دین مآل کی
فرع	•	″	ہم رنگ اصل فرع نہو گی کسی طرح	گل ہو ہزار سرخ نہو گا گلاب سرخ
متاع	مختلف فیہ		یہ فوجِ غم آکر گری اک دم میں ساری لٹ گئے	جتنی متاع صبر تھی مجھ خستہ جاں کی دل کی پاس
			کی گھر ریزی ہماری آبلوں نی ٹوٹکر	تھا متاع عمر جو وقف بیابان ہو گیا
مجمع	مذکر	•	رات دن کعبۂ دل میں ہی بتوں کا مجمع	کیا کیا ہو گئی اللہ کی گھر کی صورت
			اونکی گھر میں مجمع اغیار تھا	ہم یہ سمجھے تھے کہ ہی میدان صاف
مرقع	″	•	ہستی نقاش قدرت صاف ظاہر ہو گئی	موسم گل میں مرقع دیکھکر گلزار کا
مزرع	•	مؤنث	آبیاری ابر رحمت نی نہ کی اسکی برس	مزرع امید اپنی خشک بے پانی ہوئی
مصرع	مذکر	•	کیا ہی موزون ہی طبیعت عشق قد میں بعد مرگ	سرو بنکر قبر سے نکلا ہی مصرع آہ کا
مطلع	″	•	مستعد ہو کی لکھا مطلع روشن ایسا	جس سے خورشید کی مطلع میں بھی آجا ہی خلل
مطلع	″	•	تری رخسار تابندہ کی مضمونکا جو مطلع ہی	بعینہٖ آفتاب صبح محشر کا وہ مطلع ہی
موقع	″	•	تھا برا موقع مگر اچھا رہا پاسِ ادب	آج کنکر پاؤں پر قاتل کی میرا سر گرا
			جاگو نہیں یہ خوف کا موقع مسافرو	نقارہ تک بھی کوچ کا وقتِ سحر بجا
نزاع	•	مؤنث	ایک مسجد ایک سجدہ ایک مسجود ایک خلق	کیوں نزاعیں تم میں ہی گبر مسلمان پڑ گئیں

ناسخ لکھنوی
داغ دہلوی
امیر لکھنوی
داغ دہلوی
داغ دہلوی
امیر لکھنوی
امیر لکھنوی
امیر لکھنوی
امیر لکھنوی
تسلیم دہلوی
امیر لکھنوی
داغ دہلوی
امیر لکھنوی
تسلیم لکھنوی
امیر لکھنوی
امیر لکھنوی
ناسخ لکھنوی
داغ دہلوی
امیر لکھنوی
امیر لکھنوی

لفظ	مذکر	مونث	مثال		
وضع	•	مونث	ہی تری ابروِ خمیدہ پر	وضع شمشیر کی کہی جاتی	ظفر دہلوی
وضع	•	″	کریگی دیکھیے کس کس کو سیدھا	یہ ٹیڑھی وضع تیری بانکی بانکی	رند لکھنوی
			ردیف غین معجمہ		
آروغ	مذکر	•	کل ایک حریص نے تخفیفِ وقت پر خواری	عجیب کیا ظفر آروغ پہ آروغ کیا	ظفر دہلوی
اجاغ	″	•	تپِ غم کی اثر سے گرم ہوجاتا ہی یاں آتش	جو مفلس ہین بناتی ہین اجاغ اکثر رگِ گل کا	ناسخ لکھنوی
ایاغ	″	•	دل پرخون اگر ہے جامِ طلسم	کبھی خالی نہ یہ ایاغ ہوا	داغ دہلوی
			می سی روشن رہے ایاغ اپنا	ساقیا گل نہو چراغ اپنا	ناسخ لکھنوی
باغ	″	•	کہیں سودائیانِ عشق کو تفریح ہوتی ہی	بہت چھانا ہوا ہی باغ فردوس و ارم میرا	داغ دہلوی
			اک شگوفہ تھا اوسی باغ کا باغِ عشرت	ایک غنچہ اوسی گلزار کا گلزارِ ارم	امیر لکھنوی
تیغ	•	مونث	چلتی ہی مثلِ موج جو وہ تیغِ آبدار	کھچتی ہی اور تیز ہوئی بو گلاب کی	امیر لکھنوی
			شاباش داغ تجکو کیا تیغ عشق کھائی	جی کرتی ہین جو ہی جو مردانی آدمی ہین	داغ دہلوی
چراغ	مذکر	•	تاریکیِ لحد سے نہیں دلجلی کو خوف	روشن رہیگا تابہ قیامت چراغ داغ	داغ دہلوی
			سیاہ کار وہ ہون حشر مین حساب مرا	جو وقت صبح سی ہوتا چراغ جلجاتی	امیر لکھنوی
داغ	″	•	ہماری دل سی مٹیگا نہ داغ شوق سجود	جبین رہی نہ رہی آستان رہی نہ رہی	امیر لکھنوی
			رہا نہ دامنِ یوسف مین داغ عصیاں کا	اگرچہ خون کے دہبے تو پیرہن مین ہی	داغ دہلوی
دماغ	″	•	ایسی کیا بو سما گئی مستکو	ہمسے جو اسقدر دماغ ہوا	داغ دہلوی
دماغ	″	•	جنون نی اپنی گھر کو بھی چھوڑا اے جنون دیکھو	تپش سی داغ سودا کی دماغ اپنا پگھلتا ہی	داغ دہلوی
راغ	مذکر	•	اے جنون تیرے واسطے سب ہین	باغ کسکا ہے راغ کسکا ہی	صبا لکھنوی
زاغ	″	•	کرے جو خال صنم سے ہماری ہمچشمی	تو بن ہی جای مقرر وہ زاغ تیتر کا	ظفر دہلوی
سراغ	″	•	ہرگز عدو سے آپکی دل مین چھپا نہو	میرے جگر مین اب نہین ملتا سراغ داغ	داغ دہلوی

لفظ	مذکر	مؤنث	مثال		
سراغ	مذکر	•	کیونکر ملی سراغ مرے جسم زار کا	پیرون مین تار پیرہنِ تار تار کی	امیر لکھنوی
سیمرغ	〃	•	ڈرتی ہین تری ناوکِ مژگانسی طائر	سیمرغ تلک قاف سے باہر نہین آتا	امیر لکھنوی
طلوع	〃	•	شکوۂ عشق مین کام آئی دونون نالہ و آہ	کیا علم اوسے ہمنی تو اوسکو طلوع کیا	ظفر دہلوی
فراغ	〃	•	عمر جاوید تو خضر کو ملے	عیش جاوید سے فراغ ہوا	داغ دہلوی
			مثلِ نفس نہ آمد و شد سی ملا فراغ	جب تک رہی حیات رہی اضطراب مین	امیر لکھنوی
فروغ	〃	•	دہوپ مین چلکی دکہایا ہی بنا تمنے فروغ	آفتابی ہی کہ دامان قبا ہی سر پر	امیر لکھنوی
مرغ	〃	•	بیری مین ہی یہ ضعف کہ پلکین بہی جہڑ گئین	مرغِ نگاہ طائرِ بی بال و پر ہوا	امیر لکھنوی
			تڑپتا لوٹتا اوڑتا جو بیتا بانہ آتا ہی	یہ مرغِ نامہ بر آتا ہی یا پروانہ آتا ہی	داغ دہلوی
			ردیف فاء		
اختلاف	〃	•	خار وخس ہوتی ہین پیدا جس جگہ تہی سر گل	کیا چمن مین اختلاف آب ہوا کا ہو گیا	رند لکھنوی
اعتکاف	〃	•	چھپ چھپکی دیکھتا ہی تجھے ہر فریب سے	زاہد کا اعتکاف غلط انزوا غلط	رشک لکھنوی
اف	مختلف فیہ		بات کیسی وہ ہو گئے ہین خفا	منہ سے جب اف ذرا نکالی ہی	داغ دہلوی
			سوزش دلسے زبانکو نہوئی آگاہی	اف کیا منہ سے نہ ہمنی نہ کہلا راز اپنا	آتش لکھنوی
الطاف	مذکر	•	طعن ندو نہ مگر شیخ خدا لگتی بول	اوسکے الطاف بہت ہین کہ گنہگار بہت	بحر لکھنوی
الف	〃	•	مل نہین چلتی ہین کج طبعونسی ہرگز راستان	چین پیشانی سے باہر ہی الف آزاد کا	آتش لکھنوی
انصاف	〃	•	اے حشر کچھ انصاف بہی ہو گا کہ نہوگا	بیفائدہ آیا ہی جو سوتونکو جگانی	داغ دہلوی
برف	•	مؤنث	ہو گئی پانی جو برف بہتی ہی	چشمہ و نہر مین وہ جاری ہی	ناسخ لکھنوی
تعریف	•	〃	سب اوسکی نظر کو دیکتے ہین	تعریف کرین مرے جگر کی	داغ دہلوی
تکلیف	•	〃	دل سیر اترا ہو کہ ترتیغ ناف کی	اک پہانس کی تکلیف اوٹہائی نہین جاتی	داغ دہلوی
			گڑ گئی لاش مری آپ تہ خاک امیر	مرکی تکلیف گوارا انہونی یارونکی	امیر لکھنوی

لفظ	مذکر	مونث	مثال		
توصیف	.	مونث	دہنِ یار کی توصیف کٹھی منزل ہے	چُست مضمون کی بندش ہو کمر کی صورت	امیر لکھنوی
حرف	مذکر	.	ہون وہ محو بیخودی لکھی جو سیر سرنوشت	مٹگیا جو حرف نکلا خامۂ تقدیر سے	امیر لکھنوی
حرف	″	.	بتائین لفظ تمنا کی تمکو معنے کیا	تمہاری کان مین اک حرف ہمنی ڈالدیا	داغ دہلوی
خوف	″	.	روز جزا کا خوف دلایا تو یہ کہا	ان دہکیونکو آپکی ہم مانجائینگے	داغ دہلوی
			کہون تو درد دل اوس سے مگر ہے قتل کا خوف	قضا نہ سر پہ کہین اس بہانہ پر کہیلے	امیر لکھنوی
ردیف	.	مونث	بدلکی قافیہ لکھو غزل اک اور ظفر	مگر ردیف ہو ساری یونہی برابر کی	ظفر دہلوی
زلف	.	″	زلفِ اوسکی مرغ دلکی لیے جال ہوگئی	چوٹی گندہی تو جانکا جنجال ہوگئی	امیر لکھنوی
			کسکی زلفین مجھے یاد آئین شب ہجر اہین	کہ بلائین مری لینے کو بلائین آئین	داغ دہلوی
سقف	.	″	اثر درکار ہی تو جا پہونچ عرش معلّیٰ تک	نہین سقفِ فلک اے نالۂ شبگیر لوہے کی	ناسخ لکھنوی
شرف	مذکر	.	شرف اللہ نی بخشا ہے آدم پر محمد کو	فضیلت ہے مقدم ہی زیادہ یان موخر کو	آتش لکھنوی
شگاف	″	.	جو اوس نے مین مین نہ اپنا خیال کرجاتا	قلم کی طرحسی دل مین شگاف پڑجاتا	سیف لکھنوی
صرف	″	.	اوسکی تصویر مین اسدرجہ نزاکت کا ہو صرف	لوح باقی نہ قلم مین تری بہزاد رہی	امیر لکھنوی
صف	.	مونث	سبکو پاس اپنونکا ہوتا ہے یہ ہے عفو کا حکم	بیگناہونسی صف آگی ہو گنہگارونکی	امیر لکھنوی
			ٹھیری کبھی نہ اوس صفِ مژگانکی سامنی	ہو روبرو اگر صفِ محشر لگی ہوئی	داغ دہلوی
صوف	مذکر	.	ہین اک پردہ نشین صاحب عصمت کا زخمی ہون	مری زخمونمین لازم صوف ہے یوسف کے دہن کا	امیر لکھنوی
طواف	″	.	گہر بیٹھی کرہی لسی طواف اوسکی گلی کا	جھگڑا ہی بس اے اہل حرم اور زیادہ	داغ دہلوی
ظرف	″	.	ارمغان دیتی ہین ہم پیر مغانکو جاکر	کوئی اچھا جو ہمین ظرف وضو ملتا ہے	داغ دہلوی
غلاف	″	.	نئی تشبیہ ہی مہتاب کو ہم کہتی ہین	ہے غلاف آپکی گل تکیہ کا میلا اوترا	آباد لکھنوی
کف	مختلف فیہ		زیب و زینت سے بری حسن خدا داد ہے برق	کفِ موسیٰ کبھی منہدیسی حنائی نہوئی	برق لکھنوی
			کیا چمک کر نکلا تہا صورت ملائی یار سی	سامنی خورشید کی اوسنے کفِ پا کر دیا	آتش لکھنوی

لفظ	مذکر	مؤنث	مثال		
کیف	مختلف فیہ		ہماری کیف سزاوار احتساب نہین	خیال چشم ہی کچھ ساغر شراب نہین	ناسخ لکھنوی
			بیہوشیان نصیب ہین سامعین کو	کیف شراب ناب مری ہر سخن مین تھا	نسیم دہلوی
لاف	مذکر	.	وہ دہن ہون نہ نکلا حرف غرور	وہ زبان ہون نہ جس سے لاف ہوا	آتش لکھنوی
لطف	″	.	شوخی نے تمکو ڈالدیا اضطراب مین	کچھ تمکنت کا لطف نہ دیکھا شباب مین	داغ دہلوی
			پاؤن نہین خار کرے ناخن تدبیر کا کام	چاہیے لطف ترا پھر تو ہین سب عقدے حل	امیر لکھنوی
موباف	″	.	غضب ہے چوٹی کا موباف کھولنا تیرا	کہ حسن اور بڑھ گیا کیچلی جو ڈالی سانپ	برق لکھنوی
ناف	.	مؤنث	دامن کا بوجھ اوٹھ نسکا نازکی سے یار	بل آگیا کمر مین تری ناف ٹل گئی	امیر لکھنوی
وصف	مذکر	.	مرا کیا منہ جو تیری مدح پوری ہوسکی مجھسے	کہ تیرا وصف بیحد اور میری طبع ہے عاری	داغ دہلوی
			وصف رہوار سکبرو کا کرے کیا کوئی	چال دلدل کی تو ہے رخش کی صورت حیرت	امیر لکھنوی
ہدف	″	.	دل کی طرح ہدف نہین کوئی اوسکی تیر کا	دیکھا جسے وہ سہم مین میرا سہیم ہے	برق لکھنوی

ردیف قاف

لفظ	مذکر	مؤنث	مثال		
اتفاق	″	.	ای ترک تری تیغ ہمارا گلا کہان	اک یہ بھی اتفاق قضا و قدر ہوا	امیر لکھنوی
اشتیاق	″	.	خلقت کو ہے یار اوسکی نظارے کا اشتیاق	کھڑکی ابھی کھلی نہین بازار بند ہے	امیر لکھنوی
الحاق	.	مؤنث	طرہ خورشید ہے جسکا وہ ہے سیدے دستار	کہکشان بیل ہے جسکی تری الحاق ہے	جلال لکھنوی
برق	.	″	باندھی ہے سرو نے ہری گردن سے کیا ہوا	نکلی ہے برق اڑکے کملی سحاب کی	امیر لکھنوی
بندوق	.	″	قاتل نے کمی کی نہ ذرا قتل مین مرے	خالی گئی بندوق تو تلوار نکالی	امیر لکھنوی
تتق	مذکر	.	جیسی صحرا مین ہو گردباد وحشت کے ہین	تتق باندھا ہے میری آہ نے گرد تفکر کا	امیر لکھنوی
تعلق	″	.	کچھ تعلق رہا نہ دنیا سے	شغل ایسا بتادیا تونے	داغ دہلوی
توفیق	.	مؤنث	توفیق اتنی دی مجھے افلاس مین خدا	حاجت نہ لیکے جاؤن کبھی اغنیا کے پاس	امیر لکھنوی
حق	مذکر	.	زاہد وساقی کوثر تمہین کیون دینگے شراب	دختر رز تو فقط بادہ کشون کا حق ہے	امیر لکھنوی

لفظ	مذکر	مؤنث	مثال		
حق	مذکر	•	تری الطاف بیجا پا کے ہوں میں منفعل دل میں	نہیں ہوتا ادا مجھسے ترا حقِ نمکخواری	داغ دہلوی
حلق	″	•	ایک ہی آئین قاتل نے کیا قتل جہان	حلق آیا نہ کسیکا تہِ خنجر پورا	داغ دہلوی
خلق	•	مؤنث	داغ آوارہ کا تابوت ہے لاشہ نہ رہا جانتا ہوں وہ بیسہ ہمن ہین مگر	ڈھونڈھتی خلق بیابانوں پہ پیچھے پھرتی ہے خلق کچھ کچھ کلام کرتی ہے	داغ دہلوی داغ دہلوی
خندق	•	″	وہ زار ہوں کہ میرے لیے وقت قطع عمر	ہر نقش پا ہی مور ہی خندق حصار کی	امیر لکھنوی
ذوق	مذکر	•	بوسہ لینے پر جو وہ بگڑے تو پھر بوسہ لیا عشق میں ذوق اپنا اپنا ہے	معصیت کا ذوق دونا ہو گیا تعزیر سے دل میں کیفیتِ جگر نہوئی	امیر لکھنوی امیر لکھنوی
رزق	″	•	جستجو چاہیے گو خون جگر ہی ملجاے	رزق انسان کا کمیاب ہے نایاب نہیں	داغ دہلوی
رونق	•	مؤنث	یہ کیا کہ دل میں آؤ تو خاک میں ملاؤ تصورِ خال کا آیا تو رونق بڑھ گئی دل کی	رونق ہو انجمن کی بیٹھو جو انجمن میں نگاہ قیس میں لیلی سے آرایش ہی محمل کی	داغ دہلوی داغ دہلوی
سبق	مذکر	•	اوس وہی کتاب کا ہے ذکر اور دھیان اپنا سبق ایسا پڑھا دیا تونے	بلبل کو فراموش نہوگا سبقِ گل دل سے سبکو بھلا دیا تونے	امیر لکھنوی امیر لکھنوی
شفق	•	مؤنث	پھر دعا وہ دستِ حنائی جو اٹھ گئی زیبا ہے کہو نہیں جو فلک خاکِ چمن کو	طرفہ شفق زمین پہ روز جزا کھلی پھولی ہے عجب موسمِ گل میں شفقِ گل	داغ دہلوی داغ دہلوی
شوق	مذکر	•	کیا شوق تھا جو یاد سگِ یار نے کیا	ہر استخوان تڑپ کے بدن سے نکل گیا	امیر لکھنوی
صندوق	″	•	اوٹھاتی نجد میں کس دھوم سے ہم قیس کا مردہ یہ شوق خود نمائی کیا کچھ جنون سے کم ہے	اگر صندوق ملجاتا کہیں لیلی کی محمل کا بیتاب تجکو لایا خلوت سے انجمن میں	امیر لکھنوی امیر لکھنوی
طاق	″	•	سر زور سے جب ہجر میں پیٹے جو دیا مار	دیوار میں روزن نہ سہی طاق ہوا ہے	داغ دہلوی
طبق	″	•	جنون میں بھوک لگی جب کبھی تو پھانکی خاک	طبق زمین کا اولٹا طباق میں رکھا	امیر لکھنوی
طریق	″	•	میرا طریق عشق جدا ہے جہان سے	چلتا ہوں چھوڑ چھوڑ کے ہر رہگذر کو میں	داغ دہلوی

لفظ	مذکر	مؤنث	مثال	مثال	
طلاق	٠	مؤنث	قناعت سی دنیا کو دیدی طلاق	مگر روہ آ آ کی سائل ہوئی	برق لکھنوی
طمطراق	٠	〃	سب طمطراق کھلگئے پردہ نہ کیجیو	گھر آ پکار رقیبون سے بازار ہوگیا	ناسخ لکھنوی
طوق	مذکر	٠	پھر بہار آئی جنون ہوتی ہی تدبیر اپنی	طوق بنتا ہی گڑہی جاتی ہی زنجیر اپنی	امیر لکھنوی
عرق	〃	٠	آیا عرق تو اور بڑہائی صفائی جسم	اوس گل کی بال بال مین موتی پڑگیا	امیر لکھنوی
			ٹپکتا ہی عرق بن بن کے آنسو	عیان ہی گریہ قسمت جبین سے	داغ دہلوی
عشق	〃	٠	وہی تو عشق کہ جو قیس و کوہکن لی گیا	یہ کام خوب تمہارے غلام کرتی ہین	داغ دہلوی
			وجہ رسوائی نہ تہا ولیکن تہا جب تک کہ عشق	آ کی مضمون لفظ کی جامی مین عریان ہوگیا	امیر لکھنوی
عقیق	〃	٠	سارا جہان نام کے پیچھے تباہ ہے	انسان کیا عقیق مین سے نکل گیا	امیر لکھنوی
فراق	〃	٠	ادبار تہا فراق تہا جب تک کہ یار سے	وہ ملگئے تو ترقی اقبال ہوگئی	امیر لکھنوی
فرق	〃	٠	فراق و وصل کی شب ایک ہی یہ فرق ہی اتنا	یہان اسمین ہی جنت کی ہوا اوسمین جہنم کی	امیر لکھنوی
فندق	٠	مؤنث	ہی اوسکی ہاتہ مین جو چہڑی اور فندقین	کیا شاخ خشک مین نظر آئے ثمر مجھے	امیر لکھنوی
قلق	مذکر	٠	ہیہو جب کہان یہ تاب الہی	یون ہی یہ قلق کہین ہوا ہی	ناسخ لکھنوی
مشرق	〃	٠	داغ دل سے ہویدا ہوگیا	مشرق خورشید ذرا ہوگیا	مومن دہلوی
مشق	٠	مؤنث	بڑہتی جاتی ہی جو مشق ستم اوس ظالم کی	کچھ محبت مری اصلاح مگر دیتی ہی	صبا لکھنوی
			راتون کو کی امیر جو ذکر خفی کی مشق	دل بنگیا زبان تو سینہ دہن بنا	ذوق دہلوی
نطق	مذکر	٠	تیری گرما گرم باتو نسے یہ سمجھا ای شریر	نطق ہی گویا زبان شعلہ ادراک کا	امیر لکھنوی
ورق	〃	٠	لکھون جو حال مین اپنے خط مقدر کا	ورق سیاہ کرون آفتاب محشر کا	رشک لکھنوی
					امیر لکھنوی
			ردیف کاف تازی		
ادراک	مذکر	٠	وہ عقل نہین جو کرے انسان کو خودبین	ادراک فلاطون و ارسطو نہین اچھا	رشک لکھنوی
اسپک	٠	مؤنث	خیمہ جاہ کا تیرے تو کرون کیا مذکور	ہوئی استادہ جہان تیری جلو کی اسپک	سودا دہلوی

لفظ	مذکر	مؤنث	مثال		
اشک	مذکر	•	اشک خون خجلت عصیان سے نہین بے تاثیر	نار دوزخ کو یہ گلزار ارم کرتے ہین	داغ دہلوی
پاک	″	•	رہا قول حق مین نہ کچھ باک اون کو	بس اک شوب مین کردیا پاک اون کو	حالی دہلوی
بھیک	•	مؤنث	زلف کا بوسہ ملی کیا اوس بت بے پیر سے	بھیک کب پائی کسی نے خانۂ زنجیر سے	امیر لکھنوی
پلک	•	″	دنیا کی سیر تھی کہ تماشا طلسم کا	جھپکی پلک کہ آنکھ سے غائب وطن ہوا	امیر لکھنوی
			پلک اوٹھتی نہین میری طرف کیا تھک گئین آنکھین	ابھی تک تو رہی تھین تجھ سے باتین اشارون مین	داغ دہلوی
پوشاک	•	″	ما شاء اللہ آج تو اسپند کیجیے	پوشاک صندلی تمہین کیا خوشنما لگی	رند لکھنوی
پھاٹک	مذکر	•	رکھ قدم ٹہرکے رہ دل پہ تو منزل پہ پہونچ	شہر آباد محبت کا یہی پھاٹک ہے	امیر لکھنوی
تاک	•	مؤنث	تھوڑی سی نظر گذر کی ملی ہمکو ساقیا	ہے اپنی تاک جانب ساغر لگی ہوئی	داغ دہلوی
تاک (درخت انگور کا)	مذکر	•	اینڈتا تھا ہے مستونکی طرح سے بانکپن	صاحب کیفیت اپنے سلسلے مین تاک تھا	آتش لکھنوی
تپاک	″	•	مجھسے اے گبر و مسلمان کسلیے اتنا تپاک	قابل مسجد نہ ہرگز لائق بتخانہ ہون	داغ دہلوی
ترک	•	مؤنث	پھر تسکین کو دیکھتا ہون ہجر مین جب اپنی کتاب	ترک اک اک جزو کی دو دو پہر ملتی نہین	امیر لکھنوی
ترک	مذکر	•	یاد ایام کہ یان ترک شکیبائی نہ تھا	ہر گلی شہر کی اک کوچہ تھا رسوائی کا	ناسخ لکھنوی
جھجک	•	مؤنث	ہو جائیگا رام رفتہ رفتہ	وحشت تو گئی جھجک رہی ہے	رند لکھنوی
جھک	•	″	باقی ہے ابھی اثر جنون کا	سودا تو گیا ہے جھک رہی ہے	رند لکھنوی
جھلک	•	″	آنکھین ہین کٹورے سے ستم گردن ہے صراحی دار غضب	اور اوسمین شراب سرخی پان کی رہتی ہے جھلک پھر ویسی ہے	ظفر دہلوی
جھنک	•	″	وہ گالی تو آفت ہے لاہی تال ہے لیتی جان نکال	ناچ اوٹھائی سو قفنی گھونگھرو کی جھنک پھر ویسی ہے	ظفر دہلوی
جھونک	مذکر	•	جھونک زلفونکا بھی اب بار کمر ہونے لگا	بڑھتی جاتی ہے نزاکت یار کی بالونکی ساتھ	بحر
چاک	″	•	کیا ہے ایک دست آرزو نے وا دو جانب	زلیخا کی جگر تک چاک ہے یوسف کے داماں کا	داغ دہلوی
چاک	″	•	خبر کلال کو سرگشتگی کی تھی ناسخ	جو میرے خاک سے تیار اوسنے چاک کیا	ناسخ لکھنوی
چپک	•	مؤنث	سہی ہے رات بھر تھم تھم کر رہ رہکر چپک دل مین	جگایا لیلی چٹکی درد نے جب بیخبر پایا	داغ دہلوی

لفظ	مذکر	مؤنث	مثال		
چاک	٠	مؤنث	کبھی و تار کی رکھا جو بارِ غم مین نے	اسیر چاک کمر کو ہسار مین آئی	امیر لکھنوی
چمک	٠	״	فرقت مین ہے یقین کہ شب زندگی ہو صبح	پیدا ہو درد و لمین چمک آفتاب کی	امیر لکھنوی
چٹیک	٠	״	میرا ہی سا ہو حال تمہارا بھی صحو	چٹیک تمین بھی عشق کی گر ہو گئی ہوئی	داغ دہلوی
چیچک	٠	״	تری گلگشت کی گرمی نے بگاڑی یہ فصیل	چیچک ورق گل تر کو سراپا نکلی	جلیل لکھنوی
خاک	٠	״	جب ہوئی خاک مری جمع تری کوچہ مین	شرط باندھی ہے ہوا اوڑا اوڑ کی ہو آئین	داغ دہلوی
			مقدر ہو جو وا اڑون ہے تو کام آئی ہو کیسے و لیت	ہمیشہ خاک چھنوائی فلک نے کیمیا گر سی	امیر لکھنوی
دستک	٠	״	ستم گر کی ظفر کو پوچھی ہو غیر و نسی وہ	کس نے دی در پہ مرے دستک بتاؤ کون ہے	ظفر دہلوی
دھنک	٠	״	تحرم ہے حباب آب روان سورج کی کرن ہے اور سپہ زینت	جالی کی کرتی ہو وہ بلا گوٹی کی دھنک بہر پسی ہے	ظفر دہلوی
ڈانک	٠	مذکر	ہچکیون کی ملک الموت نے بٹھلائی ہے ڈانک	موت کے گھر مین ہو دعوت تری بیمار کی	داغ دہلوی
ڈانس	״	٠	اوڑایا پان کی تحریرنی اور اوسکی دانتون کو	نگین کا رنگ چمکا دی مقرر ڈانک کندنکا	آتش لکھنوی
ڈنک	״	٠	تمیز اسفل و اعلی نہین ہوتی ہی موذی کو	برابر نیک و بد کیواسطی ہی ڈنک بچھو کا	امیر لکھنوی
ڈہاک	٠	مؤنث	یہ شہرۂ وحشت مجنون کا شکست استخوان مجنون	مثل سچ ہی کہ رستم سی سوا ہی ڈہاک رستم کی	امیر لکھنوی
ڈہاک	مذکر	٠	صحرا کو بھی نہ پایا بغض و حسد سی خالی	کیا کیا جلا ہی سا کھو ہو لا جو ڈہاک بن مین	آتش لکھنوی
رشک	״	٠	کسی کا رشک حور و نکو آگہی	نکلوا دی نہ فردوس برین سے	داغ دہلوی
سرشک	״	٠	اوٹھی شعلی و دون سینہ سے تعظیم فرقت مین	سرشک دیدہ استقبال کو تا آستین آیا	نسیم دہلوی
سڑک	٠	مؤنث	زلف کو چہ سی بہتر ہو دل نا تک کی راہ	او سین خم ہین اک سیدھی سڑک جاتی ہی	ظفر دہلوی
سلک	٠	״	طلسم خندۂ دندان نمائی یار تو دیکھو	ہوئی ہی حقۂ یاقوت سی سلک گہر پیدا	ناسخ لکھنوی
سلوک	مذکر	٠	شب اوسکی بزم مین دلوائی غیر سی تعظیم	بڑا سلوک مرے ساتھ آبرو نے کیا	داغ دہلوی
			کیسا سلوک مجھسی کیا اشک شرم نے	نہ اُٹھ سکا ہی خطِ اعمال ہو گئی	امیر لکھنوی
سینک	٠	مؤنث	ساقی کی عطا مین کوئی کیا شاخ نکالی	گاڑھی چھنے بھنگ کے سینک نکلی گھر تک ہے	امیر لکھنوی

لفظ	مذکر	مؤنث	مثال		
شک	مذکر	۰	تھا یہ ہی گلہ تنگ ہی فلک ہمکو	نہ آفتاب کا کیون جام پر ہو شک ہمکو	ناسخ لکھنوی
شلک	۰	مؤنث	میخانہ مین جو قل قلِ مینا کی ہی صدا	گویا یہ عیدگاہ شلک ہی یہ عید کی	امیر لکھنوی
عینک	۰	〃	کیا تکلف ہی اگر سرمہ لگایا آنکھ مین	ای قناعت عینکِ قطعِ نظر ملتی نہین	امیر لکھنوی
فلک	مذکر	۰	کیا فلک ٹوٹ پڑا بعد فنا بھی مجھپر	بیٹھی جاتی ہی دبی جاتی ہی تربت میری	داغ دہلوی
کبک	مختلف فیہ		وہ کیا یک باغ مین پہنچی جو اٹھلاتی ہوے	کبک بھاگی سامنے سے ٹھوکرین کھاتی ہوے	صبا لکھنوی
			تو شرابِ آتشین پیتا ہی وہ کھاتا ہی آگ	بس یونہی ہوگا مقلد کبک تیرے حال کا	ناسخ لکھنوی
کجک	۰	مؤنث	ہی درِ قلعۂ گردون کی کلید اوسکی کجک	فیلبان اوسپہ کہ سیمرغ ہی بالای جبل	امیر لکھنوی
کڑک	۰	〃	کانمین جب مری نالی کی کڑک جاتی ہی	ابر مین آنکی چھپاتی سی دہڑک جاتی ہی	ظفر دہلوی
کسک	۰	〃	ای چارہ گر جگر کی کسک کسطرح مٹے	گو درد کم ہوا بھی تو کم ہو کے رہگیا	داغ دہلوی
کلک	۰	〃	اک چونچ لگا دیگی اگر کلک نواسنج	دھس جائیگی بلبل تری منقار گلی مین	ناسخ لکھنوی
کوک	۰	〃	فزون تیر سے کوک کویل کی ہی	نپوچھو جو حالت مرے دل کی ہی	بحر لکھنوی
کھٹک	۰	〃	پہلی تھی دلمین کھٹک اتو ہی رگ رگ مین کسک	چین ای درد تجھی بھی شبِ ہجران مین نہین	داغ دہلوی
			تھی تو کچہ دلمین کھٹک درد کی پہلی سی مگر	پاس ہی آپکا جانا کہ قیامت آئی	امیر لکھنوی
گزک	۰	〃	بو سے آنکھون کی کباب نرگسی سی ہین لذیذ	ساقیا ایسی گزک ہر جام پر ملتی نہین	صبا لکھنوی
لچک	۰	〃	نوخیز کچین دو غنچے ہین ہے نرم شکم اک خرمن گل	باریک کمر جون شاخِ گل کہتی ہی لچک بھر سی ہے	ظفر دہلوی
محک	مذکر	۰	نفاق اوس سے نہان کیا ہو چھپی شرکِ خفی کیونکر	محک ہی اوسکا سنگِ آستانہ نیک اور بد کا	ناسخ لکھنوی
مشک	〃	۰	کیا رنگ تیری زلف کی بو نی اوڑا دیا	کافور ہو کی مشک ختن سی نکل گیا	امیر لکھنوی
مشک	۰	مؤنث	تیرونسی مشک چھد گئی مجہ بیگناہ کی	پیاسی ہین یہ لیلو قسم اپنے پیاس کی	امیر لکھنوی
مہک	۰	〃	ہو مزا وصل کا کیا ہوش اوڑا دیتی ہی	بھینی بھینی وہ مہک یار تری ہارونکی	امیر لکھنوی
ناک	۰	〃	بنتی یا سی دعوی ہی گل نی نبق کو	بیحیائی سی مگر ناک نہین کٹتی ہی	رشک لکھنوی

لفظ	مذکر	مونث	مثال		
ناوک	مختلف فیہ		بر سبب غلطان نہین ہی ناوک فگن خاک پر	چہینے لیتی ہی قضا ناوک ترا ہی نخچیر سے	امیر لکھنوی
			دل اپنا چین سے رہتا نہین اک آن پہلو مین	مگر دلمین تمہارا ناوک دلدوز رہتا ہی	داغ دہلوی
نمک	مذکر	.	کاش جراح چہڑک دی کہین تہوڑا سا نمک	مرے زخمونکو نہین مرہم کافور پسند	امیر لکھنوی
نمک	″	.	جمال احمد و یوسف کو رونق تونی بخشی ہے	ملاحت تجہسی شیرین حسن شیرین مین نمک تیرا	داغ دہلوی
نوک	.	مونث	بیجا تری نگاہ کو تیزی پہ ہی گہمنڈ	برچہی کی نوک لسے مری پار ہوگئی	امیر لکھنوی
			ہر آبلے مین خار ہی ہر خار نیشتر	وحشت کی نوک خوب تہا ہی مین گئی	داغ دہلوی
نوک جہوک	.	″	ہی کلام لطف مین ہی اک طرحکی نوک جہوک	میٹہی چہریان چلتی ہین شیرینی تقریر سے	داغ دہلوی
ردیف کاف فارسی					
آگ	.	″	مرا اختر جلایا ہی فلک تجہپر گری بجلی	شب فرقت کیسی آگ دشمن تہی ستارونمین	داغ دہلوی
			جلتا ہی سینہ بہتی ہین آنکہونسی اپنے اشک	باہر ہی پانی آگ ہی اندر لگی ہوئی	امیر لکھنوی
امنگ	.	″	کیا ہی مردہ فلک نی مگر ہی دل نہ ندہ	وہی امنگ ہی پیری مین نوجوانیکی	امیر لکھنوی
باگ	.	″	دشت مین اتنو ہمارے توسن وحشت کی باگ	اُٹھ گئی لے خار دامنگیر سہہ سکتی نہین	ظفر دہلوی
بانگ	.	″	دل ہی نالان غمسی ٹپکا چاہتی ہین اشک آہ	آتی ہی بانگ جرس اکبار وان دیکہا ہی	امیر لکھنوی
برگ	مذکر	.	آزاد ہین قیود سی افتادگان خاک	اوڑتا پہرا شجر سے جو برگ خزان گرا	داغ دہلوی
پاسنگ	″	.	پلی مین حسن کی تم رہتی ہو خال ابرو	میزان حسن مین یہ پاسنگ ہی دہڑی کا	ظفر دہلوی
پتنگ	″	.	پہبتی کہی یہ دیکھ کے انسا نکا غرور	لو چوپڑا پتنگ اوڑا ایک تار پر	امیر لکھنوی
پلنگ	″	.	ہی مکان گور تنگ سونیکا	کیا کرو نگا پلنگ سونیکا	داغ دہلوی
پلنگ	″	.	زور بخشا ہی کیا جنون نی اسیر	پنجی ہمسی پلنگ کرتا ہی	امیر لکھنوی
پہاگ	″	.	بیوقت وہ راگ خوش نہ آیا	بی فصل وہ پہاگ خوش نہ آیا	نسیم دہلوی
ترنگ	.	مونث	غفلت پیری ہی اب بہی جوانی کی ترنگ	راتکی جاگی ہوئی نکو صبح بہی جاتی ہی نیند	امیر لکھنوی

لفظ	مذکر	مؤنث	مثال		
جگ	مذکر	•	ایک ایک سی رات بہر نہ چھوٹا	پو پھٹتی ہی جگ تھا اونکا ٹوٹا	نسیم دہلوی
جنگ	•	مؤنث	صبح نامہ جو لکھا تیری خط مشکین نے	نہ رہی جنگ جو کچھ میری در غیار کی تھی	ناسخ لکھنوی
چورنگ	مذکر	•	کبھی چورنگ عاشق کو نگا نازکا	دیکھ لینا شرط ہی تلوار خانہ ساز کا	آتش لکھنوی
درنگ	•	مؤنث	مین مر گیا وہ نہ لایا جواب خط ایتک	خدا ہی جانی کہ قاصد کو کیا درنگ لگی	اسیر لکھنوی
دیگ	•	”	جاری ہو لب پہ نام علی دلمین جوش ہے	دیگ شراب الفت حیدر ادبل گئی	بحر لکھنوی
ڈھنگ	مذکر	•	کس بہروسی پہ کرین تجہسے وفا کی امید	کونسی ڈھنگ ترے جان حزین اچھی ہین	داغ دہلوی
راگ	”	•	بہتگاتی ہین غیر محفلین کیون بسارہے ہوچکین	سناتی ہین مجھی بیوقت کیون یہ راگ گویکا	آتش لکھنوی
رگ	•	مؤنث	کمال ای غیرت گل ہی تری نازک کمر پتلی	رگ گل بھی نہین باغ جہان مین اسقدر پتلی	ناسخ لکھنوی
رنگ	مذکر	•	تنگ نامنفعل ہے ناخن شمشیر قاتل سے	کہ رنگ گریہ کہتا ہی جگر کے زخم بھرتی ہین	داغ دہلوی
روگ	”	•	وعدہ خلاف یار سے کہیو پیام یہ	آنکھونکو روگ دیکھیے ہو انتظار کا	آتش لکھنوی
ریگ	•	مؤنث	جبکہ کشتی پہ ہی یار بچا کس شیرین شمائل کی	جو شہد آب دریا ہی تو شکر ریگ ساحل کی	اسیر لکھنوی
زنگ	مذکر	•	دلسی کلفت کو مٹایا یہ صفای گل نی	زنگ آئینہ کا جسطرح مٹادی صیقل	اسیر لکھنوی
زنگ	”	•	مہرے لیلی کو یان اگر لائے	باندہون ناقی مین زنگ سونیکا	امیر لکھنوی
سرنگ	•	مؤنث	نہین ہی غم جو مری ہاتہ تنگ قبر لگی	کہ باغ خلد مین اسکی ہی سرنگ لگی	ناسخ لکھنوی
سانگ	مذکر	•	لپٹ گیا سانگ جانان ہماری تن سے	لحاظ آہی گیا آخر آشنائی کا	اسیر لکھنوی
سنگ	”	•	چرخ سی جب کی ہوس سروری	سنگ مصیبت مرے سر پہ گرا	امیر لکھنوی
سوانگ	”	•	جاہی میلی مین وہ مہرو وانکی ساتہ	سوانگ دیکھو گردش افلاک کی	داغ دہلوی
سوگ	”	•	کچھ غم نکرین یہ لوگ اوسکا	دو دن بھی رکھین نہ سوگ وسکا	صبا لکھنوی
لاگ	•	مؤنث	مدد ای پیر مغان المدد ای پیر مغان	بڑہ گئی ہی بہت اب چرخ ستمگار سی لاگ	مومن دہلوی
مانگ	•	”	مانگ کیا زلفونمین ظاہر ہو شب دیجور کی	صبح نکلی پہاڑ کر چہاتی شب دیجور کی	اسیر لکھنوی / ظفر دہلوی

لفظ	مذکر	مونث	مثال		
مرگ	•	موٗنث	مرگ عاشق آپکو منظور ایجانی ہوئی	دوستی کا ہیکو ٹھیری خصمی جانی ہوئی	نسیم لکھنوی
نگ	مذکر	•	دل میرا آپکا نہین ملنی کا فرق ہی	یہ نگ عقیق کا وہ نگینہ حدید کا	داغ دہلوی
			دیکھے پہ کیا نخل قد اوس خشک پر لگا	دل نگ ہی تصور سے عقیق شجر لگا	برق لکھنوی
ننگ	″	•	عار سے عار ہے مجھ مجنون کو	ننگ سی ننگ رہا کرتا ہی	آتش لکھنوی
			وہ نازکی تو ہین کیا اپنی ہی خنجر سہہ نہین سکتا	تجھی کچھ ننگ بھی ہی ہمت مردانہ آتا ہی	داغ دہلوی
ردیف لام					
آنچل	″	•	ڈالتی ہو کیون دوپٹہ کا تم آنچل دوش پر	بار ہی پہلی ہی گیسوی مسلسل دوش پر	داغ دہلوی
			ہای ہی نازک لچکتی تھی نزاکت سی کمر	کچھ جو کاندہی سی دوپٹہ کا ڈہلا تہا آنچل	امیر لکھنوی
اجل	•	موٗنث	اونہین سے غمزہ کرتی ہی جو تجھپہ جان دیتی ہین	اجل تجکو بھی کتنا ناز معشوقانہ آتا ہی	امیر لکھنوی
			گر وہ نہ آئینگی تو اجل آئیگی ضرور	تسکین ملی ہوئی ہی مری اضطراب مین	داغ دہلوی
اصل	•	″	یوسف کی اصل پوچھی نقاش دہر سے	بہیجا تہا میری یار کا نقشہ اوتار کی	امیر لکھنوی
اقبال	مذکر	•	کیا سعی سی اقبال میسر نہین ہوتا	ہر آئینہ گر داغ سکندر نہین ہوتا	داغ دہلوی
اگال	″	•	یار چڑہتا ہی لعل مین یاقوت	جب لبون مین اگال آتا ہی	امانت لکھنوی
انفصال	مذکر	•	ذکر روز جزا یہ کہتی ہین	اور ہمیشہ ہی انفصال رہا	داغ دہلوی
بادل	″	•	جہڑی لی آنسو نکلی اور جی ڈوبا ہی	برس کی جلد یہ بادل کہین نکلجاتی	امیر لکھنوی
بال	″	•	کنگہی کی جا تنا ہون کہ توڑینگی دانت وہ	بیکا جو گیسو انکا کوئی بال ہوگیا	امیر لکھنوی
بال	″	◦	مین عدم سی بھی پری ہون ورنہ غافل بار ہا	میری آہ آتشین سی بال عنقا جل گیا	غالب دہلوی
ببول	•	موٗنث	دلکو خوش آتی ہین صحرا کی ببولین پر خار	اب کسی سرو گل اندام سی کچھ کام نہین	ناسخ لکھنوی
بغل	•	″	لحد مین سیج لی حسینونکی لیکی تصویرین	پہر تو شوخی نہ خالی بغل زمین مین ہی	امیر لکھنوی
بل	مذکر	•	پریشان کر دیا زلف دوتا نی	کہلی جاتی ہین بل زلف دوتا کی	داغ دہلوی

لفظ	مذکر	مؤنث	مثال		
بلبل	مختلف فیہ		مین شعر پڑہکی بزم سی کیا اوٹھ گیا امیر	بلبل چہک کی صحن چمن سی نکل گیا	امیر لکھنوی
			وہ چشمِ مست جو گلشن مین گل سی لڑتی ہی	اشارہ کرتی ہی بلبل کہ اک گلاس مجھی	داغ دہلوی
بوتل	۰	مؤنث	دکہلا رہی ہی دخترِ رز رنگ برق طور	چوٹی ہی طور کی مجھے بوتل شراب کی	امیر لکھنوی
پستول	مذکر	۰	کب اونکی محوا بر و گیسو نکل گئی	تلوارین چل گئین کبھی پستول چل گئی	
پل	〃	۰	نہین تلوار آپ کی خمدار	قلزمِ عشق کا یہی پل ہی	جلال
پہل	〃	۰	ہماری بعد ہو گا زخم کہانیکا مزہ کسکو	بلکیگا کوڑیونکی مول پہل قاتل کٹاریکا	ناسخ لکھنوی
پہل	〃	۰	تخمِ غم اوسکا شجر بنکی نیا پہل دیتا	ٹوٹ جاتا جو کہین گر کی زمین پہ کوئی پہل	امیر لکھنوی
پہول	〃	۰	اہلِ جنت کو ہو جنت پر جہنم کا خیال	پہول اگر پڑجا ہی میرے آہِ آتشبار کا	امیر لکھنوی
پہول	〃	۰	بوسہ کس حسین کا ملا باغِ حسن مین	ایک ایک پہول توڑ لیا ہر نہال سی	امیر لکھنوی
			تری چہنٹو نسی فلک تازہ رہا کب پہول	آگ لگجا ئی گلِ داغ جو شبنم مین رہی	داغ دہلوی
پیل	〃	۰	ملا بادل سی بادل کیا گرجکر دیکھ او ساقی	یہ پیل مست پیلِ مست سے چنگہاڑ کر جہٹا	ظفر دہلوی
تال	〃	۰	رحمت کے لیے رنج خدائی کیا پیدا	یہ تال بنایا ہی میان ایک ہی سُر کا	ظفر دہلوی
تحمل	〃	۰	کمرِ کوہ سے کیونکر ہو تحمل اسکا	پاؤن رکہدی یہ اگر گاوِ زمین لی کروٹ	امیر لکھنوی
تغافل	〃	۰	تغافل مانعِ دیدار ہو گا مین نا نونگا	نگہ تیری تڑپکر جا ملیگی بیقرار ونین	داغ دہلوی
تکل	۰	مؤنث	اوڑی پہرتی ہی تنِ زار یون ظفر میرا	ہوا پہ جون کوئی تکل خراب اوڑتی ہی	ظفر دہلوی
تل	مذکر	۰	ایک ایک تل ہی عارضِ جانانکا انتخاب	قرآن کو احتیاج نہین انتخاب کی	امیر لکھنوی
تل	〃	۰	کولہو مین گردشِ نگہِ یار کی پسا	تل تیل ہو کی بہگیا چشمِ غزال کا	صبا لکھنوی
تیل	〃	۰	آنکہون مین ان بتونکی مروت نہین رہی	کیا ان تلونسی تیل آنکہی ٹپک گیا	امیر لکھنوی
ٹکسال	۰	مؤنث	ملتی نہین جو سکہ داغ جنون ہمین	ای عشق بند کیا تری ٹکسال ہو گئی	امیر لکھنوی
جال	مذکر	۰	ای صبا سنبل لی کیون گلشن مین پہیلا یا ہی جال	صبح ہوی گل بہی مجکو پڑ گئی زنجیر سی	امیر لکھنوی

لفظ	مذکر	مؤنث	مثال	
جال	مذکر	۰	جال اوس زلف پریشا نکا بچھانا ایدل	لی سنبھل پھر نہ یہ کہنا کہ خبردار نہ تھا
جدول	۰	مؤنث	جا بجا تعریف لکھی ہی خطِ دلدار کی	چاہیی جدول مری دیوان کو زنگار کی
جلال	مذکر	۰	دیکھا جو دو پہر کو جلال آفتاب کا	آیا وہین خیال کسی کی نقاب کا
جمال	″	۰	آئینہ کیون ہوا جمال ترا	اپنی صورت مجھی نظر آئی
			بندونکو چشم شوق تو نکو دیا جمال	واقف ہی کون مصلحتِ ذوالجلال سی
جنجال	″	۰	زُلف اوسکی مرغ دلکی لیی جال ہوگئی	چوٹی گندہی تو جانکا جنجال ہوگئی
جنگل	″	۰	جلگیا کیا مری آتش قدمی سی جنگل	چارتنکی نہ کہین باد صبا لی پائی
چال	۰	مؤنث	وقتِ خرام ناز دکھا دو جدا جدا	یہ چال حشر کی یہ روش آسمانکی ہی
			زیور سی بڑہکی تجکو تری چال ہوگئی	موجِ خرام پاؤنمین خلخال ہوگئی
چنگل	مذکر	۰	ہجرانِ یار مین تنِ خاکی سی تنگ ہون	ایذای مرغ روح کو چنگل ہی باز کا
چھال	۰	مؤنث	ہین وہ غم دوست ہون تجویز کی غمسی اغم کی	جو آیا منہ چبائی چھال مینی نخل ماتم کی
چھل بل	″	۰	جسکو سب کہتے ہین اسوخت شرارت ہی مری	مثنوی سمجھی ہین جسکو ہی مرا اک چھل بل
حاصل	مذکر	۰	ہی زیست کا حاصل تو فقط وصل کی لذت	جس رات کا وعدہ ہوا وس رات سی حاصل
حال	″	۰	معقول ہی مر قول سی قوال ہوا ہی	صوفی کو غزل سنکی مری حال ہوا ہی
حال	″	۰	چلا ہون کوچۂ قاتل کو سرکی بل دیکھو	یہ حال دلکا دمِ امتحان رہی نہ رہی
			حالِ دل جب سے کہا اوسنی کہا بس خاموش	داغ اس درد کی سننی کی مجھی تاب نہین
حمائل	۰	مؤنث	خدا حافظ وہ نازک کمر کا	سنا ہی گلی مین حمائل پڑیگی
خال	مذکر	۰	بنی گا مہر قیامت بھی ایک خال سیاہ	جو چہرہ داغ سیہ روئی آشکار کیا
			ہوا ایک کشتہ نظر آیا جو خال ابروِ قاتل	ہم اس خنجر کی جوہر کو سمجھی تھی
خلخال	۰	مؤنث	اسقدر رو دیا مین آنکھین ملکی اوسکی پاؤن پر	یار کی خلخال پا گرداب دریا ہوگئی

داغ دہلوی
ناسخ لکھنوی
ناسخ لکھنوی
داغ دہلوی
امیر لکھنوی
امیر لکھنوی
داغ دہلوی
داغ دہلوی
امیر لکھنوی
آتش لکھنوی
امیر لکھنوی
آتش لکھنوی
امیر لکھنوی
امیر لکھنوی
امیر لکھنوی
آتش لکھنوی
امیر لکھنوی
داغ دہلوی
نسیم لکھنوی
داغ دہلوی
امیر لکھنوی
امیر لکھنوی

لفظ	مذکر	مؤنث	مثال		شاعر
خیال	مذکر	•	آگیا گل کی صفائی کا جو بلبل کو خیال	سر بھی غنچوں سے نہ نکلا کہ گیا پاؤں پھسل	امیر لکھنوی
			خیال بعد فنا بھی ہے دوست دشمن کا	ہم آنکھ بند کیے پھر بشر کو دیکھتے ہین	داغ دہلوی
دال	•	مؤنث	دانۂ خال کا بوسہ وہ کہین دیتی ہین	ہے یقین دال ہماری کبھی گلنیکی نہین	امیر لکھنوی
دخل	مذکر	•	مجھ مین اور اوسمین اب ایسا ہے ہجوم اختلاط	دخل ہو سکتا نہین ہے بیچمین پیغام کا	امیر لکھنوی
دستورالعمل	״	•	کیون کسی اُستاد کی دیوانکو پکڑین قت فکر	حاکم مردہ کا دستورالعمل پایا تو کیا	تسلیم لکھنوی، امیر لکھنوی
دل	״	•	وان یہ ٹھیری ہے کہ اسکو بھی نظر مین رکھیے	اب جو ٹھیری تو ہمارا دل بیتاب نہین	داغ دہلوی
			دل مرا کہتا ہے سنکر شور حشر	یہ نمک زخمون پہ چھڑکا چاہیے	امیر لکھنوی
دلدل	•	مؤنث	بند ہی ہین کسقدر مضمون صفائی تیغ کا ملکے	زمین شعر مین دلدل ہوئی ہے آب آہن کی	امانت لکھنوی
دلیل	•	״	ہوا کا بھی اوس جا گذارا نہین	دلیل خلا آج باطل ہوئی	برق لکھنوی
دیکھبھال	•	״	حیف ہین اونکا آئینہ نہوا	خوب ہی دیکھبھال کی ہوتی	صبا لکھنوی
ڈول	مذکر	•	ہجر کی پانون ٹوٹ چکی دشت فکر مین	کچھ ڈول ڈالا آج تو ہم نے وصال کا	اختر لکھنوی
ڈھال	•	مؤنث	سیاہ بخت کو ہوتا نہین فروغ نصیب	وہ چاند چاند نہین ہے جو ڈھال کہتی ہے	امیر لکھنوی
رال	•	״	کسقدر تجھکو حسین پیدا کیا اللہ نے	اوپری تجھ پہ نہ کیونکر رال ٹپکی حور کی	نسیم لکھنوی
رطل	مذکر	•	ساقی ہے نشہ آنکھون مین معمول سی ہلکا	قطرون مین ہے اب رطل گران ہو بلسی ہلکا	ظفر دہلوی
رفل	״	•	خالی جو گئی یار کی بندوق صید پر	شیرونپہ نیستان سی ہزارون رفل چلی	امیر لکھنوی
رومال	״	•	دولت فقر ہوا ہی منعم اور کملی ہو	فخر کیا ہے جو دوشالہ ہوا رومال ہوا	صبا لکھنوی
سال	״	•	دشت سی کب وطن کو پونہچو نگا	کہ چھٹا سال اب تو آ پونہچا	ناسخ لکھنوی
سبیل	•	مؤنث	کیا بھیڑ میکدہ کی ہے در پر لگی ہوئی	پیاسو سبیل ہے سر کوثر لگی ہوئی	داغ دہلوی
سلاسل	•	״	قید غفلت مین چلا قطع ہوا راہ طلب	پاؤن مین خواب گرانکی ہے سلاسل بھاری	ناسخ لکھنوی
سل	•	״	کیسی یہ وار تھکی دست و بازو قاتل	ٹلی نہ سل مری سینی سی سخت جانیکی	امیر لکھنوی

لفظ	مذکر	مونث	مثال		
سل	۰	مونث	یہ ہین تینون بیماریان جان گسل	محبت ہوئی دق ہوئی سل ہوئی	منیر لکھنوی
سنبل	مذکر	۰	سنبل نظر پڑا نہ کوئی گل نظر پڑا	خوشبو میں پڑا کی نفس کی نگہت مین گالیسے	امیر لکھنوی
سوال	″	۰	مانگا جو میری دلکو دُرِ گوش یار نی	دیتی ہی بن پڑا کہ سوال یتیم تہا	امیر لکھنوی
سیل	مختلف فیہ		کوہ جو دیسی ہوا اونچا جو میرا سیل اشک	روح بولی نوح کی طوفان پورا ہوگیا	رشک لکھنوی
			کھتے تو کہتا مین او نہین جاتم یہ کیا کہون	اک سیل بہگئی عرقِ انفعال کی	بحر لکھنوی
شغل	مذکر	۰	وحشت مین شغل چاک گریبانکا ہوگیا	اب ہاتہ بھی مری دلِ بیتاب پر نہین	داغ دہلوی
			شغل رو نیکا ازل مین ہی مجھی تہا ورنہ	نوح کی وقت مین طوفان کہانسی آیا	امیر لکھنوی
شکل	۰	مونث	اونکی پلکونسی یہ قالب کی بیرونی تہی	شکل ہیگانونین پیدا ہوئی سوفارونکی	امیر لکھنوی
			واں اچھے سف کہان لیلی کہان شیرین کہان	جو حسین شکلین تہین زیرِ خاک نہان ہوگئین	داغ دہلوی
شمائل	مذکر	۰	کیا فضائل دیے خدا نے اوسے	کیا شمائل دیے خدا نے اوسے	ناسخ لکھنوی
صندل	″	۰	پریون نی کشان کشان نکالا	صندل آتشکدہ مین ڈالا	نسیم دہلوی
طحال	۰	مونث	ایذا اوٹھائی کر کی محبت کی حوصلی	عشاق کو طحال ہوئی دل بڑہی نہین	بحر لکھنوی
طفل	مذکر	۰	پیش غیر آتا نہین باہر رواق چشم سی	طفل اشک اپنا جو نادان تہا وہ دانا بنگیا	ناسخ لکھنوی
طول	″	۰	مانگ کر یار سی بوسہ مین پڑا جہگڑی مین	تہوڑی ہی بات نی بھی طول بہت کہینچا	صبا لکھنوی
ظل	″	۰	گلستان مین جو ترا ظل بدن پڑتا ہی	بلبل آپس مین یہ لڑتی ہین کہ رن پڑتا ہی	ناسخ لکھنوی
عسل	″	۰	مال موذی سی منغض آدمی کو چاہیی	سو نگہکر سگ چہوڑ دیتا ہی عسل زنبور کا	آتش لکھنوی
عقل	۰	مونث	عجب طرح کی بنائی ہین وہ دہان و کمر	کہ عقل شبہہ مین پی اشتباہ پڑتی ہی	امیر لکھنوی
عنادل	مذکر	۰	جسم مین زور کہان زمزمہ پردازیکا	آشیان گر گئی لاکہون ہی عنادل خالی	ناسخ لکھنوی
عمل	″	۰	آپکا زور مری دلپہ نکیو نکر چلتا	کیا مرا حبکا عمل تہا کہ جو چلتا ہی نہین	داغ دہلوی
عمل	″	۰	طوبی و سدرہ کی شاخین ہی تسلیم مین خم	عرش تک فرش سی ہی بادِ بہاریکا عمل	امیر لکھنوی

لفظ	مذکر	مؤنث	مثال		شاعر
غزال	مذکر	•	رہتی کو تیری شکل سبک ہو کی ہر غزال	دیوانہ ہو کی دشت ختن سے نکلگیا	آتش لکھنوی
غزل	•	مؤنث	رندانہ کلام اپنا پسند آتا ہی اے رند	اکثر غزلین پڑہتی ہین آزاد ہماری	رند لکھنوی
غسل	مذکر	•	نہین ہم سا گنہگار ا ہی فلک کی زیر تا ہین	ہماری مردہ کو در کار ہی غسل آب آہن کا	آتش لکھنوی
غُل	”	•	دوزخ مین ڈال دیجائینگے جب ز بت پرست	ناقوس غل مچائیگا ہل من مزید کا	[illegible] لکھنوی
غل	”	•	اوڑ گئی زنجیر ٹکڑی ہو کے سب غل ہو گیا	تیری طاقت کا بلے دست جنون غل ہو گیا	آباد لکھنوی
غول	”	•	غول صحرائی مرا ساتھ نہ چہوڑا دم بہر	لیکی مشعل کبہی نزدیک کبہی دور رہا	امیر لکھنوی
فصل	•	مؤنث	فصل گل آ ئی گئی صحن چمن مین سو بار	اپنی سر مین تہا جو سودا وہ بدستور رہا	امیر لکھنوی
قفل	مذکر	•	دہن کا لین گی بوسہ آپ آئینی وہ گیسو کو	اندہیری اتین توڑینگی قفل اس گنج پنہان کا	امیر لکھنوی
قل	”	•	وصل کی ایام مین وہ شور قلقل ہو گیا	اب تو ساقی کی جدائی مین مرا قل ہو گیا	آباد لکھنوی
قلقل	•	مؤنث	ہجر مین ہمکو قلقل مینا	صورت گریہ در گلو ہو گی	ناسخ لکھنوی
قندیل	•	”	ہماری کعبہ دل مین چراغ داغ روشن تہا	نہ تہی قندیل محراب فلک مین ماہ کامل کی	امانت لکھنوی
قول	مذکر	•	قول تیرا شوق میرا چاہیے	جہوٹ سچ کی واسطی کیا چاہیے	امیر لکھنوی
کاجل	”	•	لب نازک پہ چہائی تہی غضب کی مسی	اور آنکہو نمین لگا یا تہا بلا کا کاجل	داغ دہلوی
کال	”	•	کسقدر ہی داغ مہر و لطف کا دنیا مین کال	مر گئی عشاق تو اس قحط عالمگیر سے	امیر لکھنوی
کاکل	•	مؤنث	سب کہتے ہین جسکو لیلۃ القدر	ہی کاکل مشکبو تمہاری	داغ دہلوی
کل	•	”	آدمی کہتی ہین جسکو ایک پتلا کل کا ہی	پہر کہان کل اسکو گر کل ہو ذرا بگڑی ہوئی	امیر لکھنوی
کل	•	”	نہ پونہچا آپکو ساعد چڑہا کر پاس غیر و نکی	کلائی ہاتہ مین لیکر مری دلکو کل آئی ہی	ظفر دہلوی
کمل	مذکر	•	پانی دیتا صفت دامن تر وقت فشار	تہا ترا سایہ دیوار چمن کا کمل	امانت لکھنوی
کنول	”	•	طرفۃ العین مین وہ روشنی آ پہنچی قریب	کہل گیا دیکہتی ہی اسکو مری لکا کنول	امیر لکھنوی
کوپل	•	مؤنث	تازہ تر ہونیکا باعث ہی یہ اوس گلشن کی	شجر عیش کی پہوٹی ہی نئی اک کوپل	امیر لکھنوی

لفظ	مذکر	مونث	مثال		
کھال	•	مونث	آتش افروزی کیا کرتا ہے دم بازیسی وزر	ہی شکم غماز کا یا کھال ہی حداد کی	امیر لکھنوی
کھگل	•	״	اوس در پہ کوئی جائی تو کیا خاک خوش آئی	بھری ہی درا روئین ہی کھگل کئی نسی	مصحفی دہلوی
کھیل	مذکر	•	بنکر بگڑتی ہین جو گھروندی ہزار ہا	ہین کھیل آہنیت صنعت پروردگار کی	امیر لکھنوی
گال	״	•	لوگ کہنے لگے سونی پہ چڑھا ہی مینا	سبزۂ خط سے وہ گلرنگ ترا گال ہوا	صبا لکھنوی
گل	״	•	رو کش اوسکا ہوا گل فردوس	وہ نزاکت وہ رنگ وبو ہی نہین	داغ دہلوی
گل	״	•	کیسنی ہاتہ سی اپنی لیا گل شمع محفل کا	ہوا گلگیر مین عالم جو منقار عنادل کا	گویا لکھنوی
گل	״	•	عشق نی ہمکو دکہایا آج اعجاز خلیل	آگ سی پیدا ہماری ہاتہ کا گل ہو گیا	ناسخ لکھنوی
گول	•	مونث	جام مینا وسبو سی تو بجھی اپنی نہ پیاس	ہمنی ساقی منہ سی لب بھر کر لگائی گول ہے	ظفر دہلوی
گھڑیال	مذکر	•	مجکو دم بھر کی بھی فرصت نہ ملی نالونسی	ورنہ گھڑیال ٹھہرتا ہی گھڑی بھر بولا	داغ دہلوی
گھڑیال	״	•	سہا شب وصال صدا اسکی دل مرا	گھڑیال اوسکی واسطے گھڑیال ہو گیا	امیر لکھنوی
لال	״	•	رنگین لب لعل کی صدا ہی	کیا خوب یہ لال بولتا ہی	وزیر لکھنوی
لعل	״	•	ہم اب سے لینگی بوسۂ گل تیری سامنی	کیا ایسا لعل ہی تری لب مین لگا ہوا	داغ دہلوی
			ایسا ہوا ہی ابتو زمانیکا خون سپید	آیا جو لعل ہاتہ مین دُرِ عدن ہوا	امیر لکھنوی
لیل	•	مونث	جب محمد سا نبی گذرا تو دنیا ہی خاک	بیٹھے دلنسی کہ وہ لیل وفات آپہنچی	ظفر دہلوی
مال	مذکر	•	درہم داغ دلکو ہاتہ لگا	مال آیا ہی دستِ مفلس مین	داغ دہلوی
			دل بھی حاضر جان بھی حاضر تکلف برطرف	مال اپنا جان ساقی اپنی دو تنخواہ کا	امیر لکھنوی
مآل	مذکر	•	بیکار رہنون یہ در ہی ای کاش	نا کام مآل کار ہوتا	مومن دہلوی
مثال	•	مونث	اوٹھاکے آئینہ دکھلا دیا اوسی مین نے	نسو جھی عارضِ گلگونکی جب مثال مجھی	بحر لکھنوی
مثل	•	״	مثل سنی ہی کہ ملتی سی کوئی ملتا ہی	ملو تو آنکھ ملی دل ملی نگاہ ملی	داغ دہلوی
مجال	•	״	ہر ایک مو ہو بدن پر مری زبان گویا	مجال ہو جو ترے آگی گفتگو کی مجھی	ظفر دہلوی

لفظ	مذکر	مؤنث	مثال		
محصول	مذکر	•	دیکھی جان ولکو بچاؤ نہین ہو جائیگا ضبط	اتھو دینا ظفر اس جنس کا محصول پڑا	ظفر دہلوی
محفل	•	مؤنث	محفل بھری ہوئی ہی سو وہ جو نسی رکی	اوس غیرت پری پر دیوانی آدمی ہین	داغ دہلوی
			صاف فانوس خیالی کا گمان ہوتا ہی	کھا رہی ہی یہ تری رقص سی چکر محفل	امیر لکھنوی
محل	مذکر	•	وہ طالب فنا ہون بنا جب کوئی محل	سمجھا یہ مین کہ مقبرہ تعمیر ہو گیا	امیر لکھنوی
محمل	مختلف فیہ		کوچ دنیا سی کیا کیون فکر ہی تابوت کی	محو گیسو تھا مجھی لیلی کی محمل چاہیی	رشک لکھنوی
			یہ درای دل نالان سی صدا آتی ہی	ناقۂ روح کو ہی جسم کا محمل بھاری	ناسخ لکھنوی
مخمل	مذکر	•	تم جو آئی طالع خوابیدہ جاگی گونج کی	سوئی ہم تم جسکی کا مخمل دوخوابا ہو گیا	رشک لکھنوی
مشعل	•	مؤنث	پھونک اوٹھی دشت مین ہر جا وہ فتیلی کیطرح	پرتو افگن ہو گر تیری غضب کی مشعل	امیر لکھنوی
مشکل	•	″	الٰہی مر چکون جھگڑا ابھی چھوٹی	کہین آسان ہو مشکل قضا کی	امیر لکھنوی
			مرگئی ہم لیک اشارہ مین نگاہ ناز کی	آج اپنی مشکلین اکے پلمین آسان ہو گئین	داغ دہلوی
ملال	مذکر	•	ہوا جو اونکی خموشی سی کچھ ملال مجھی	جواب دینی لگی طاقت سوال مجھی	داغ دہلوی
			گھر کی گرد تیمی ہی میری دلکا ملال	غبار مین بھی ہی عالم وہی جدائی کا	امیر لکھنوی
مندیل	•	مؤنث	نہ جایا کرو بزم رندان مین اے شیخ	یہ مندیل اکدن اوچھل جائیگی	رند لکھنوی
منزل	•	″	شیخ کعبی سے گیا اوس تک برہمن بت سے	ایک تھی دونون کی منزل پھیر کچھ راہ کا	امیر لکھنوی
			داغ اس ضعف نی کی اپنی تو منزل کھوٹی	ہم رہی جاتی ہین سب یار چلی جاتی ہین	داغ دہلوی
منگل	مذکر	•	آیا اپنی پاس وہ ماہ دو ہفتہ شہر سے	ای جنون لے دن بھری جنگل مین منگل ہو گیا	صبا لکھنوی
موچال	•	مؤنث	کیا کم تھین کچھ غمزہ کی صفین قتل کو مری	قائم جو فوج خط نی صنم موچال کی	ناسخ لکھنوی
مورچھل	مذکر	•	جو کہ ادنی ہین خوشامد ہی اعلی ہوتی ہین	مورچھل فسر پہ ہوتا ہی دم طاؤس کا	ناسخ لکھنوی
مول	″	•	یہان یہ غم کہ جیتا دل کا مول اک بوسہ	وہان یہ فکر کہ قیمت بہت گران ٹھہری	داغ دہلوی
مہنال	•	مؤنث	محفل مین کھرہی ہو انا الحق پکار کے	منصور کی زبان تری مہنال ہو گئی	امیر لکھنوی

لفظ	مذکر	مؤنث	مثال		
مِیل	مذکر	۰	دل ہمارا اسقدر سوزش طلب پروانہ ہی	شمع سی بہاگی جو اوسمین میل ہو کافور کا	ناسخ لکھنوی
مَیل	”	۰	عاشق کی مشت خاک پریشان نہوکبہی	اوسمین جو میل ہو مرے دلکے غبار کا	داغ دہلوی
نال	مختلف فیہ		نال گرتا ہی کبہی اور لاش گرتی ہی کبہی	جو زچہ خانہ ہی وہ اک روز ماتم خانہ ہی	ناسخ لکھنوی
			زیست بہر ہمکو رہا خونریزِ محبوبونسی کام	روز مولد نال کٹوائی تہی کیا جلاد سی	ناسخ لکھنوی
نال	مذکر	۰	کہل گیا پوست یہان یار پہ ہر کاہ ہی کوہ	نال او ٹہا یا کبہی او سمین کبہی چرسا کہینچا	رشک لکھنوی
نخل	”	۰	پہولیگا اور کبہی نہ پہولیگا آج کل	ای نخل عمر دل تو ہی ہین بہار کی	امیر لکھنوی
نعل	”	۰	لیکی گردون نی بنایا ہی اوسیکا مہ نو	گر پڑا تہا جو کوئی نعل سم توسن دوست	امیر لکھنوی
نَقل	۰	مؤنث	نقشہ ہی اپنا روی کتابی کا ہیجو	ہی ہمکو نقل و اصل برابر کتاب کی	امیر لکھنوی
نُقل	مذکر	۰	مجکو اوس بوسۂ دندان نی لبِ پر لب	دیے نقل نمکین چند پس جام شراب	ذوق دہلوی
نہال	”	۰	دیکہکر رنگِ خزان مین باغ کی ڈرسی بہا	ہر نہالِ خشک مجکو چوب ہان ہو گیا	امیر لکھنوی
وبال	”	۰	آگیا زلف کی سودے مین جو کاکل کا خیال	تیرہ بختونکی ترے جی کو وبال اور لگا	ظفر دہلوی
وصل	”	۰	ازل سی وصل کہن معشوق عاشق کا نظر آیا	کہ آنکہین آجتک کہلتی نہین بادام توام کی	امیر لکھنوی
ہڑتال	۰	مؤنث	میں جو دیوانہ ہون ہڑتال رہی جاتی ہی	مر گیا مین تو مرے شہر کا بازار کہلا	برق لکھنوی
ہریل	مذکر	۰	تیری فرقت نی اوجاڑا چمن ای فصل بہار	طوطی آئی نہ بسیرے کو نہ ہریل آیا	بحر لکھنوی
ہلال	”	۰	یہ رنگ سینہ خراشی مین ہی ناخن کا	کہ جیسے سرخ شفق مین ہلال ہوتا ہی	ناسخ لکھنوی
ہل چل	۰	مؤنث	نہ آئی داغ تو اچہا ہے ورنہ	بڑی ہل چل تری محفل مین ہوگی	داغ دہلوی
ہول	مذکر	۰	نہ دیکہو دیکہو تم آئینی کو کہ مجکو رہتا ہی ہول ہر دم	کہین جم جائے عکس اسکا رخ مصفا پہ رنگ ہو کر	داغ دہلوی
			ردیف میم		
آرام	”	۰	نہ پا خواہش آرام نی آرام کہین	مجکو کہینچی مری راحت طلبی پہرتی ہی	داغ دہلوی
احرام	”	۰	کعبی کو جاتی جاتی پہری سوی دیر رند	لوچ کر آئے آپ ور احرام ہو چکا	رشک لکھنوی

لفظ	مذکر	مؤنث	مثال		
اژدحام	مذکر	۰	وہ کون ہی جو نہین اونکو دیکھنے آتا	نظارہ بازو لکا اک اژدحام رہتا ہو	جرأت لکھنوی
الزام	〃	۰	رشک کسکو ہی ندہ مفت کا الزام مجھی	تمسی جب کام نہین غیر سی کیا کام مجھی	داغ دہلوی
الم	〃	۰	اب تلک ہی تو ہی غم ویسا ہی	اب تلک تو ہی الم ویسا ہی	مومن دہلوی
انتظام	〃	۰	جا چکی دل کی اب پریشانی	پیشتر انتظام کرتا تھا	داغ دہلوی
انجام	〃	۰	لکھدیا روز ازل انجام الفت کا ہمی	خواب سی پہلی ہوا آگاہ وہ تعبیر سے	امیر لکھنوی
			نالی کرنی دل ناکام بری ہوتی ہین	کہ بری کام کی انجام بری ہوتی ہین	داغ دہلوی
اندام	〃	۰	ہو آتش خاک ونا رہوا مین ہی تفرقہ	اس درجہ اضطراب مین اندام ہو گیا	وزیر لکھنوی
بادام	〃	۰	بی مغز ہی جو کرتا ہی پہر اوس سی چشم چار	شرمندہ لاکہ تر بسر بادام ہو گیا	رند لکھنوی
بام	〃	۰	منزل جانان مین جائینگی کمند آہ سی	اے صبا بام حقیقت نردبان کہتا نہین	صبا لکھنوی
بزم	۰	مؤنث	طرفہ آنکھونکو دکھاتی ہی تماشا تری بزم	پتلیان دوڑتی پہرتی ہین نظر کی صورت	امیر لکھنوی
بلم	مذکر	۰	آنکہ کے ڈورےمین پلکون نی دکھایا لطف اور	ہر چہیون مین حسن کا بلم نظر آنی لگا	اختر لکھنوی
برہم	〃	۰	ہوئی مغرور وہ جب آہ میری بی اثر دیکھی	کسیکا اسطرح یارب دنیا مین برہم نکلی	داغ دہلوی
بیم	〃	۰	ہون شب وصل اسقدر بیخود	بیم مرگ سحر نہین آتا	سالک لکھنوی
پرچم	〃	۰	سبکی نشان نیچے ہوے	اونچا مرا پرچم رہا	اختر لکھنوی
پیغام	〃	۰	چہیڑ معشوق سی کیجے تو ذرا تھم تھم کر	روز کی نامہ و پیغام برے ہوتی ہین	داغ دہلوی
			جواب خط نہین آیا ہی پیغام اجل آیا	لکھا تعویذ اوسنی قبر کا خون کبوتر سے	امیر لکھنوی
تبسم	〃	۰	کوئی بہولا ہوا انداز ستم یاد آیا	کہ تبسم تجہی ظالم دم بیداد آیا	داغ دہلوی
تخم	〃	۰	تخم تخم اوسکا شجر بنکی نیا پہل دیتا	ٹوٹ جاتا جو کہین گر کی ہین کوئی پہل	امیر لکھنوی
تعظیم	۰	مؤنث	شب وصل کی بزم مین ہوائی غیر کی تعظیم	بڑا سلوک مرے ساتہ آپ نی کیا	داغ دہلوی
تلاطم	مذکر	۰	قیامت ہی بندہی ہی ذبح کی دم آنکہ پرتی	رہا دل مین تلاطم حسرت دیدار قاتل کا	امیر لکھنوی

لفظ	مذکر	مؤنث	مثال		
جام	مذکر	٠	جام کوثر اوسی میکش کو ملیگا زاہد	ہول و تُہا جو کوئی ہمکو مئی ناب نہین	داغ دہلوی
			ٹوٹا خُم سپہر گرا جام آفتاب	یان ہی امید شیشہ و ساغر لگی ہوئی	امیر لکھنوی
جحیم	〃	٠	ہم مست اپنی دُہن مین تہی کیا جانین بہشت جحیم	کس سمت کو جنان تہا کدہر کو جحیم تہا	امیر لکھنوی
جرم	〃	٠	کیا جرم ہوا تہا کہ گری اوسکی نظر سے	کچھ ذہن مین اپنے تو یہ افتاد نآئی	امیر لکھنوی
			دیکہنا شوق شہادتکو جو وہ بہول ہی گئی	جرم اپنا اوسنے خود یاد دلاتا ہون مین	داغ دہلوی
جسم	〃	٠	آدم کا جسم جبکہ عناصر سے ملگیا	کچھ آگ بچ رہی تہی سو عاشق کا دل بنا	سودا دہلوی
جہنم	〃	٠	نہین ہوتی کسیکو بہی گوارا اپنی ناکامی	جسے وہ بخشدیتا ہی جہنم اوس ہی جلتا ہی	داغ دہلوی
			ضرور حشر کے دن عاصیونکی ہوگی تلاش	نہونگی ہم تو جہنم جلائیگا پہر کیا	رند لکھنوی
چشم	٠	مؤنث	دیتا ہماری لاش کو غیرت سے کون غسل	روئی جو چشم تر وہی غسال ہوگئی	امیر لکھنوی
چلم	٠	〃	سوز دلسی کسطرح خالی ہوا اپنا کوئی شعر	جھڑتین کہین تو چلمین بھرین اوستاد کی	امیر لکھنوی
حلم	مذکر	٠	سبکو پاس اپنونکا ہوتا ہی یہ ہی عفو کا حلم	بیگنا ہونمی صف آگیا ہو گنہگارونکی	امیر لکھنوی
حمام	〃	٠	بیگم پہ ٹھنڈ ہی لسنا اینٹ بہرین کسکی واسطی	غسل خانہ سے سوا جو یہ حمام ہوگیا	جان لکھنوی
خاتم	٠	مؤنث	آرزو تہی کہ ترے ہاتھ کا چھلا ملتا	خاتم دست سلیمان بھی منظور نہ تہی	امیر لکھنوی
خرام	مذکر	٠	ہاے اونکا خرام مستانہ	پیکی جیب بادہ خوار پہرتے ہین	داغ دہلوی
خَم	〃	٠	کبھی اون گیسوؤنکی دست شانہ کیا نکالیگا	کہین یہ پیڑ ہا جاتا ہی کہین یہ خم نکلتا ہی	داغ دہلوی
خُم	〃	٠	پلادی بادہ ہمکو بخل اتنا بہی نہین اچہا	کہ خُم خالی نہ ہوجائیگا ساقی ایک ساغر سی	امیر لکھنوی
دام	〃	٠	درہم داغ نہو داغ کو کسطرح عزیز	چارہ گر مفت کی کیا دام بڑے ہوتے ہین	داغ دہلوی
درم	〃	٠	نشانہ تیر تہمت کا ہی میرا آخر طالع	اوٹھاؤن داغ مین تو آسمان سمجھو درم پایا	آتش لکھنوی
درہم	〃	٠	درہم داغ دلکو ہاتھ لگا	مال آیا ہی دست مفلس مین	داغ دہلوی
دشنام	٠	مؤنث	کسنے جو حیدر کو دشنام دی	تو گویا پیمبر کو دشنام دی	ناسخ لکھنوی

لفظ	مذکر	مؤنث	مثال		
دم	مذکر	•	اے داغ ہم نہایت سمجھی اوسی غنیمت	جو دم خوشی سی گذرا یاران ہموطن مین	داغ دہلوی
			بچائی داغ نی زندانیان زلف کی جان	نہین تو گھٹکی اندھیرے مین دم نکلجاتی	امیر لکھنوی
دھوم	•	مؤنث	اے بلبلین چمن مین کہان آگئی خزان	تھی دھوم چار دنکی وہ ہنگامہ ہوگیا	امیر لکھنوی
			اردو ہی جسکا نام ہمین جانتی ہین داغ	ہندوستان مین دھوم ہماری زبانکی ہی	داغ دہلوی
رحم	مذکر	•	رحم آیا جو اوسی دیکھکی صورت میری	غم یہ کہتا ہی کہ اب دیکھیی فرحت میری	داغ دہلوی
			شاید اوس ترک کی توسن ہی کو رحم آجاتا	نیم جانونکو سر راہ پڑا رہنا تھا	امیر لکھنوی
رسم	•	مؤنث	ساقی نہ رسم ترک ہو شرب مدام کی	پہلی چھڑک زمین پہ قاضی کی نام کی	داغ دہلوی
			کشور عشق کی رسمین عجب اولٹی دیکھین	سلطنت کرتی ہین سب دلکی چرانیوالی	جرأت لکھنوی
رقم	مختلف فیہ		لیکے دل آپ جگر چھوڑ گئے سینے مین	اک رقم یاد رہی ایک رقم بھول گئے	داغ دہلوی
			ہماری رزق کا ہی فرد قسمت مین رقم خالی	ہمیشہ صفر کی مانند رہتا ہی شکم خالی	منالال صبا لکھنوی
رم	مذکر	•	اے رشک گل اللہ رے تیری آنکھونکی وحشت	طرز گل نرگس رم آہو نہین اچھا	رشک لکھنوی
زخم	〃	•	جو رکھی چارہ گر کافور دونی آگ لگجائی	کہین یہ زخم دل شرمندۂ مرہم بھی ہوتے ہین	داغ دہلوی
زخم	〃	•	کب مٹا عشق کا نشان دلسے	زخم اچھا ہوا تو داغ رہا	رند لکھنوی
زکام	〃	•	جو درد سر ترا صندل سی کم ہوا جانان	تو سر پہ مہر سپہی افریدون مرا زکام ہوا	اختر لکھنوی
ستم	〃	•	جسد سی کچھ نہ رہا بٹ گئی میری مشت خاک	اوس روز سی زمین پہ ستم آسمانکی ہین	داغ دہلوی
سرسام	〃	•	ہذیان تپ فراق سے بکنے لگا رقیب	نکلا مرا بخار اوسی سرسام ہوگیا	رند لکھنوی
سلام	〃	•	سلام اوس ترک کا لیتا ہی اپنا قتل کا شاید	کہ رکھتا ہی وہ پیشانی کی بدلی ہاتھ ابرو پہ	امیر لکھنوی
سم	〃	•	دنیا مین نیک سی ہی فزون بد کا امتیاز	کیا کیا گران یہ شہد سی قیمت مین سم ہوا	عرش لکھنوی
سوم	〃	•	عاشق کا سوگ چاہیے زینت نہ کیجیے	چہلم تو کیا سوم بھی ابھی تو نہین ہوا	امیر لکھنوی
شام	•	مؤنث	راتونکو چھپکے آئی لگا ہی وہ مہوش	ہر شام صبح غرۂ شوال ہوگئی	امیر لکھنوی

لفظ	مذکر	مؤنث	مثال		
شام	•	مؤنث	اس رنج بیکسی کی یارب خبر نہ پوچھی	جائی نہ شام غربت سر پیٹتی وطن مین	داغ دہلوی
شبنم	•	″	محو جب مہرسی شبنم ہوئی بولی یہ زمین	یوہین عاشق کو ہین معشوق مٹاتی آئی	امیر لکھنوی
			گلشن پہ ہر سحر ہی کوئی سرا سے ماتم	شبنم اس باغمین جب آئی تو گریان آئی	آتش لکھنوی
شبنم	•	″	ٹھنڈی ہی سانسین تھین جو اس سے نکلجاتی تہی	اوس پڑجاتی تہی شبنم جو نظر آتی تہی	امانت لکھنوی
شرم	•	″	حیا و شرم تمہاری گواہ ہی اسکی	ہوا ہی آج کوئی کامیاب برسون مین	داغ دہلوی
			طالب بی پردگی ہی اونسی حسن	شرم کہتی ہی کہ پردا چاہیے	امیر لکھنوی
شکم	مذکر	•	ساقی شراب سے ہے قصرِ فلک بھرا	شیشے کیطرح می سی شکم حلق تک بھرا	آتش لکھنوی
شمیم	•	مؤنث	شمیم گیسوِ مشکین یار آ ہی گئی	تنِ عروس کی بو ایک بار آ ہی گئی	ناسخ لکھنوی
طلسم	مذکر	•	چشم دلبر سے دکھایا یہ طلسم	دل نہین دیکھا کسی بادام مین	داغ دہلوی
ظلم	″	•	جورِ رقیب و ظلم فلک کا نہین خیال	تشویش ایک خاطرِ نا مہربانکی ہے	داغ دہلوی
عالم	″	•	دیکھ بتخانہ مین تصویر کا عالم ای شیخ	یان مصلا نہین منبر نہین محراب نہین	داغ دہلوی
			عالم ہی کیا شرابکا مینائی صاف مین	تصویر ہی یہ شیشے کی اندر لگی ہوئی	امیر لکھنوی
عَلم	″	•	زبان پہ نالہ ہی جبتک ہلال شک بہی جاری	علم گرا تو نہ ٹھہریگا پانو لشکر کا	امیر لکھنوی
عِلم	″	•	اہل نفاق کفر خفی کرتی کیا نہان	تہا علم باب علم کو ما فی الضمیر کا	ناسخ لکھنوی
غم	″	•	نہ بیوفائی کا غم تہا نہ ڈر جدائی کا	مزہ مین کیا کہون آغاز آشنائی کا	امیر لکھنوی
			گر خوشی ہی تو وصل کی ہی خوشی	غم اگر ہی تو ہجر کا غم ہے	داغ دہلوی
قدم	″	•	ہای کس طور سے بنے وہ کام	ہو قدم دلکا درمیان جسمین	داغ دہلوی
			ہون وہ وحشی جب قدم رکہا در دلدار پر	چڑھ گیا سایہ پری بنکر سر دیوار پر	امیر لکھنوی
قسم	•	مؤنث	لگی نہ آنکھ مری چشم پاسبانکی قسم	شبِ فراق کہین دیکھنی کو خواب تہا	داغ دہلوی
قلزم	مذکر	•	کیا ڈبوئیگا ترے عشق کا قلزم مجکو	موج ساحل ہی سفینہ ہے تلاطم مجکو	داغ دہلوی

لفظ	مذکر	موئنث	مثال	
قلم	مختلف فیه		ظفر جو خوف سے تیرا نہ کانپتا یہ ہاتہ ذرا جو کاتب کو رحم آتا تو بخت بنیاد ہی مٹاتا	قلم تری دمِ تحریر ہلگئی تہی کیون درست لکہتا تو ٹوٹ جاتا قلم ہماری خطِ جبین کا
قلم	۰	موئنث	کیف ہوای وادی وحشت سے مست ہین	آہو کی شاخ مجکو قلم ہی شراب کی
قوام	مذکر	۰	بوسون سے غیر کی لب شیرین ہوے ہین تلخ	بگڑی وہ چاشنی وہ قوام عسل گیا
کام	"	۰	مُنہ پہر گیا رقیبونکا شیرین بیانی سے	کسدرجہ تلخ کام ہوا ہی نبات کا
کام	"	۰	مہربانی نکرو اور غضب آئیگا ہزار حیف نہ تہی تیغ یار اگر چلتی	اس بہلائی مین مری کام بگڑتے ہین تو ہم سے کتنے غریبون کے کام چلجاتی
کام	"	۰	کام دل رنج و بلا کو سونپا	تمکو لو ہمنی خدا کو سونپا
کرم	"	۰	عریان تنون پہ تیری ہی اللہ کا کرم	گذری ہین مدتین نہین جیتا کہن لباس
کلام	"	۰	کیا عجب بہول گئے ہم جو کلام اپنا امیر	یاد رہتی کی جو قابل نہو کیا یاد رہی
کہرام	"	۰	اکثر مشاعری پہ ہوا بزم غم کا شک	کیا کیا مرے کلام پہ کہرام ہو چکا
گلیم	۰	موئنث	نہ روز ہجر ہی کچہ خوب ہی نہ شام فراق	گلیم بخت سیہ سیدہی ہو و یا اولٹی
لام	مذکر	۰	چڑہائی ہی ختن پہ یا خطا پہ دیکہتی کیا ہو	کئی دنسی بندہا ہی لام اوس زلف پریشانکا
لجام	۰	موئنث	گردش ہی آسمانکو میری دعا کی ساتہ	ہاتہ آگئی ہی میری لجام اوس کبود کی
لزم	مذکر	۰	مجسی ہلوا تا ہی اب لزم جنون زنجیر کا	اور کوہ عشق کے کہتا ہی تو مکدر اوٹہا
ماتم	"	۰	ہزارون حسرتین سر پیٹتی ہین خانۂ دل مین ظالمون کو بہی ہوا ماتم تری نخچیر کا	آلہی دیکہیی اس گہر سی کب ماتم نکلتا ہی روتی ہی منہ پر کمان رکہہ رکہی ہلہ تیر کا
محرم	۰	موئنث	کیسکی محرم آب روان وہ یاد آئی	حباب کی جو برابر کبہی حباب آئی
محرم	مذکر	۰	روتی روتی چشم تر کو دل کا ماتم ہوگیا	روز کا مہمان اپنے گہر کا محرم ہوگیا
مرہم	"	۰	سوزش اپنی داغون ہی برنگ آفتاب	چاہیی جراح مرہم صبح کے کافور کا

ظفر دہلوی
امیر لکھنوی
امیر لکھنوی
امیر لکھنوی
نسیم دہلوی
اختر لکھنوی
داغ دہلوی
امیر لکھنوی
مومن دہلوی
امیر لکھنوی
امیر لکھنوی
امیر لکھنوی
رند لکھنوی
آتش لکھنوی
امیر لکھنوی
رند لکھنوی
ناسخ لکھنوی
داغ دہلوی
امیر لکھنوی
آتش لکھنوی
داغ دہلوی
ناسخ لکھنوی

لفظ	مذکر	مؤنث	مثال	
مقام	مذکر	•	مقام رشک ہوا عرصۂ قیامت بھی	تجھی کو دیکھتا ہی جس شہر کو دیکھتی ہین
			نصیب جاگ اوٹھی سوگئی جو یا تو نہین	تمہاری کوچہ سے بہتر مقام خواب نتہا
موم	″	•	سخن سخت مین سنتا ہون لب شیرین سے	عہد مین اپنی نہین موم عسل مین ہوتا
موسم	″	•	ہزار حیف کہ بعد از وفات یار آیا	خزان جب اپنی ہوئی موسم بہار آیا
میم	″	•	معانی قل ہو اللہ احد کی ہین عیان ناسخ	برای قافیہ رکہا ہی مین نی میم احمد کا
نام	″	•	جبسی لیا ہی مین نے ای شوخ نام تیرا	مشکل ہوا زبان کو رہنا مری دہن مین
			مضمون نسی پس مرگ مرا نام ہے زندہ	کچہ کام نہین کام جو اولاد نہ آئی
نجم	″	•	ٹہیکی پہ پہونچ کے تخت ٹہیرا	مرکز پہ وہ نجم بخت ٹہیرا
نسیم	•	مؤنث	داغ نسی ال چمن ہی کرون آہ ضبط کیا	رکتی ہی روکنے سے نسیم بہار کب
			آئی اتراتے ہوئی کسکی گلی سی یارب	کہ نسیم سحری آج اوڑی پہرتی ہی
نظم	•	″	زندان مین اسکی سال اسیجے کہو منیر	مال ردی ہی نظم پہ ماہ اگست کی
نم	مذکر	•	چہوڑا نہ دلین کچہ بہی تب ہجر نی کہ رات	روئی تہی زار زار اور آنکہون مین نم نہ تہا
نیلام	″	•	حوران خلد بولتی ہین بڑہ بڑہ کی بولیان	نیلام ہو رہا ہی تمہارے شہید کا
ورم	″	•	نہ ہو دہلی ہی آسمان یونہی مجہی زار و نزار	فربہی جب تجہی چاہونگا ورم ہوجائیگا
وہم	″	•	موہوم کردیے جو دہان میان دوست	کیا جانی وہم صانع قدرت کو کیا ہوا
ہجم	″	•	زلف طولانی کا غم طول شب فرقت کا رنج	ایسے دو مضمون باندہی ہجم دیوان بڑہ گیا
ہجوم	″	•	کیا ہجوم خلق ہوگا حشر مین حیران ہون	کیا جنازہ آئیگا وان عاشق دلگیر کا
ہنگام	″	•	اب عشق و عاشقی کا زمانہ نہین رہا	جاتا رہا وہ وقت وہ ہنگام ہو چکا
یم	″	•	یاد بحر حسن مین رونیکی جسدم آئی لہر	موجزن ہر ایک تار آستین سے یم ہوا

داغ دہلوی
امیر لکھنوی
آتش لکھنوی
برق لکھنوی
ناسخ لکھنوی
داغ دہلوی
امیر لکھنوی
تسلیم دہلوی
امیر لکھنوی
داغ دہلوی
منیر دہلوی
مومن دہلوی
داغ دہلوی
ناسخ لکھنوی
داغ دہلوی
رشک لکھنوی
امیر لکھنوی
رند لکھنوی
عروج لکھنوی

ردیف نون

لفظ	مذکر	مؤنث	مثال		
آبِ حیوان	مذکر	•	خط سی دونی ہوگئی اوسکی ہین کے آب و تاب	خضر کی فیض قدم سی آب حیوان بڑھ گیا	ناسخ لکھنوی
آستان	″	•	تاکہ ہستی سی الگ وسکا آستان نہ دیکھ ہی	بی نشانون سی بہت وہ بی نشان نہ دیکھ ہی	امیر لکھنوی
آستین	•	مؤنث	یہان دم نہین شوق سے قتل کر	مرے خون سی تر آستین ہو چکی	مومن دہلوی
آسمان	مذکر	•	آسمان ٹوٹ پڑا ہے ستمِ ہیجا کا	یہ ہی میرا ہی کلیجا کہ اوٹھاتا ہون مین	داغ دہلوی
آسن	″	•	کرتا ہی مجھے ابلق ایام شوخیان	پہچانتا نہین مگر آسن سوار کا	جرأت لکھنوی
آشیان	مذکر	•	جان پائیگا چمن اہی گل تری گلگشت مین	ہر شجر مین مرغ جانکا آشیان ہو جائیگا	ناسخ لکھنوی
			کہان صیاد کیسا باغبان کس پر گری بجلی	چمن مین آتشِ گل نی ہمارا آشیان پھونکا	داغ دہلوی
آفرین	•	مؤنث	داد دینی کا تو کیا مذکور یہ صیاد حسن	چاہتی ہین اور اولٹی آفرین نخچیر سے	امیر لکھنوی
آن	•	″	ہر بات مین کافر کی کیا آن نکلتی ہے	وان آن نکلتی ہی یان جان نکلتی ہے	داغ دہلوی
آن	•	″	ہر دم لب پہ جانِ حزین تھی	ہر آن آنِ بازپسین تھی	مومن دہلوی
آن	•	″	اوس طرحدار کی ہی آن نکیلی ایسی	جو نظر باز ہین اون کو ہین نظر مین چبھتی	ظفر دہلوی
آہن	مذکر	•	سورتِ سوزن بنا کر بخیہ گر کی ہاتھ مین	بوسہ چاکِ جگر لینے کو آہن آ گیا	نسیم دہلوی
احسان	″	•	مجھ پہ احسان کیا وعدہ فراموشی نے	اسکی عادت سے وہ اندازِ ستم بھول گئے	داغ دہلوی
			احسان ہی سر پہ ناخنِ شمشیر یار کا	کیا دل کی کھول دی ہی گرہ پیچ و تاب کی	امیر لکھنوی
اذان	•	مؤنث	وہی شبِ وصل موذن نی اذان پچھلی رات	ہای کم بخت کو کس وقت خدا یاد آیا	داغ دہلوی
			اذان دی ہی کعبہ مین ناقوس دیر مین پھونکا	کہان کہان ترا عاشق تجھے پکار آیا	جرأت لکھنوی
اذن	مذکر	•	خدا کی گھر مین کرون جا کی شکر کی سجدے	ملی جو اذن در بت پہ جبہہ سائی کا	امیر لکھنوی
ارگن	″	•	چھیڑ کر دلکو وہ لیتی ہین شیون کیسا	کوک دیتی ہین تو بجتا ہی یہ ارگن کیسا	صبا لکھنوی
ارمان	″	•	نالہ نکلا کبھی دل سی تو کبھی آہ و فغان	پر ترے وصل کا ارمان نکلتا ہی نہین	داغ دہلوی
استخوان	″	•	غضب ہے مثلِ موسیقار اک اک استخوان ہوگا	ہوئی خود خاک تو کیا خاک ای سوز فغان ہوگا	داغ دہلوی

لفظ	مذکر	مؤنث	مثال		
استخوان	مذکر	۰	یا رب شتاب آئی سگِ یار اسطرف	کچھ کچھ ہین استخوان تنِ لاغر مین رہ گئی	امیر لکھنوی
اطمینان	〃	۰	مدتین گذرین کہ اطمینان اونکا کر دیا	نالۂ بے سود نے فریاد بے تاثیر نے	نسیم دہلوی
افسون	〃	۰	پڑھا جو میری وقت نزع تو نی منہہ ہی منہہ مین کچھ	پڑہی تکبیر یا کچھ پڑھکی افسون لستان پہونکا	داغ دہلوی
افشان	مختلف فیہ		ملا غازہ و تو پایا آرسی نی رنگ آرایش	چنی افشان تو ٹینے کی قسمت اور بہی چمکی	امیر لکھنوی
			حسن و جمال کو بہی طمع سیم وزر کی ہی	افشان ہوا ہی یار کی رخسار کی پسند	آتش لکھنوی
			اوس پری کی رات آرایش کا سامان رہگیا	لب پہ مسی رہگئی ماتھے پہ افشان رہگیا	مولوی علیخان آسی
افیون	۰	مؤنث	گلشن نے کیا اشارہ کیا خال یار کی	افیون باغبان کو دی کوکنار نے	وزیر لکھنوی
امان	مذکر	۰	گرم فریاد کیا شکل نہالی نے مجھے	تب امان ہجر مین دی بردِ لیالی نے مجھے	غالب دہلوی
امتحان	〃	۰	امتحان ہی دوست دشمن کا عبث	یہ تو اپنے دل سے پوچھا چاہیے	امیر لکھنوی
انسان	〃	۰	وہی انسان پورا ہی اوسیکی ہمتو قائل ہین	بہلونین جو بہلا ٹھیرے برونین جو برا ٹھیرے	داغ دہلوی
انگبین	〃	۰	میری مولی کو امیر النحل ملتا تہا خطاب	خانۂ زنبور مین تب انگبین پیدا ہوا	ناسخ لکھنوی
اوسان	〃	۰	مجنون کا حال سنکی پریشان ہو گئے	میری اگر سنو گی تو اوسان جائینگے	داغ دہلوی
ایمان	〃	۰	خاطر سے یا لحاظ سے مین مان تو گیا	جھوٹی قسم سے آپکا ایمان تو گیا	داغ دہلوی
بادبان	〃	۰	نہین لٹکا یا ناسخ شملہ اوس بحر خوبی نی	ہماری کشتی عمر رواں مین بادبان باندہا	ناسخ لکھنوی
باران	〃	۰	ہی برنگ برق ہنسنا آدمیت سے بعید	سالہا باران غم بہر گل آدم ہوا	ناسخ لکھنوی
بدن	〃	۰	بار دنیا جسکے سر پر ہو اوسی راحت کہان	چور رہتا ہی مشقت سے بدن مزدور کا	امیر لکھنوی
			زالِ دنیا تنگ کرتی ہی نہایت ہی مجھے	ہی مگر اس ہیولا کا کیا بدن فولاد کا	آتش لکھنوی
بہتان	〃	۰	شبِ فرقت مین کالی فرعون جب میری آنکھ جھپکی ہو	عبث بہتان عشق کا آکر مجھ پر خواب کا جوڑا	آتش لکھنوی
بہون	۰	مؤنث	ہم وہ جانباز ہین گر کھینچتا قاتل شمشیر	تنگ ہی ہو جاتی اگر بھون چڑہائی ہوتی	ناسخ لکھنوی
بیابان	مذکر	۰	گریہ نی اکدم مین بنا دو وہ گھر کی شکل	میری نظر مین صاف بیابان پھر گیا	داغ دہلوی

لفظ	مذکر	مؤنث	مثال		
بیان	مذکر	•	عظمت و شان جلال انکا ہو کیا اوسکی بیان	تشکل ہوئی ہر قدرت خلاق ازل	امیر لکھنوی
بیستون	″	•	فرہاد سر کو پھوڑ کے تیشہ سے مر گیا	شیرین نے ناپسند مگر بیستون کیا	آتش لکھنوی
پان	″	•	شفق پھولی ہے دیکھو شام کو شہر ختنا نہین	لب رنگین پہ مسی ملکر اوسنے پان کھایا ہے	امانت لکھنوی
پاؤن	″	•	ہوگیا لوٹ مین سلیمان یہ آیا جو نظر	پاؤن کسطرح سنبھلتا کہ گیا دل ہی پھسل	امیر لکھنوی
پایان	″	•	انتہا یونہی نہین ہے میرے طول صبر کو	جسطرح پایان نہین قاتل تری بیداد کا	جرأت لکھنوی
پرچھاوان	″	•	چمن ہے آئینہ گل عکس ہے رخسار گلگون کا	رہا جو سرو پر چھاوان ہے تیری قد موزون کا	آتش لکھنوی
پستان	•	مؤنث	کھلگئے نشہ کی حالتمین جو اوسکی پستان	سمجھے میخوار کہ بلور کا ساغر چھلکا	برق لکھنوی
پیرہن	مذکر	•	صد شکر قوت اتنی تو مجکو فلک نے دی	ہاتھون سے میرے چاک مرا پیرہن ہوا	امیر لکھنوی
پیکان	″	•	کوئی دم پیکان نہ ٹھیرا سینہ مین بے پیر کا نہین ہے رنگ خون غصہ سے رنگت سرخ ہے اسکی	رہ گیا کیا کیا پھڑک کر دم ترے نخچیر کا مرے سینے سے پیکان بھی ترا برہم نکلتا ہے	امیر لکھنوی داغ دہلوی
پیمان	″	•	اوس عہد فراموش کا اللہ رے تغافل	گویا نہ کہا تھا کبھی پیمان ہوا تھا	داغ دہلوی
تابدان	″	•	ہماری دل مین ہے یون اوسکی تیر کا رخنہ	اندھیری گھر مین ہے جسطرح تابدان ہوتا	ظفر دہلوی
تان	•	مؤنث	کان مین دیس کی آواز چلی آتی ہے	تانین لیتی ہے کوئی حور لقا ساون کی	نسیم لکھنوی
تسکین	•	″	گر وہ نہ آئینگے تو اجل آئیگی ضرور	تسکین ملی ہوئی ہے مرے اضطراب مین	داغ دہلوی
تکان	•	″	تکلیف نجانے سے اوٹھائی	سے نے راہ کی کچھ تکان پائی	مصحفی
تلون	مذکر	•	طبع نازک مین تلون اسقدر کاہیکو تھا	یہ اوڑ ایا رنگ سحر رنگ کی تصویر سے	داغ دہلوی
تمکین	مختلف فیہ		تمکین جو اوسکے شوخ نگاہی مین سمگئی تول دیکھا ہم نے میزان خرد مین بارہا	کچھ دیر میرے دلکی تباہی مین رہ گئی کوہ سے ای نازنین بھاری تر تمکین ہوا	داغ دہلوی آتش لکھنوی
تمن	مذکر	•	صف لشکر گانکی جنبش کا کیا اقبال کی کشتہ	شہیدونکی ہوئی سار جب جسمی تمن بگڑا	آتش لکھنوی
تن	″	•	غضب کی ہی قیامت کی جلن ہے عشق مین یارب	پھکا جاتا ہے تن آنکھین نکلتی ہین جہنم کی	امیر لکھنوی

لفظ	مذکر	مؤنث	مثال	
توان	•	مؤنث	زبانِ تیغ نکلے سروح لفظِ مرحبا کہکر	مری قاتل توان دست و بازو ہو تو ایسی ہو
توسن	مذکر	•	کشتہ انداز کی کسطرح سے پامال ہون	قدم اس ناز سے جب یار کا توسن ڈالی
			اک اشارے مین یہ تا ملک عدم جا پونہچا	توسن عمر کو کیا حاجت مہمیز رہے
تہان	″	•	ہوئے جامہ باریک ہی کیا گلعذار رنگین	بنا کرتی ہین آنکھین آنسوؤن سی تہان شبنم کا
جان	•	مؤنث	دل بیتاب کی تڑپنے سے	آگئی جان جسم بےحس مین
جبین	•	″	ملی ٹھوکرون ہی مین اہلِ نیاز	ہماری جبین سنگ در ہو گئی
جشن	مذکر	•	بہار آئی ہی ساقی کا یہ زمانہ ہوا	تمام میکدون مین جشن خسروانہ ہوا
جلن	•	مؤنث	غضب کی ہی قیامت کی جلن ہی عشق مین یارب	پھنکا جاتا ہی تن آنکھین نکلتی ہین جہنم کی
جن	مذکر	•	محبت ویسے ہی بتنے کی پریکا دشمن	سخت دیوانہ ہی جن اسکے چڑھا ہی سر پر
جنان	″	•	ہم مست ایسے ہوئے مین تھے کیا جانین حشر مین	کس سمت کو جنان تہا کدہر کو جحیم تہا
جنون	″	•	یا تو ایسی تمکنت یا ہے وحشت اسقدر	یا جنون سر مین ہوا یا کوئی مجنون دلمین ہی
جوبن	″	•	اوبھرا جو اوس نگار کا جوبن شباب مین	دریا می حسن مین نظر آئی حباب سرخ
جوکھون	•	مؤنث	نکر عادت وصل گھبرائیگا ہجر	جدائی کی جوکھون جو ایدل پڑیگی
جہان	مذکر	•	سارا جہان نام کے پیچھے تباہ ہی	انسان کیا عقیق مین سے نکل گیا
جیحون	″	•	پھرتی پھرتے جستجوے گوہرِ مقصود مین	بیٹھ کر رو یا گھڑی بھر مین جہان جیحون ہوا
چتون	•	مؤنث	یہ کہتی ہے اے داغ چتون تمہاری	کہ تم چاہتے ہو ستمگر کسیکو
چلمن	•	″	دل صد چاک بھی چلمن ہی کسی کمر کی	سر جہکاتی ہین جو کرتی ہین نظارے مشتاق
چلن	مذکر	•	سکۂ داغ وفا اکدن مری کام آئیگا	عشق کی بازار مین اونکا چلن ہو جائیگا
چلن	″	•	ہو رہی ہی تری رفتار سے حیران خلق	تو نے سیکھا چلن اے کبک خرامان کس کا
چمن	″	•	تیری کوچے کا تصور مجھے قفس مین بندھا	قید مین بلبل شیدا کو چمن یاد آیا

نسیم دہلوی
امیر لکھنوی
داغ دہلوی
امیر لکھنوی
داغ دہلوی
داغ دہلوی
صبا لکھنوی
امیر لکھنوی
امیر لکھنوی
امیر لکھنوی
داغ دہلوی
امیر لکھنوی
امیر لکھنوی
منیر لکھنوی
امیر لکھنوی
آتش لکھنوی
داغ دہلوی
امیر لکھنوی
آتش لکھنوی
امیر لکھنوی
منیر لکھنوی

لفظ	مذکر	مؤنث	مثال		شاعر
چین	مذکر	۰	چین آتا نہیں جبتک کہ عروس دولت	دیکھ لیتی نہیں یہ چہرہ اوٹھا کر گھونگھٹ	امیر لکھنوی
			مری تڑپنے سے شکوہ تمہیں تو چین آیا	چلو تمہاری طبیعت تو مہربان ٹھیری	داغ دہلوی
چین	۰	مؤنث	خود بخود کچھ دل شیدا کو ہی اندوہ ملال	کس جبین کی یہ مدد کار ہی چین تھوڑی سی	عرش لکھنوی
حسن	مذکر	۰	گل کو ملکر ترے عارض سے ملا حسن قبول	ورنہ کیا سبزۂ بیگانہ گلستا نمین نہین	داغ دہلوی
			ذرۂ مہر ہوے ہم کبھی پروانۂ شمع	جس جگہ دیکھ لیا حسن طبیعت آ ئی	امیر لکھنوی
خرمن	″	۰	تری وزد حنائی مایۂ صبر و خرد لوٹے	تری برق نگہ لی خرمن تاب و توان پھونکا	داغ دہلوی
			وہ عروسی اسطرح ہین سر و تن بھری ہوے	پھولون سی جیسی خرمن گلشن بھرے ہوے	رشک لکھنوی
خزان	۰	مؤنث	خزان تو خیر سے گذری چمن مین بلبل کو	بہار آئی ہو اب آشیان رہے نہ رہے	امیر لکھنوی
خفقان	مذکر	۰	جب کہین بیٹھ بٹھائی خفقان اوچھلا ہی	ہمنے جا کر اوسی کوچہ کی ہوا کھائی ہی	داغ دہلوی
خوان	″	۰	قل ہو فراق یار مین کس کس کو دیکھیے	تارونکی نقل سے ہی یہ خوان فلک بھرا	عرش لکھنوی
خون	″	۰	خون دل رگ رگ سے پانی کی طرح بہنے لگا	سرخ آنسو کیا پسینا تک ہمارا لال ہی	داغ دہلوی
داستان	۰	مؤنث	سنتے ہو داستان مری جانتی ہو جھوٹ	ہو بات کا مزا جو خدا اعتبار دے	داغ دہلوی
دالان	مذکر	۰	ہم بھی مر رہنے کو ڈھونڈ ہین گے کوئی قبر کہن	آپ بھی سوئین مبارک رہے دالان نیا	امیر لکھنوی
دامن	″	۰	بھرتا ہزار غنچۂ پیکان کو توڑ کر	آتنا مگر یہ دامن زخم جگر کہان	داغ دہلوی
			سایبان اپنے سیہ خانہ کا بنوا تا امیر	ہاتھ آجاتا اگر دامن شب دیجور کا	امیر لکھنوی
دربان	″	۰	اپنے دروازے کی زنجیر سے باندہی مری ہاتھ	اٹھو در کا رنکو لی اوسے دربان ہوگا	وزیر لکھنوی
درمان	″	۰	دم مری آنکھو نمین اٹکا ہی کہ دیکھون تو بھی	کیا مسیحا سے مرے درد کا درمان ہوگا	داغ دہلوی
دکان	۰	مؤنث	ہر دلبر مہ پارہ خریدار ہی تیرا	اکبار ہوئی حسن فروشونکی دکان بند	داغ دہلوی
دن	مذکر	۰	دن نہ پورا ہو چکا ہم ہو گئے آخر تمام	روز فرقت کی خدا کیا سخت گھڑیان ہو گئین	داغ دہلوی
			اے اجل باندہ کمر وقت ترا آپونہچا	دن ڈھلا دیکھ وہ شام شب فرقت آئی	جلیل لکھنوی

لفظ	مذکر	مونث	مثال		
دوربین	۰	مونث	ہر طرح محروم نظارہ سے رہجاتی ہین ہم	بام پر آتی ہین وہ تو دوربین ملتی نہین	امیر لکھنوی
دہن	مذکر	۰	لگی منہ بہی چڑہانی دیتو دیتی گالیان صاحب	زبان بگڑی تو بگڑی تہی خبر لیجی دہن بگڑا	امیر لکھنوی
			جائیگا سوی زلف وہ اکدن ضرور امیر	ظلمت کی دہن ہی مثل سکندر لگی ہوئی	داغ دہلوی
دہوان	″	۰	رکہنا ہماری خاک سی کچہ راہ اے صبا	مرقد مین بند سوز جگر کا دہوان نہو	داغ دہلوی
			عارضِ تابان ہی شعلہ نالۂ شبگیر کا	گیسوی پیچان دہوان ہی خانۂ زنجیر کا	امیر لکھنوی
دُہون	″	۰	عمر خضر سے اوسکی زیادہ ہو زندگی	دُہون ہیچ جو یار کی زلفِ دراز کا	آتش لکھنوی
دہیان	″	۰	دم نکلنے پہ بہی اون ابروونکا دہیان ہا	قطع کی راہ عدم چہاؤن مین تلوارونکی	امیر لکھنوی
			کعبے کی سمت جا کی مرا دہیان پہر گیا	اوس بت کو دیکہتی ہی لبِ ایمان پہر گیا	داغ دہلوی
دیوان	″	۰	ہر بیت مین اک شاہدِ معنی کی ہی تصویر	ناسخ ہی مرقع نہین دیوان ہمارا	ناسخ لکھنوی
ذقن	″	۰	ہی صفائی کی سبب عکس مسونکا او سپہر	خط سے یہ سبزہ نہین ہی ذقنِ سرخ ترا	اختر لکھنوی
ران	۰	مونث	بہر گیا دل تو زیادہ کہین شرمائین نہ آپ	آپ نے ران عبث زانو سے سرکائی ہی	اختر لکھنوی
رتن	مذکر	۰	دسوان رتن یہ ہاتھ لگا حسن کا نیا	بازو کی جلد تم سے جو اے نورتن ملی	بیتاب لکھنوی
رکن	″	۰	طاعت آپ دہیان ہی کبہی تجدید نماز کا	اعظم یہی ہی رکن ہماری نماز کا	امیر لکھنوی
رن	″	۰	گلستان مین جو ترا ظلِ بدن پڑتا ہی	بلبل آپسمین یہ لڑتی ہین کہ رن پڑتا ہی	امیر لکھنوی
روزن	″	۰	ہم غش ہین اوسکا روزنِ دیوار بند ہی	کیا آنکہ کہولیے رہ دیدار بند ہی	امیر لکھنوی
رویان	″	۰	بدلی پانی کے اگر خاک چہنی بادلسی	ایک رویان نہو میلا مری بارانی کا	امیر لکھنوی
زعفران	۰	مونث	زردی نے میری رنگ کی مجکو رولا دیا	ہنسوائی جو کسیکو وہ یہ زعفران نہ تہی	آتش لکھنوی
زمین	۰	″	کوے جانان کی زمین ہی فتنہ خیز	آسمان ہی صفت کے الزام مین	داغ دہلوی
			مین وہ سیاہ کار ہون جسمین ہوا ہون دفن	چیلاتی ہی زمین مری مٹی خراب کی	امیر لکھنوی
زندان	مذکر	۰	اے پری بل دیکی زلفونمین غضب تو نے کیا	اور بہی ہم قید ہو نہ تنگ زندان ہو گیا	امیر لکھنوی

لفظ	مذکر	مؤنث	مثال		
زبان	مذکر	۔	دیت مین بروز جزا لی رہین گے قاتل کو	ہمارا جان کی جانیمین بہی زبان ہوا	مومن دہلوی
زین	″	۔	دم بہی اس مہمانسرای دہر مین لینی نپا ی	آتی ہی یان توسن عمر روان پر زین ہوا	جرأت لکھنوی
سامان	″	۔	سنتے ہین ای داغ ہم اوس بت سے بگڑا ہی رقیب	غیب سے سامان دیکہو تو خدائی کیا کیا	داغ دہلوی
			ہوگیا لوٹ مین سامان یہ آیا جو نظر	پاؤن کس طرح سنبہلتا کہ گیا دل ہی پہسل	امیر لکھنوی
سان	۔	مؤنث	اوس بت کو آفتاب پرستی بہانہ ہی	تیغ نگاہ چاہیے سان آفتاب کی	ناسخ لکھنوی
ساون	مذکر	۔	کیا ہی باندہی ہی تری چشم نے اشکونکی جہڑی	کبہی ایسا نہ برستی ہوی ساون دیکہا	ظفر دہلوی
سایبان	″	۔	سایبان اپنی سیہ خانہ کا بنواتا امیر	ہاتہ آجاتا اگر دامن شب دیجور کا	امیر لکھنوی
ستون	″	۔	پیچ مجکو کیا مری گہر تک کو قسمت نے دیے	ہر ستون کہا کہا کی بل شاخ غزالان ہوگیا	امیر لکھنوی
سخن	″	۔	نعم البدل دیا مجہے اللہ نے امیر	لعل ہوگیا جو خون تو رنگین سخن ہوا	امیر لکھنوی
			قول پورا تہا پر اوس عہد شکن کی منہ سے	ٹکڑی ہوکی سخن وعدہ وپیمان نکلا	داغ دہلوی
سرسون	۔	مؤنث	وہ باغ بہی جب حمل قبول ہے	سرسون آنکھون مین سبکی پہولے	نسیم دہلوی
سمان	مذکر	۔	صدا یون سینہ کوبی مین ہی یان زنجیر گردن کی	سمان ہو دف زنی مین جیسی آواز جلاجل کا	بحر لکھنوی
سمرن	۔	مؤنث	یاد آئین دم تسلسل اشک	سمرنین یار کی کلائی کی	رند لکھنوی
سن	مذکر	۔	اودہر کی کوچے سی تمہاری کون جاے سوی خلد	آپ کل بارہ برس کی سن بیادہ حور کا	امیر لکھنوی
سوزن	۔	مؤنث	فصل گل باقی ہی کرلونگا گریبان پہر چاک	آنی دو سوزن اگر پہر رفو آتی ہی	جرأت لکھنوی
سوہان	مذکر	۔	ٹوٹتے دست جنون سی گر نہین زنجیر پا	تو مری قسمت سے کیا سوہان بہی جاتا رہا	ظفر دہلوی
شان	۔	مؤنث	سو حسن نکلتی ہین سو ناز نکلتی ہین	ای صل علی تجہمین کیا شان نکلتی ہی	داغ دہلوی
			وای قسمت رہگئی حسرت مین لطف یار کی	بڑہ گئی شان تغافل کچہ جو غصہ کم ہوا	امیر لکھنوی
شبخون	مذکر	۔	جان دو پہر لشکر آرائی تہی جوش یار کی	صفت اس بلوہ مین شبخون تمنا ہوگیا	مومن دہلوی
شکن	۔	مؤنث	جبین پیشانی پہ ہر دم شکن اچہی نہین	دیکہیو بیکار ہو جائیگی بل کہاتی ہی تیغ	امیر لکھنوی

لفظ	مذکر	مؤنث	مثال		
شگون	مذکر	•	وہ آتی کب ہین مگر جہمنی اونکی آنیکا	شگون سنکی کچہ آواز زاغ لے تو لیا	ظفر دہلوی
شیون	″	•	ہوگیا سنکر نوید وصل شادی مرگ مین	جب تلک یہ زمزمہ آیا کہ شیون ہوگیا	مومن دہلوی
صحن	″	•	بیٹھنے دیگی نہ کو نہین ہی وحشت مجکو	صبح کو زیر قدم صحن بیابان ہوگا	نسیم دہلوی
طغیان	″	•	دل قابل محبت جانان نہین رہا	وہ ولولہ وہ جوش وہ طغیان نہین رہا	مومن دہلوی
طوفان	″	•	ہوا عشق سر مین لین بیخ وہان کا طوفان	بہلا انبیا دکیا ہی ایک مشت خاک آدم کی	امیر لکہنوی
عنان	•	مؤنث	بلاسی خاک ہو برباد سارے خاکسارونکی	سمند ناز کی اوسکی عنان پہیرے نہین جاتی	ظفر دہلوی
عنوان	مذکر	•	قاتل کی خط سی قتل کا ہوتا نکیون گمان	عنوان نامہ آیہ فتح عظیم تہا	امیر لکہنوی
فرمان	″	•	دیا ہی یار نے فرمان قتل عام امیر	ہمین بہی اپنوا امید رفاہ پڑتی ہی	امیر لکہنوی
فسون	″	•	رہتی ہین ہاتھ باندہی ہوئی گلرخان دہر	یارب ہی کس غضب کا فسون اس حنا کی پاس	امیر لکہنوی
فغان	″	•	عشق گل مین وہی بلبل کا فغان ہی جو تہا	پرتو مہ سے وہی حال کتان ہی کہ جو تہا	آتش لکہنوی
فن	″	•	مفسدی جو کہ ہو اوس چشم سیہ کم ہین	فتنہ پردازی جسی کہتی ہین فن ہی اسکا	آتش لکہنوی
قانون	″	•	کسیکو حکم خدا و رسول یاد نہین	زبان پہ خلق کی قانون ہی فرنگی کا	امیر لکہنوی
قرآن	″	•	خط نہ دیکہا مصحف رخ پر ترے	یہ عجب آیا نظر قرآن صاف	داغ دہلوی
کاروان	″	•	کاروان باد بہاریکا روان ہوجائیگا	ایک دن یہ باغ پامال خزان ہوجائیگا	ناسخ لکہنوی
کان	″	•	بہر دیے کان اوس سراپا ناز کی	خاک منہ مین تفرقہ انداز کے	مومن دہلوی
کتان	″	•	انصاف مین نے عالم اسباب مین کیا	بنوائی چاندنی جو میسر کتان ہوا	آتش لکہنوی
کرگدن	″	•	کرگدن کا بہی ذرا حوصلہ دیکہی کوئی	اپنی قاتل کو پس از مرگ سپر دیتا ہی	ناسخ لکہنوی
کرن	•	مؤنث	چمکی یہ روی یار سی قسمت نقاب کی	جاتی سو چہن رہی ہی کرن آفتاب کی	امیر لکہنوی
کفن	مذکر	•	یک رنگ تہی وہ ہم کہ دورنگی نکی پسند	پہنا کفن تو جامہ ہستی اوتار کی	امیر لکہنوی
			خوف عصیان ہی کہ مردونے کفن پہنا ہی	بیسون بلی طرف ملک عدم جاتی ہین	داغ دہلوی

لفظ	مذکر	مؤنث	مثال		
کمان	۰	مؤنث	ظالمو تکو بہی ہوا ماتم تری نخچیر کا	روتی ہی منہ پر کمان کہہ رکہکے پلہ تیر	امیر لکھنوی
کمین	۰	″	ای حلقۂ زلف دام دی رہی عبث	ای نازو ادا کمین ہماری ہی عبث	مومن دہلوی
کندن	مذکر	۰	جلال ونکا کہنڈر سو نہین یونہی چمکتا	کہ ہو خاک مین جیسے کندن دمکتا	حالی دہلوی
کنوان	″	۰	ملاحت دہن یار کا ہی ہر سو شور	عجیب لطف کا کہاری ہی یہ کنوان نکلا	جرأت لکھنوی
کہکشان	۰	مؤنث	کہکشان چرخ پہ دیکہی تو یہ سمجہی شب ہجر	ترک کہینچی ہوے شمشیر جفا ہی سر پر	امیر لکھنوی
کین	۰	″	میری تعزیت مین نہ لا غیر کو	کہان تک ستم پیشہ کین ہو چکے	مومن دہلوی
گردن	۰	″	یار مختار ہی جو چاہی کرے ہنسنے امیر	گردن عجز تہ تیغ رضا رکہی ہے	امیر لکھنوی
گردون	مذکر	۰	شامل می کوئی ہوتا ہی اگر اے ناسخ	ساغر عمر کو گردون ہین بہر دیتا ہے	ناسخ لکھنوی
گریبان	″	۰	غیر لی اوس گلکی بالونین جو کی کنگہی کبہی	مثل سنبل تار تار اپنا گریبان ہوگیا	امیر لکھنوی
گلبن	″	۰	گر گئی گلبن سے جی بوٹا سا قد کو دیکہکر	تہا کف گلبین جو زر گویا دفینا ہوگیا	ناسخ لکھنوی
گلخن	″	۰	سدا دل شعلہ افروز آتش ہجرانی رہتا ہے	نہین ہوتا ہی یہ گلخن کبہی ایجان من ٹہنڈا	ظہیر دہلوی
گلستان	″	۰	نخل ماتم کے سوا کچہ بہی نہوتا ہر گز	مری اشکونسی جو سرسبز گلستان ہوتا	ناسخ لکھنوی
گلشن	″	۰	گل کہلاتا ہی خزان مین بہی مرادرجنون	جب کہلی زخم کہن اک تازہ گلشن بنگیا	داغ دہلوی
گلگون	″	۰	بوی گل کی طرح گرد راہ دکہلائی نہ دی	یار کا گلگون نسیم صبح سو چالاک تہا	جرأت لکھنوی
گمان	″	۰	مجکو حسرت کا گمان ہی تمہین تمنا کا یقین	نالہ کہتا ہی کچہ اس خانہ ویرانمین نہین	داغ دہلوی
			حسینونکا گہٹا یا رتبہ ایسا حسن نی تیرے	گمان مجنون کو ہی اب خیمۂ لیلی پہ محمل کا	امیر لکھنوی
گن	″	۰	نام جسکا رہگیا کچہ اوسکا گن باقی رہا	ورنہ جو پانسی گیا ساتہ اوسکی اوسکا گن گیا	ظفر دہلوی
گون	۰	مؤنث	ہمکو دو بوسۂ لب میگون	نہین صہبا ہی خوشگوار کی گون	[illegible]
گہن	مذکر	۰	جا بجا لی خط نی اوسکی رخ پی نقاب مین	سورج گہن پڑا شرف آفتاب مین	امیر لکھنوی
گہن	″	۰	پہلوان مانتی ہین وہ بکی تمہارا لوہا	ہاتہ تلوار کا پڑتا ہے کہ گہن پڑتا ہی	[illegible]

لفظ	مذکر	مؤنث	مثال		
لڑکپن	مذکر	٠	گلی تیغ و سپر باندھی پھر کرتا تھا وہ ظالم	لڑکپن بھی نہ تھا خالی ستم سے میرے قاتل کا	قدر لکھنوی
لگن	مختلف فیہ		یہ ندامت ہے تری جلوہ سی ای شعلہ رو	وجہ کیا آج جو محفل مین لگن یاد آیا	رشک لکھنوی
			شمع و خون سیکا ہی مگر مد نظر	اشک ہر شمع سی بہتی ہین لگن پایین	قبول لکھنوی
محن	مذکر	٠	سختیان جو رہتان کی نہ بیان کر اختر	رنج فولاد سی زاید ہین محن پتھر کی	اختر لکھنوی
مدفن	″	٠	آخر کار تہ خاک ہی مدفن سبکا	اہل دولت کو بلند آج مکان کرنے دو	آتش لکھنوی
مژگان	٠	مؤنث	ہجوم اشک سے مژگان اگر اونچی نہین ہوتے	تعجب کیا کہ شاخ پر ثمر اونچی نہین ہوتے	ظفر دہلوی
مضمون	مذکر	٠	دلمین مضمون یاس و حسرت کے	بنگئے لوح نقش تربت کے	داغ دہلوی
			لوٹا ستمگرون نے مگر پھر بھی ای امیر	مضمون ہزار ہا مری دیوان مین رہ گئی	امیر لکھنوی
معدن	مختلف فیہ		یہ اثر تیری حنا کا ہی کہ کان لعل ہو	ایک دم آجائے گر ہیری کی معدن پر پا	ناسخ لکھنوی
			لعل خندان کا تصور دیدۂ گریان مین ہی	دیکھنا لعل بدخشان نکاہی معدن آب مین	ناسخ لکھنوی
مکان	مذکر	٠	سب مکانون سی جدا پیر مغان کا ہی مکان	میکشون کی ہی الگ شہر سے باہر محفل	امیر لکھنوی
من	″	٠	منہ کھول کے سانپ اک نکالا	اوس کالی نے من زمین پہ ڈالا	نسیم دہلوی
منجن	″	٠	تیز دندان طمع رہتی ہین چشم یار پر	چاہیے منجن مجھے خاکستر بادام کا	امیر لکھنوی
میان	″	٠	ہی تصور مجکو ہر دم ابروی خمدار کا	دل نہین گویا بغلمین میان ہی تلوار کا	ناسخ لکھنوی
میدان	″	٠	جنون مین دیکھیے میدان کسکی ہاتھ رہتا ہے	پڑی ہی آبلون مین پھوٹ دریکا خار زمین	داغ دہلوی
میزان	٠	مؤنث	اللہ رے قدر میری گناہون کی روز حشر	تعظیم کو کھڑی ہوئی میزان حساب کی	امیر لکھنوی
ناخن	مذکر	٠	ہان ای کلید دار قضا کھول قفل سخت	کچھ آہنین گھس نجائیگا ناخن کلید کا	امیر لکھنوی
			بتون کی رستہ رستہ مین کیونکر دل ہو انسان کا	کہ ہر ناخن نگینہ بنگیا مہر سلیمان کا	داغ دہلوی
نردبان	٠	مؤنث	دکھلاتی سیر آنکھونکو بام مراد کے	ایسی کوئی کمند کوئی نردبان نہ تھی	آتش لکھنوی
نشان	مذکر	٠	ہوا ہی غیر کے طالع مین کیا ثابت یہ سیارہ	نشان مشتری ملتا نہین میری ستارون مین	داغ دہلوی

لفظ	مذکر	مؤنث	مثال	
نشان	مذکر	•	حواس خمسہ عاشق کی نالی سی ہی جمعیت	پریشان فوج ہو جسدم نشان گم جائی لشکر کا
نشان	″	•	ابھی مزار پہ احباب فاتحہ پڑھ لین	پھر اسقدر بھی ہمارا نشان ہو نہ ہو
نشیمن	″	•	نہین خال سیہ ہی جو نمایاں اوسکی ابرو پر	نشیمن زاغ نی آکر بنایا شاخ آہو پر
			ناتوان ایسا کیا ہی خوف نی صیاد کے	واسطے میرے رگ گل کا نشیمن بنگیا
نقصان	″	•	صحبت عالم سی نقصان گوشہ گیرونکا نہین	خوف کیا گر تیرے زاغ کمان نی دیکھ لی
نگین	″	•	گوشہ گیری ہی ہی معدومی مجھے مقصود دل	ٹوٹ جاتا ہی نگین کہدتی ہی میرے نام کا
نمکدان	″	•	بی سبب کیون یہ لب زخم پہ افغان ہوگا	شور محشر سے بھرا اوسکا نمکدان ہوگا
گلستان	•	مؤنث	تصویر کھینچی اوسکی رخ سرخ فام کی	اک صفحے مین قلم نی گلستان تمام کی
نورتن	مذکر	•	پکھراج وار زرد ہو فیروزہ فلک	دیکھی جو نورتن کبھی بازو پہ یار کا
نون	″	•	کیا ہی لپٹا ہی مرے دست تمنا کیطرح	نون تیرے ناف کا ہیم کمر ہونی لگا
نہین	•	مؤنث	کہو مرگ ہی ہان نوازش کرے	کہ اوس سے زیادہ نہین ہو چکی
نیسان	مذکر	•	رو چکی یاد در دندان مین جب ہم چاند بھر	ہنسکی فرمانے لگے نیسان یہ پورا ہو گیا
وطن	″	•	دنیا کی سیر تھی کہ تماشا طلسم کا	جھپکی پلک کہ آنکھ سی غائب وطن ہوا
			کوسون تک الٹی پاؤن چلا آہ مین غریب	جبتک مری نظر سی نہ پنہان وطن ہوا
ہان	•	مؤنث	وعدۂ وصل سی انکار کرے ہی وہ ظفر	منہ سی اوس بت کی خدا جانی کہ کب ہان ہوگی
ہرن	مذکر	•	کسی چشم کا جب جب اثابت مین دیوانہ	تو مجھ سے مست ہاتھی کیطرح جنگلی ہرن بھاگا
ہن	″	•	سیاہ زلفونسے افشان جھڑ رہی گورے گلے اوپر	گھٹا گھنگھور چھائی ہی حلب مین ہن برستا ہی
ہیجان	″	•	تیرے گیسو میں نی دیکھی جوش سودا ہو گیا	روی آتشناک سی ہیجان صفرا ہو گیا
یاسمین	•	مؤنث	اون عذارون کی جو پائے صحبت آتش	یاسمین باغ مین پھولی نہ سمائی ہوتی
یرقان	مذکر	•	خاک پا تونی نہ اوس عیسی نفس کی چھڑکی	باغبان نرگس بیمار کا یرقان نگیا

امیر لکھنوی
امیر لکھنوی
امیر لکھنوی
امیر لکھنوی
داغ دہلوی
امیر لکھنوی
آتش لکھنوی
مومن دہلوی
آتش لکھنوی
امانت لکھنوی
وزیر لکھنوی
مومن دہلوی
رشک لکھنوی
امیر لکھنوی
داغ دہلوی
ظفر دہلوی
آتش لکھنوی
سحر لکھنوی
ناسخ لکھنوی
آتش لکھنوی
آتش لکھنوی

لفظ	مذکر	مؤنث	مثال		
یقین	مذکر	•	صریرِ خامہ کو وہ شیر کا نعرہ سمجھتے ہین	یقین اعدا کو ہی میرے قلمدان نیستان کا	ناسخ لکھنوی
یمن	〃	•	اوڑ گیا طائر بہارِ چمن	دیکھیے یمن آشیان میرا	رشک لکھنوی
			ردیف واو		
آبجو	•	مؤنث	چمن مین صبح کو جاکر نہ منہ دکہانا تہا	برنگ آئینہ حیران ہی آبجو تیری	آتش لکھنوی
آبرو	•	〃	آنکھون سے لہو کے نکرنا	اشکون سے ہی آبرو تمہاری	امیر لکھنوی
			آبرو بنگئی مرنیکی کہ روتی تو ہین وہ	اشک شادی سے مگر چشم کو نم کرتی ہین	مومن دہلوی
آرزو	•	〃	دل کا ویرانہ ہوگیا لیکن	اب بہی ہو اسمین آرزو تیرے	داغ دہلوی
			تو سرد ہوا ہین نیم بسمل	پوری ہوئی آرزو تمہارے	امیر لکھنوی
آنسو	مذکر	•	سرشکِ تلخ کی تلخی گوارا ہی تو ہمکو ہے	زمین پیتی نہین آنسو ہماری چشمِ گریاں کا	داغ دہلوی
			اب خاک کام آئینگے آنسو ہزار کی	شبنم نے دہوئی پاؤن عروسِ بہار کی	امیر لکھنوی
آہو	〃	•	حلقۂ گیسو سی آنکہ اوسکی نظر آتی نہین	چین مین گویا کہ یہ آہو نظر آیا مجھے	ناسخ لکھنوی
ابرو	مختلف فیہ		دیکھنا ہونچا لسے بل جائیگا سارا جہان	اک ذرا ابرو اگر اوس فتنہ گر کے ہلگئے	ظفر دہلوی
			جان لیا ہی ماہِ عید اوسکو مہِ صیام مین	ابروِ یار بہی اگر دیکہ لیا ہلال سا	ظفر دہلوی
اُتو	مذکر	•	دستِ نازک سی لگا مین تونے تلوارین جو آج	کیا ہماری رختِ عریانی پہ اُتو ہوگیا	ناسخ لکھنوی
بازو	〃	•	آج مولد ہی جنابِ حیدرِ کرار کا	ہوگیا بازو زبردست احمدِ مختار کا	ناسخ لکھنوی
بازو	〃	•	مرثیہ ہم دلِ مقتول کا پڑہتی ہی داغ	اونکی مجلس مین مگر کوئی بہی بازو نہوا	داغ دہلوی
باندہنو	〃	•	ہون وہ سرگشتہ جسی ہوش سر و ساماں نہین	باندہنو یارون نی باندہا ہی سرِ دستار کا	رشک لکھنوی
بو	•	مؤنث	پڑین جو سیر گرد نہین وہ لوٹین ہاتہ ای ظالم	کہ بوی غیر آتی ہی مجھے پہولونکی ہارون مین	امیر لکھنوی
بہاؤ	مذکر	•	ہونگی ہمچشم مری اشک روان دریا سی	دیکھیے دونون مین ہو بہاؤ زیادہ کسکا	ظفر دہلوی
پر	〃	•	جسکو کیا نشانہ ہوا دم مین بے نشان	ہر پر پہ ہی شہپر ملک الموت تیر کا	ناسخ لکھنوی

لفظ	مذکر	مؤنث	مثال	
پرتو	مذکر	۰	اعلیٰ کو کیون نہ صحبتِ ادنیٰ سی ہو خلل	دیکھا کبھی نہ پرتوِ خورشید چاہ مین
پہلو	″	۰	ہو گا اک پہلوے دل پیرِ داغ اک پہلوے دل	یان مرا پہلو گلستان بوستان ہو جائیگا
پھلو	″	۰	کوئی پھلو تو رہی کہئے پلٹ جائیگا	آنکھ سے وہ نہ ہو لب سے جو ارشاد رہی
ترازو	۰	مؤنث	انداز سی جو پاتی ہو دباہ مرے گناہ	زور اپنا تولتی ہی ترازو حساب کی
ٹاپو	مذکر	۰	ای چشمِ اشکبار ڈبو دی اد نہین ہی تجھ	ٹاپو ہی جا بجا جو سمندر مین رہ گئی
جادو	″	۰	نام رکھتے ہین مسیحا کو وہ یہ کہکر	لب مین اعجاز ہوا آنکھ مین جادو نہوا
جنو	″	۰	نکہتِ کاکلِ پیچان سی جو تیری تشبیہ	عطر مجموعہ کا ہر جزو پریشان ہوتا
جستجو	۰	مؤنث	گردش سی ہی مہر و مہ کے ثابت	انکو بھی ہے جستجو تمہاری
			افتادگی مین بھی نگئی اوسکی جستجو	گویا زمین پہ پاے مرغ پریدہ ہون
جگنو	مذکر	۰	خواہش جو روشنی کی ہوئی مجکو ہجر مین	جگنو چمک کی شمعِ شبِ تار ہو گیا
جگنو	″	۰	سر کا دوپٹہ شکوہ جو گردن کو پاس سے	جگنو کی طرح یار کا جگنو چمک گیا
جنیو	″	۰	دہا گا دیا بتون نے جفا دیکھکر مجھے	اوٹھا جو مین جنیو کمر سے لپٹ گیا
جو	۰	مؤنث	کرم حق سی ہے گلزار توکل سرسبز	کٹ کی دریا سے مری باغ مین جو آتی ہی
جھاڑو	۰	″	آتی ہی بادِ خزان لئے ایسے جھاڑو پھیرنے	جاے گل تیا چمن مین باغبان کہتا نہین
چلو	مذکر	۰	جام اگر ٹوٹ گیا کیا ہی تردد ساقی	صاحبِ جام نہین جام ہی چلو اپنا
چھڑکاؤ	″	۰	مشقِ خرام مین عرق افشان ہو کر و یار	چھڑکاؤ ہو رہا ہی زمین پہ گلاب کا
خو	۰	مؤنث	مشتاق سی دور بھاگتی ہے	اتنی ہی اجل مین خو تمہاری
دارو	۰	″	خاک پا اوس غیرتِ منصور کہ جو پیہ مل	تجکو دارو کو کلف کیا او قمر ملتی نہین
دیو	مذکر	۰	مین نی لیا بغل مین پری وصال کو	دیوِ فراق کشتی مین مجھسے پچھڑ گیا
رفو	″	۰	خداندی تجھ ناخنِ جنون تیرے ہاتھون	ہمیشہ چاک جگر کا رفو بگڑتا ہے

امیر لکھنوی
داغ دہلوی
وزیر لکھنوی
امیر لکھنوی
امیر لکھنوی
داغ دہلوی
ناسخ لکھنوی
داغ دہلوی
امیر لکھنوی
امیر لکھنوی
امیر لکھنوی
رند لکھنوی
بحر لکھنوی
آتش لکھنوی
صبا لکھنوی
امیر لکھنوی
آتش لکھنوی
امیر لکھنوی
رند لکھنوی
آتش لکھنوی
ظفر دہلوی

لفظ	مذکر	مؤنث	مثال		شاعر
زانو	مذکر	٠	لڑتی ہین کچھ عجب انداز سے نیچی نظرین	کوئی آئینہ ہوا آپکا زانو نہوا	داغ دہلوی
			ہی غضب کا شوخ وہ بت ہو جو صحبت دو گھڑی	چٹکیان لے لیکے زانو لال کردی حور کا	امیر لکھنوی
سبو	″	٠	فلک نے افسر خورشید سر پہ کیون رکھا	سبوی بادہ نہ تھا ساغر شراب نہ تھا	امیر لکھنوی
			دیکھ چلکر مری ساقی کی سخاوت زاہد	ایک ساغر کوئی مانگے تو سبو ملتا ہے	داغ دہلوی
سرو	″	٠	کہتا ہی سرو شاخ ثمرور کو دیکھکر	مفلس ہے بیوقار توانگر کے روبرو	داغ دہلوی
سہو	″	٠	لکھدیتا وصل ہجر کی جا سر نوشت مین	اتنا نہ سہو کاتب تقدیر سے ہوا	منیر لکھنوی
شفتالو	″	٠	طفل کی مانند اوسپر رال ٹپکیگی مری	باغ عالم مین مجھے شفتالوِ لب بہائیگا	آتش لکھنوی
ضو	٠	مؤنث	دیکھی وہی شمع جسکی لو تھی	چمکا وہی چاند جسکی ضو تھی	شوق لکھنوی
عضو	مذکر	٠	یہ اشارہ ہی ہر اک عضو بدن حضرت کا	ہی نوا سنج سپاس کرم عزوجل	امیر لکھنوی
قابو	″	٠	وای قسمت کیا حصر آئینہ نے روی نگا	شانی نی ذکر لیا اوس زلف پہ قابو اپنا	منیر لکھنوی
قلمرو	مختلف فیہ		چند پریان بہی کرون مثل سلیمان تسخیر	یہ قلمرو بھی رہی زیر زمین تھوڑی سی	آتش لکھنوی
			اللہ کے کرم سے بتون کو کیا مطیع	زیر نگین قلمرو ہندوستان ہوا	آتش لکھنوی
کدو	مذکر	٠	سما گئی مرے سینے مین مثل دل شیشے	تمہارے محتسبو ہاتھ کیا کدو آیا	وزیر لکھنوی
کو	″	٠	رنگین رہیگا خون شہیدان سی کوی و دشت	فردوس کی بہار کو بیم خزان نہین	آتش لکھنوی
کولہو	″	٠	شیرینی اون لبون کی رکھتا جو تو تو کولہو	پانی سے تجکو تیلا لے نیشکر نکرتا	آتش لکھنوی
گفتگو	٠	مؤنث	چٹکا جو چمن مین غنچۂ گل	بو دیگی گفتگو تمہارے	امیر لکھنوی
			ناصحون سے کلام کون کرے	اپنی ایسون سے گفتگو ہی نہین	داغ دہلوی
گلو	مذکر	٠	ہوا جب نقش تابع مطلب دل ہوگیا حاصل	گلوی اژدہا ہمکو جو ہاتھ آیا عصا سمجھے	امیر لکھنوی
			تہ خنجر یہ کہتا تھا ستمگر سے گلو اپنا	جو یون ٹک ٹک کرتے ہین کب گٹ گٹ کے مرتے ہین	داغ دہلوی
گوکھرو	″	٠	بنگئی اونکی بناوٹ سی ہماری جان پہ	پاپیچ مین گوکھرو ٹانکا تو پیکان ہوگیا	امیر لکھنوی

لفظ	مذکر	مونث	مثال	مثال
گھاؤ	مذکر	•	رکھتی ہین سیکڑون وہ سنون مژگان لیکن	کوئی پوچھو کہ سیا آپ نے گھاؤ کسکا
گیسو	″	•	تمکو آشفتہ مزاجونکی خبر سے کیا کام	تم سنوارا کرو بیٹھے ہوئے گیسو اپنا
			نہ پوچھو داغ ادا اون گیسوونکی کچھ نرالی ہے	بنائی سی بگڑتے ہین سنوارے سے بکھرتے ہین
لگاؤ	″	•	دلکو ہو لاگ تو ہو کچھ کسی صورت کا لگاؤ	لطف کیسا کہ وہ اب جو رہی کم کرتے ہین
لو	•	مونث	یہ کسکی لو ہی اے دل مضطر لگی ہوئی	اک آگ سی ہی سینے کے اندر لگی ہوئی
			جاتا نہین ہے ولسی رخ آتشین کا دہیان	لو آگ سی ہی مثل سمندر لگی ہوئی
لہو	مذکر	•	منظور جسے رخ ہی کہ امیر سیاہ مست	دلکا کباب کھاے جگر کا لہو پیے
			ملگیا ولسی یکایک تہی سو فار کا رنگ	ورنہ بیگانے سے برسون مین لہو ملتا ہے
مو	″	•	اللہ رے اوسکا رنگ ترقی بلا کی ہے	ہر موی زلف موی کمر سے نکل گیا
			نظر ریش سیہ مین جب کوئی موی سپید آیا	بہت روئی اوسے ہم خندۂ دندان نما سمجھے
وضو	″	•	کعبۂ دلکی زیارت کو طہارت تہی ضرور	تیر کو واجب وضو ہی آب پیکان ہوگیا
			نہائی خون سی ہم ہاتھ جان سی دہوئے	یہ غسل آیا ہمین اور یہ وضو آیا
ہندو	″	•	اک خال سیہ بہی تری آنکھون کی قرین ہے	اچھی رہی ترکون مین بہی ہندو نظر آیا

ظفر دہلوی — داغ دہلوی — داغ دہلوی — داغ دہلوی — داغ دہلوی — داغ دہلوی — امیر لکھنوی — امیر لکھنوی — داغ دہلوی — داغ دہلوی — امیر لکھنوی — امیر لکھنوی — امیر لکھنوی — وزیر لکھنوی — صبا لکھنوی

ردیف ہای ہوز

لفظ	مذکر	مونث	مثال	مثال	
آبلہ	″	•	اوس ترک کی قرہ کا تصور بندھا اگر	کانٹو نسے جا کی آبلۂ دل لپٹ گیا	امیر لکھنوی
			سینے مین بوالہوس کی بہی تہا آبلہ مگر	نشتر کا نام سنتے ہی منہ زرد ہوگیا	روش دہلوی
آنکھ	•	مونث	آنکھ لگتی ہی تو کہتی ہین کہ نیند آتی ہے	آنکھ اپنی جو لگی چین نہین خواب نہین	داغ دہلوی
			دل سے ملگئے وصال کا سودا اٹھہر گیا	الفت کی آنکھ بیچ مین والّل ہوگئی	امیر لکھنوی
آوازہ	مذکر	•	ہی صریر کلک مین پہنچے جہان بخشیکا فیض	پست آوازہ ہی جس سے قم باذن اللہ کا	امیر لکھنوی
آہ	•	مونث	ستانہ خاطر مظلوم کو ڈرا سے ظالم	پڑی نہ تیغ کبھی جیسے آہ پڑتی ہے	امیر لکھنوی

لفظ	مذکر	مؤنث	مثال		
آہ	۰	مؤنث	اے آہ دلمین ہوکر جو پردہ رہی ترا	جاتی ہے وہ دور درکی تو پھر اثر کہان	داغ دہلوی
آئینہ	مذکر	۰	عمر بھر آئینہ اس غم مین ہا چشم پرآب	کسنے سکتے مین دکھادی ہو صورت میری	داغ دہلوی
			مآل کار کی صورت نظر آتی تو رو دیتا	بر نگ شاگرد ہان آئینہ چشم سکندر سے	امیر لکھنوی
ارادہ	″	۰	کبھی کوئی حسینونسی دل بیچتا ہی نہین	آئے جسے جسے ہو ارادہ خرید کا	امیر لکھنوی
استخارہ	″	۰	شوق سے عزم بیابان جنون اب کیجے	دانۂ زنجیر سے بھی استخارہ ہو گیا	ناسخ لکھنوی
اشارہ	″	۰	رنگ اوڑ کر رخ دشمن سے پر ناوک ہو	گر اشارہ ہو ترا ناوک بی پر کو کہ چل	امیر لکھنوی
			کیسا نظارہ کسکا اشارہ کہانکی بات	سب کچھ ہی اور کچھ نہین پہنچی نگاہ مین	داغ دہلوی
افسانہ	″	۰	یہ افسانہ پورا تو ہو گا سنے جسے	جو دو چار ہون گے قیامت کی دن	داغ دہلوی
			وہ بت ہی مہربان سب اپنا اپنا حال کہتے ہین	لب خاموش تجکو بھی کوئی افسانہ آتا ہے	امیر لکھنوی
اندیشہ	″	۰	مے پیو شوق سے خالق ہے کریم اور رحیم	میکشو خیر ہے اندیشۂ فردا کیسا	امیر لکھنوی
بادہ	″	۰	چشم حیران جام کو اوس چشم میگون نی کیا	بادۂ گلرنگ بھی پانی سے پتلا ہو گیا	ناسخ لکھنوی
باڑہ	۰	مؤنث	مشکل آسان نہوئی تیرے گنہگار ونکی	حیف منہ موڑ گئے باڑھ بھی تلوارونکی	امیر لکھنوی
بچہ	مذکر	۰	سخت دل جو ہین اونہین محروم کیتا ہی فلک	بیضۂ فولاد سے بچہ کہان پیدا ہوا	ناسخ لکھنوی
بدلہ	″	۰	غضب ہین جان ہی کیا کیجے بدلہ رنج و زحمت کا	بدی بھی کر نہین سکتی خوشی سے ہو نہین سکتا	داغ دہلوی
بسم اللہ	۰	مؤنث	ہوا ہی عشق تازہ ابتدا آہ ہوتی ہے	مبارک طفل دل کی آج بسم اللہ ہوتی ہے	وزیر لکھنوی
بوجھ	مذکر	۰	گران بار محبت دفن ہین نیچے زمین اکثر	الٰہی کسطرح یہ بوجھ اوٹھا پشت ماہی سے	داغ دہلوی
			کہان یہ سختی عالم کہان یہ دل نازک	غضب ہے شیشہ اوٹھائی جو بوجھ پتھر کا	امیر لکھنوی
بوسہ	″	۰	مانگا جو بوسہ آنکھ دکھائی عتاب کی	تھا بید بن تو بات بھی کیا لاجواب کی	امیر لکھنوی
بیاہ	″	۰	کیا ہوا اوجیا چپل دو دن	بیاہ میرا او رہی جاہ جا	[illegible]
بیعانہ	″	۰	یوسف مصر محبت کیسا ارزان بک گیا	نقد دل قیمت ہوئی کی بوسہ بیعانہ	[illegible]

لفظ	مذکر	مونث	مثال		
پرچہ	مذکر	•	ہوں وہ مسکین باغبان فوراً مجھے پرچہ لگا	ایک تپا بھی گرا جب شاخ سے انگور کے	امیر لکھنوی
			اوٹھا جو پردہ تو کیا شرم ہے ابھی شبِ وصل	بڑی نقاب تو یہ ای نگار باقی ہے	امیر لکھنوی
پردہ	״	•	ہیں اوٹھو تو طرف غیر نگاہیں اوٹھیں	مگر اوس بزم میں اوس چشم کا پردہ ہوں میں	داغ دہلوی
پرزہ	״	•	گلی کوچے میں تمنے اشتہارِ عشق پھیلائے	کہ اوڑ اوڑکر مری مکتوب کے پرزے بکھرتے ہین	داغ دہلوی
			تڑپتا لوٹتا اوڑتا جو پتیا بانہ آتا ہے	یہ مرغِ نامہ بر آتا ہے یا پروانہ آتا ہے	داغ دہلوی
پروانہ	״	•	کون پروانہ یہان شمعِ سرِ طور کا ہے	جلوہ افروز ترا حسن خداداد رہے	امیر لکھنوی
			تو وہ ہے ناوک فگن تیرا بہکجائی جو ہاتھہ	آپ اوڑکر تھام لے نخچیر پلہ تیر کا	امیر لکھنوی
پلہ	״	•	تفرقہ پرواز تھی کیا آنکھہ اوس صیاد کی	مجھہ سے امسال ہین تری پلہ ہے سو تیر کا	داغ دہلوی
پناہ	•	مونث	پائی نہ تیغِ عشق سے ہمنے کہیں پناہ	قربِ حرم میں بھی ہیں تو قربانیوں میں ہم	ذوق دہلوی
پنبہ	مذکر	•	زخم کاری نے کیا بند زبانکو میری	زخم نے پنبہ پئے زخم دہن مجکو دیا	جرأت لکھنوی
پنجشاخہ	״	•	دستِ رنگین یاد آئی گر شتابِ ریگ مین	پنجشاخہ سامنے آنکھوں کے روشن ہوگیا	ناسخ لکھنوی
پیش خیمہ	״	•	باغ کو جائیگا وہ ابرِ سیہ مست اوٹھا	پیش خیمہ تو روانہ ہوا سرکار کا ہے	وزیر لکھنوی
			حلقۂ زنجیر سے کم دور پیمانہ نہ تھا	قید خانہ تھا ہمیں یا رمیخانہ نہ تھا	داغ دہلوی
پیمانہ	״	•	چھلک جاتا ہے جامِ عمر اپنا واے ناکامی	ہماری منہ تلک ساقی اگر پیمانہ آتا ہے	امیر لکھنوی
تارہ	״	•	وصل کی شب سیہ خانہ میں جوشِ نور ہے	ہے چراغ شب سے بس شرمندہ تارہ شام کا	ناسخ لکھنوی
تجربہ	״	•	تجربہ دونوں کی جانبازیونکا کر دمِ قتل	امتحان غیر کا میرا بھی میدان ہوجائے	صبا لکھنوی
تحفہ	״	•	شیخ حرم کو چاہیے کچہ تحفہ ہند کا	تصویر بہیجدو نگا بتِ میگساری کی	داغ دہلوی
تسمہ	״	•	وہ مشتاقِ شہادت ہوں کبھی جلاد گر تڑپا	لگاتا تازیانہ بڑھکے تسمہ میری گردن کا	امیر لکھنوی
تشبیہ	•	مونث	اور تشبیہ نئی اک مجھے سوجھی ہے نئی	مار خرطوم ہے دندان ہیں درختِ صندل	امیر لکھنوی
تکیہ	مذکر	•	زعم میں اپنی لپیٹ کر یار سی سویا میں رات	دن ہوا تو تکیہ پہلو نظر آیا مجھے	ناسخ لکھنوی

لفظ	مذکر	مؤنث	مثال		
تنخواہ	۰	مؤنث	ملا جب درہم داغ جنون گھبراکے دل بولا	یہی کیا عشق کی سرکار مین تنخواہ ملتی ہے	وزیر لکھنوی
توبہ	۰	؍؍	دل شکستہ جو ہے توبہ تو عجب کیا زاہد	ہے نکالی ہوئی صحبت سے یہ میخوارونکی	امیر لکھنوی
			کسیکا دل تو کیا شیشہ نہ ٹوٹا بادہ خوارونمین	یہ توبہ ٹوٹکر کیون جا لگی پرہیزگارونمین	داغ دہلوی
تودہ	مذکر	۰	کیا چاہتا ہے فیض کہ انجم سے آسمان	اک تودۂ بلند عظام رمیم تھا	امیر لکھنوی
توشہ	؍؍	۰	کچھ لیگئے ہین زاغ و زغن کچھ سگ وہما	لاش اپنی بعد مرگ ہے توشہ فرید کا	امیر لکھنوی
تہ	۰	مؤنث	موسی کو یہ چڑہی ہے کہ برقِ جمال تھی	اک تہ اوتر گئی تھی تمہاری نقاب کی	امیر لکھنوی
تہاہ	۰	؍؍	غوطے کھلواتی ہین پیرمنزین تیری ہی بحرِ حسن	تہاہ اک بات کی وردو پہر ملتی نہین	صبا لکھنوی
تہنیہ	مذکر	۰	شب ہمنے تہنیہ جو کیا توبہ کا ساقی	مغرب سے سحر مہرِ درخشان نکل آیا	ذوق دہلوی
تیشہ	؍؍	۰	اے عشق سن لی کہین فرہاد یہ صدا	تیشہ پکارتا ہے کہ مین کوہکن ہوا	داغ دہلوی
ٹھاٹھ	؍؍	۰	غم و اندوہ حرمان ہین مصاحب بوریا مسند	فقیری مین میسر ٹھاٹھ ہے ہمکو امیری کا	امیر لکھنوی
ٹیڑہ	۰	مؤنث	کجی اون گیسوؤنکی دستِ شانہ کیا نکالیگا	کہین یہ ٹیڑہ جاتی ہے کہین یہ خم نکلتا ہے	داغ دہلوی
جادہ	مذکر	۰	پاؤن اُٹھتا ہی نہین یہ دشت تو زندان ہے مجھے	جادۂ راہ لپٹتا ہے سلاسل ہو کر	داغ دہلوی
			وحشی وہ ہون چلا جو مین نہ انکو دشت سے	قدمونسے جادہ مثل سلاسل لپٹ گیا	امیر لکھنوی
جامہ	؍؍	۰	کشتونکا کیست کاٹکی کہیتی ہے تیغ یار	جامہ مجھی پہ قطع ہے قطع و برید کا	امیر لکھنوی
جبّہ	؍؍	۰	آئی تو دو بہار یہ دونون ہین پہن مے	خرقہ نہ پیر کا ہے نہ جبّہ مرید کا	امیر لکھنوی
جلد	۰	مؤنث	لائق ہین دیکھنے کو مرے داغہا ے تن	ٹہنیے عجیب رکھتی ہے جلد اس کتاب کی	امیر لکھنوی
جلسہ	مذکر	۰	چاہیے آئینہ رو یونکا بھی جلسہ ہو جاے	کیجیے چلکے قبرِ سکندر محفل	امیر لکھنوی
جلوہ	؍؍	۰	چشم عاشق بنگیا ہون اسلیے مین اے نسیم	شاید آجائے نظر جلوۂ جمال یار کا	نسیم دہلوی
چاہ	۰	مؤنث	تول میزانِ نظر مین نظر دشمن و دوست	کسطرف کم ہے تری چاہ کدھر بڑھتی ہے	داغ دہلوی
چاہ	مذکر	۰	رہ الفت مین لیے آبی ذقن کی دلکو آفت ہے	مسافر کی قضا ہے چاہ اگر ہو خشک منزل کا	امیر لکھنوی

لفظ	مذکر	مؤنث	مثال		شاعر
چشمہ	مذکر	•	دیکھتا ہی جو روان نہرمین پانی شفاف	چشمۂ فیض پہ اوسکا ہی نہین گنگا جل	امیر لکھنوی
			اوگا ہی سبزہ کیسا حوض میکی گرد ای ساقی	خضر آئی نہون چشمہ سمجھکر آب حیوانکا	بحر لکھنوی
چکاچوندہ	•	مؤنث	سورج مکہی کو بحر چکاچوندہ ہو گئی	تمنے ذرا جو داغ سے پہا ہا اوٹھا لیا	امیر لکھنوی
چہرہ	مذکر	•	ای حسین کیا منہ ہی پر پونکا جو میرے منہ چڑہین	دیکھکر تجکو اوتر جاتا ہی چہرہ ماہ کا	امیر لکھنوی
حافظہ	″	•	بہولا نہ مجہی قتل گہِ عام مین قاتل	اللہ رے ترا حافظہ کیا یاد غضب ہے	ذوق دہلوی
حجرہ	″	•	منتظرِ چشم اک تماشا گاہ ہے تیرا صنم	خلوتِ دل ایک حجرہ ہی تری درگاہ کا	امیر لکھنوی
حصہ	″	•	وعدہ نہین ہی حشر کے دن کس سی دید کا	حصہ ابہی سی بانٹتا ہی ہین وہ عید کا	امیر لکھنوی
			کچہ محب کو تو کچہ عدو کو ملے	حصے ہو جائین میری قسمت کے	امیر لکھنوی
حلقہ	″	•	ہی تو یون زندان پہ چہانکی تواضع ختم ہی	حلقہ حلقہ پاؤن پڑتا ہی میری زنجیر کا	داغ دہلوی
			طوقِ مجنون کی گرانی کیا لگا ہو نہ پر چڑہی	ایک حلقہ ہی مری اوتری ہوئی زنجیر کا	داغ دہلوی
حوصلہ	″	•	خلعت بہن کی آنے کی تہی گہر مین آرزو	یہ حوصلہ بہی گور دکفن سے نکل گیا	امیر لکھنوی
			مجنون کا حوصلہ تہا جو راز دل چہپاتا	اک مشت استخوان بہی رکہی نہ پیرہن مین	امیر لکھنوی
حیلہ	″	•	ٹالنا منظور تہا ہر چند پہلے سے دلی	حیلۂ معقول صاحب کو جنا کا ہو گیا	داغ دہلوی
خاتمہ	″	•	یہ کس گریا تکا ساقی میکدہ مین دورِ آخر ہی	کہ غل ہی میکشو نمین خاتمہ ہی آج ساونکا	رند لکھنوی
خامہ	″	•	ہو گیا فرض مجھے شوق کا دفتر لکھنا	جب مری ہاتہ کوئی خامۂ فولاد آیا	امیر لکھنوی
خرقہ	″	•	آئی تو دو بہار یہ دونو ہین ہن سے	خرقہ نہ پیر کا ہے نہ جبۂ مرید کا	امیر لکھنوی
خزانہ	″	•	ہمنے اپنا دلِ گم گشتہ نپایا کہو کر	ورنہ یان ڈہونڈہتی والون نی خزانی پائی	داغ دہلوی
			یہ کسکی یاد مین رویا کہ آبرو پائی	خزانہ دیدۂ گریان ہی حوض کوثر کا	امیر لکھنوی
خوشہ	″	•	سبزہ کا کہکشان غنچہ پروین کیسا	خوشۂ تاک رگِ تاک سے آیا ہی نکل	امیر لکھنوی
خیمہ	″	•	تیرے رہنے کا اے رفیع القدر	خیمۂ آسمان بلند ہوا	ناسخ لکھنوی

لفظ	مذکر	مؤنث	مثال		
دانہ	مذکر	۰	چمن مین اتو زیرِ خانہ انگور بیٹھا ہون	ٹپک کر گر پڑیگا کوئی تو دانہ مقدر سے	امیر لکھنوی
			مری شکوفہ سی آنسو پونچھتا ہی کسلیے ناصح	ٹپکا کر گرتا ہی خود جو شجر مین دانہ آتا ہی	داغ دہلوی
دائرہ	″	۰	ایسی فرقت مین ہی گردش کہ مری رہنے سے	دائرہ صورتِ پرگار نظر آیا مجھے	ناسخ لکھنوی
درگاہ	۰	مؤنث	خط اوسنی لکھا سچ ہی یہ کہنا تو قسم لو	چل حضرتِ عباس کی درگاہ مین قاصد	امیر لکھنوی
درماہہ	مذکر	۰	برابر گر نہین نسبت کی درماہہ ہمارا ہے	غنیمت ہے نمک کے کنکریکا تو سہارا ہی	بیان لکھنوی
دروازہ	″	۰	لگا خنجر جو سینے پر ہوئی کیا کیا رہا قید سے	ہزارون حسرتین نکلین جو دروازہ کھلا دل کا	امیر لکھنوی
دستہ	″	۰	سنا ہی مین تجھی اب بس دستِ نگین کی ہوئی	پنجہ مرجان نہین دستہ دیا بلور کا	رند لکھنوی
دفینہ	″	۰	ہوا رونیسی دل خالی کہان اتبک بھی باقی ہے	خزینہ شوق وار مانکا دفینہ یاس حرمانکا	داغ دہلوی
دندانہ	″	۰	عشق دندانکی خطا پر قتل جو مجکو کیا	اسلیے شمشیرِ قاتل مین بھی دندانہ ہوا	رند لکھنوی
دودہ	″	۰	جانبِ میکدہ کیا وہ ستم ایجاد آیا	میکشو دودہ چھٹی کا جو تمھین یاد آیا	امیر لکھنوی
دورہ	″	۰	یون نہین رہنی کی گردشمین ہمیشہ مہر و ماہ	ختم اکدن دورہ شمس و قمر ہو جائیگا	رند لکھنوی
دوگانہ	″	۰	گر میکدہ مین عید منائی تو کیا ہوا	ایسا ہی تیرا شیخ دوگانہ قضا ہوا	داغ دہلوی
دھبہ	″	۰	رہا نہ دامنِ یوسف مین داغ عصیانکا	اگرچہ خون کے دھبے تو پیرہنمین رہے	داغ دہلوی
			دھویا ہزار اوس بتِ سفاک نی مگر	دھبے ہمارے خون کی خنجر مین رہگئی	امیر لکھنوی
دیدہ	″	۰	چشم نرگس نہ ملی دیدۂ آہو نہ ملا	اے حیا تجکو او نہین آنکھون مین کہا پینا تھا	امیر لکھنوی
دوپٹہ	″	۰	ہٹ گیا ہوگا دوپٹہ منہ سے سوتے مین کہین	شب یہان رہنے کا تیری جبین پہ چاہو گیا	مومن دہلوی
ذائقہ	″	۰	دنیا مین مزہ عشق سے بہتر نہین ہوتا	یہ ذائقہ وہ ہے کہ میسر نہین ہوتا	داغ دہلوی
			طفلی سے مجکو بادہ کشی کا ہی ذائقہ	ملتی تھی شیر دایہ مین لذت شراب کی	امیر لکھنوی
ذرہ	″	۰	تیری نقشان کا اگر ذرہ زمین پر گر پڑے	اختر گردان جگہ پا کر جبین پر گر پڑے	امیر لکھنوی
			جسپہ عاشق ہی صبا اوس خاک کا ذرہ ہون مین	برق جسپہ لوٹ ہی اوس کھیت کا دانہ ہون	داغ دہلوی

لفظ	مذکر	مؤنث	مثال		
ذمہ	مذکر	•	مجھے بیہوشش کی بلوا دیہ میرا ذمہ	بوند پانی کی اگر کوثر و زمزم مین رہے	داغ دہلوی
راہ	•	مؤنث	پیچ پیچ ہی راہ محبت بڑی ہی ٹیڑھی کھیر	نہ آئے خضر کبھی اس خراب رستی مین	داغ دہلوی
			سفر مین مجھ سی کہتی ہی کشش ہر قدم مری لکی	کہ وہ بھی پوچھتی آتی ہی ہونگی راہ منزل کی	امیر لکھنوی
رتبہ	مذکر	•	قید ہو کر ترے گیسو مین یہ رتبہ پایا	نذر دی قیس نے آکر ہمین زنجیر اپنی	امیر لکھنوی
			صفت کا رتبہ یہان ذات سی سوا دیکھا	دعا ہی تجھسی زیادہ تری وفا کے لیے	داغ دہلوی
رخنہ	″	•	نچھوڑا کوئی رخنہ کذب خفی کا	کیا قافیہ تنگ ہر مدعی کا	حالی دہلوی
رسالہ	″	•	روز ازل کھلا جو کتب خانۂ بہار	سوسن نے دس ورق کا رسالہ اوٹھا لیا	صبا لکھنوی
رستہ	″	•	چرخ پہ جا کے عرض حال کرون	رستہ اس بام کا نہین ملتا	داغ دہلوی
رشتہ	″	•	مجرمان عشق کو کیا خوف ہی تعذیر سے	کٹ سکا کب رشتۂ الفت تری شمشیر سے	داغ دہلوی
روزہ	″	•	بوسہ لب شیرین کا لیا وصل کی شب مین	افطار کیا خرمے سے روزہ رمضان کا	رند لکھنوی
روضہ	″	•	گرچہ ہون ہند مین لیکن مجھے ناسخ ہر دم	روضۂ حیدر کرار نظر آتا ہی	ناسخ لکھنوی
زرہ	•	مؤنث	تری تیغ نگہ کا جب دم ایجاد یہان آیا	سکندر نے زرہ پہنائی آئینہ کو جوہر سے	امیر لکھنوی
زلزلہ	مذکر	•	طاق کسری مین تزلزل آ گیا ہی ایک بار	تربت کسری مین ابکی زلزلہ آ جائیگا	ناسخ لکھنوی
زمانہ	″	•	زمانہ ہو گیا مدہوش چشم مست دلبر سے	تماشا ہی چھلکی محفل کی محفل ایک ساغر سے	امیر لکھنوی
			وہ زمانہ ہی گیا آپ کی دلجوئی کا	کہ تلاشین تھین نہ پانہین کہین بھی دل ہی	داغ دہلوی
زہرہ	•	مؤنث	گرد اوڑ کر جو سواری کی تری جاتی ہی	زہرہ آنکھون مین لگاتی ہی سمجھکر کاجل	امیر لکھنوی
زینہ	مذکر	•	رفعت جاہ کو ہی ہمت عالی درکار	اونچے کوٹھے کے لیے چاہیے زینہ اونچا	ظفر دہلوی
ساتہ	″	•	وحشت مین دیسکی نہ مرا ساتھ گردباد	نقش قدم کی طرح بیابان مین رہ گئی	امیر لکھنوی
سایہ	″	•	مین جو دیوانہ قامت ہون جاتا ہون جو گلشن مین	لپٹ جاتا ہی سایہ خوف کی مارے صنوبر سے	امیر لکھنوی
			تمہارے کوچے مین ہر روز وہ قیامت ہی	کہ سایہ ڈھونڈھ رہا ہی کہین پناہ ملی	داغ دہلوی

لفظ	مذکر	مؤنث	مثال	
سبحہ	مختلف فیہ		فصل گل مین اسقدر ہی میکشونکا دور دورہ	سبحہ زاہد نے بنائی دانۂ انگور کی
			جہان مین شاد مین وہ پیروا ہمہ ہون	کہ سبحہ بہی نہ کبہی مول بے امام لیا
سبزہ	مذکر	۰	اوگا ہی سبزہ کیسا حوض کی گرداب تا قیے	خضر آئے مہون چشمہ سمجھکر آب حیوان کا
			ای سبزہ رنگ خط ہی بنا ابتو بوسہ دے	بیگانہ تہا جو سبزہ چمن سے نکل گیا
سبزہ	″	۰	سبزہ تری کانونکا اگر عکس فگن ہو	شمشاد کی صورت ابہی ہوجاہی شمع
سپاہ	۰	مؤنث	پڑی ہین کشتی تری تیغ آبدار کی گرد	کنارے نہر کے جیسے سپاہ پڑتی ہی
ستارہ	مذکر	۰	جلوہ حسن آلہی اور ٹہراے کلیم	آپ کی گرمی نی چمکایا ستارہ طور کا
سجدہ	″	۰	مین یہ کیا جانی کیون سجدہ کیا اوس بتکو	جانتا ہون کہ خدا اور ہی پتہر مین نہین
سدہ	۰	مؤنث	تلاش تہی مجکو نامہ کی خبر نتہی ہائی اسکے خبر	ته پاؤن کی سدہ ہی سرکی گئی ہی ایسی چیا مثالکہ
سرمہ	مذکر	۰	پگیا چشم پہ سرمہ	پا ہی رنگین پہ حنا لوٹ گئی
سفینہ	″	۰	دریای نیستی مین وہ ڈوبا مین بعد مرگ	کشتی مرا سفینۂ اشعار ہو گئی
سکہ	″	۰	اوس دل کا کوہی نقش وفا مین نہین جب	بیٹہا ہوا ہی سکہ ترے زر خرید کا
سلسلہ	″	۰	دام بلا ہی زلف سی باندہا ہی سلسلہ	دل چاہتا ہی پہر کوئی جھٹکا اوٹہائیے
			کس پری کی زلف سی تشبیہ اوسکو ہی لیہر	سلسلہ پونہچا کہان جاکر مری زنجیر کا
سلیقہ	″	۰	شروع عشق مین گستاخ تہی اب ہین خوشامد گو	سلیقہ بات کرنیکا نہ جب آیا نہ اب آیا
سورہ	″	۰	مرگیا سنتے ہی اسکی نالۂ مرغ سحر	وصل کی شب میرے حق مین سورۂ یسین ہوا
سیارہ	″	۰	ہوا ہی غیر کی طالع مین کیا ثابت سیارہ	نشانِ مشتری ملتا نہین میرے ستارونین
سیاہہ	″	۰	تری پلکونکی فردین دیکھکر ٹہیرا دلِ عاشق	سیاہہ ان صفونکا ہی سیاہی شامِ منزل کی
سینہ	″	۰	جلتا ہی سینہ بہتی ہین آنکہونسی اپنی اشک	باہر جو آب آگ ہی اندر لگی ہوئی
			صاف ہی سینہ ہمارا کہ نہ دل ہی نہ جگر	کیا صفائی تجہ سے آئینہ رو آئی ہی

ناسخ لکھنوی
شاد لکھنوی
داغ دہلوی
امیر لکھنوی
امیر لکھنوی
امیر لکھنوی
امیر لکھنوی
امیر لکھنوی
داغ دہلوی
داغ دہلوی
امیر لکھنوی
امیر لکھنوی
امیر لکھنوی
داغ دہلوی
داغ دہلوی
امیر لکھنوی
داغ دہلوی
آتش لکھنوی
داغ دہلوی
امیر لکھنوی
امیر لکھنوی
داغ دہلوی

لفظ	مذکر	مؤنث	مثال		
شامیانہ	مذکر	•	مر گیا ہون الفتِ قامت مین آہ کہینچکر	شامیانہ ہو مرے مرقد پہ مدِ آہ کا	امیر لکھنوی
شانہ	”	•	شانہ جب زلفِ معنبر سے اولجھکر نکلا	ہم یہ سمجھی کہ ہمارا دلِ مضطر نکلا	داغ دہلوی
			پریشان نہین یہ عالم تری زلفون کا دیکھا ہے	کہ اک اک بال پر قربان ہوتی شانہ آیا ہے	امیر لکھنوی
شبہہ	”	•	دل چرایا ہی مرا آپ بہری محفل مین	اور کہتے ہین کہ ہی شبہہ تمہارا کسپر	داغ دہلوی
شبیہ	•	مؤنث	کہتے ہین دیکھکر وہ مہِ مصری شبیہہ	اچھی ہی ایک شکل حسین اپنے طور کی	داغ دہلوی
			نظارہ دو جہان کا چہوڑ جا دیکہا تماشا کر	شبیہین لوحِ ق پہ کہنچی پڑی ہین دونون عالم کی	امیر لکھنوی
شجرہ	مذکر	•	گر سلسلہ ہی گیسوئے مشکین مصطفے	بے سایہ سرو شجرہ ہوا میری پیر کا	ناسخ لکھنوی
شعلہ	”	•	کسیکا ساتھ کب دیتا ہی کوئی بیقراری مین	تڑپ تڑپ گیا شعلہ شرر نے قطعِ منزل کی	امیر لکھنوی
			شرر گین چشم مین اوس برقِ نظر کا جلوہ	ایک شعلہ ساتھ دامنِ مژگان نکلا	داغ دہلوی
شکوہ	”	•	کونسا لب ہی کہ جسپر نہین شکوہ تیرا	کونسا دل ہی کہ جسمین نہین حسرت میری	داغ دہلوی
			کیا کرین طالبِ دیدار حیا کا شکوہ	پردے آنکھون پہ حیا اوسکے رخِ روشن ڈالے	امیر لکھنوی
شلوکہ	”	•	ہجر مین لاغر بدن حد سے زیادہ ہو گیا	جو شلوکہ تہا ہمارا وہ لبادہ ہو گیا	ناسخ لکھنوی
شہرہ	”	•	اے داغ کب چہپائی چہپی کہیں آشنا ہے	شہرہ کہان نہین ہی تمہارا کدہر نہین	داغ دہلوی
شیرازہ	”	•	کوئی مضمون اگر لکہتا ہین اس حالِ پریشان کا	کبہی بندہتا نہ شیرازہ مری اوراقِ دیوان کا	ناسخ لکھنوی
شیرہ	”	•	اے خضر رندون کو کچہ مشکل نہین عمرِ دراز	آبِ حیوان گر نہین شیرہ تو ہی انگور کا	امیر لکھنوی
شیشہ	”	•	کسیکا دل تو کیا شیشہ نہ ٹوٹا بادہ خوارون مین	یہ توبہ ٹوٹکر کیون جا ملی پرہیزگارون مین	داغ دہلوی
شیوہ	”	•	مسیحائی ہوا قاتل کا شیوہ	عدم تک یہ خبر آئی تو اچہا	داغ دہلوی
صاعقہ	”	•	صاعقہ اوسکی نگہِ شوخ کا	دلکو بچایا تو جگر پر گرا	داغ دہلوی
صدقہ	”	•	مجکو صدقہ کر اگر ہی بدمزہ تیرا مزاج	پہر اودہر صدقہ دیا تو نے اودہر اچہا ہوا	ذوق دہلوی
صدمہ	”	•	کہین کیا ہم پہ جو صدمے گذرتی ہین گذرتی ہین	لگایا جس گھڑی دل اوس گھڑی کو یاد کرتے ہین	داغ دہلوی

لفظ	مذکر	مونث	مثال		
صدمه	مذکر	۔	ہون مین غم نصیب عجب مین نے کمی کی غم ہوا	کی شکایت جو چرخ کی جس سے صدمہ کم ہوا	امیر لکھنوی
صله	″	۔	ملگیا ہمکو وفاء عشق و الفت کا صلہ	بندہ پرور آپکی بس یادگاری چاہیی	داغ دہلوی
طبقه	″	۔	الفت کی دل جلونکو وہان نیند آگئی	خس خانہ تھا کہ طبقہ نار جحیم تھا	امیر لکھنوی
طره	″	۔	طرا نکلا ہے ہر رنگ کی اپنے یاسمین	وہ طرہ کونسا گلچین نے کیا ہی شاخ یاسمین	داغ دہلوی
طریقه	″	۔	کسی سے ملیگا کلام سے الہی	طریقہ جدا سے ہے تری گفتگو کا	نثار لکھنوی
طمانچه	″	۔	تجھے کیا اگر ہنسا گل گریہ شبنم گلشن مین	طمانچہ اوسکی منہ پر تونے کیون باد صبا مارا	ظفر دہلوی
عارضه	″	۔	ہم ابتدا ہی سے کہتے تھے یا الٰہی خیر	کہین نہ طول پکڑ جائے عارضہ دل کا	منیر لکھنوی
عرصه	″	۔	کیون اجل کیا تجکو بھی موت آگئی	اسقدر آنے مین کیون عرصہ کیا	منیر لکھنوی
عرصه گاه	″	۔	یہ حیات چند روزہ جو نہ سد راہ ہوتی	تو پھر ایک عرصہ گاہ عدم و وجود ہوتا	داغ دہلوی
عقده	″	۔	پڑ گئی کیونکر الٰہی دلمین اوس بت کی گرہ	پیچ رہا تھا کونسا عقدہ مری تقدیر مین	داغ دہلوی
			یہ تیری زلف کا عقدہ نہین وا ہو جو شانے سی	اری نادان بہت مشکل سی کھلتی ہی گرہ دل کی	امیر لکھنوی
عقیده	″	۔	مسجد سے سوی میکدہ ای شیخ یون نہ دیکھ	بالاے طاق ہو نہ عقیدہ مرید کا	امیر لکھنوی
			ہوا ہی جب سی شہرہ اوس عہد و پیمان کا	کوئی دل چیر کر دیکھی عقیدہ ہر مسلمان کا	داغ دہلوی
غازه	″	۔	غازہ جو اوسنے رات کو منہ پر لگا لیا	مانند آفتاب ہوا ماہتاب سرخ	امیر لکھنوی
غمزه	″	۔	ترا غمزہ ہی وہ طرار جب گلشن مین آتا ہی	گلو نکی جیب کترے ہی گرہ کاٹی ہی شبنم کی	امیر لکھنوی
غنچه	″	۔	چمکا جو چمن مین غنچہ گل	بو دیگی گفتگو تمہارے	امیر لکھنوی
			چمن مین ناز بلبل نی کیا جب اپنی نالی پر	چٹک کر غنچہ بولا کیا کیسی ہی نہین سکتا	داغ دہلوی
فاتحه	مختلف فیه		قبر مجنون پہ فاتحہ پڑھ دی	سجد کا جب ملا مقام ہمین	مرزا مہدی لکھنوی
			فاتحہ تھا کس شہید ناز کا	رات بھر درگاہ مین ماتم رہا	بحر لکھنوی
فاخته	۔	مونث	کنار جو جو اونہین خواہش شراب ہوئی	تو سرو سبز ہوا فاختہ کباب ہوئی	صبا لکھنوی

لفظ	مذکر	مونث	مثال		
فایده	مذکر	•	جس نے کہویا دل اوسیکو کچھ ملا	فایده دیکھا اسی نقصان مین	داغ دہلوی
			عالمِ کثرت مین وحدت کی نشانی ہی ضرور	فائده اتنا ہی بیت اللہ کی تعمیر سے	امیر لکھنوی
فتنه	″	•	بڑہتا آگی پوچھکر اوس سے مقامِ عشق	جو فتنه مجھ غریب کو ملتا ہی راه مین	داغ دہلوی
فتیله	″	•	دل تو ہی وحدت سرا داغِ محبت ہی چراغ	چاہیے اسکو فتیله پنبۂ حلاج کا	ناسخ لکھنوی
فرشته	″	•	کسقدر رہتی نگہِ شوق کو قاتل کی تلاش	جب نظر مجکو فرشتے دمِ بسمل آئے	داغ دہلوی
فقره	″	•	تغافل کی نه ٹھہری آج قاتل فیصله ٹھہرے	نہین تلوار تو فقره کوئی چلتا ہوا ٹھہری	داغ دہلوی
فواره	″	•	گریاں اگر مین نہر لبن سے گذر گیا	فواره آب آب ہوا سر سے پاؤن تک	امیر لکھنوی
فیصله	″	•	وعدهٔ وصل کی تکرار نے ہمکو مارا	فیصله خوب ہوا بات کی بڑہجانی سے	داغ دہلوی
قاعده	″	•	یہ نیا قاعده دربار کا ٹھیرا ہی حضور	نذر کے واسطے ہر روز نیا دل آئے	امیر لکھنوی
قافله	″	•	حسرتین دلکی مٹی جاتی ہین	قافله ہی که لٹا جاتا ہے	داغ دہلوی
قافیه	″	•	ہوا یہ کس قدِ موزون کا باغ مین جلوه	که تنگ قافیه ہی مصرعِ صنوبر کا	امیر لکھنوی
قباله	″	•	دل میرا اوسکی روی مخطط نی چہین کر	جہوٹا بنا لیا ہی قباله خرید کا	امیر لکھنوی
قبضه	″	•	کیا دلکو جلا کر خاک اپنی نی وسمه	بڑی مشکل سے پایا قبضه اوسکی تیغِ ابرو پر	امیر لکھنوی
قرابه	″	•	کیا ہو ہم رندونکی آگی شیشهٔ گردونکی قدر	گر گیا نظرونسی جب خالی قرابه ہو گیا	ناسخ لکھنوی
قشقه	″	•	میرے دلکے آئینے مین منه جو دیکھی برہمن	قشقه ماتہی کا نظر آئے الف اللہ کا	امیر لکھنوی
قصه	″	•	حرصِ دنیا کا بہت قصه ہی طول	آدمی کو صبر تہوڑا چاہیے	امیر لکھنوی
قطره	″	•	امیر اک قطره آنسو کا گران ہی سرِ مژگان پر	گره رشتی کی سوزن کی لیے بڑہکر ہی لنگر سے	امیر لکھنوی
قهقهه	″	•	نشی مین ہم ساقی نی جو مستونکو اوڑا مارا	لبِ ساغر پہ منه شیشی نی دہر کر قہقہا مارا	ظفر دہلوی
کاسه	″	•	ہوئی منظور محتاجی نه تجکو اپنے سایل کی	بنایا کاسهٔ سر واژگون کاسهٔ گدائی کا	جوشش لکھنوی
کاشانه	″	•	اسقدر خانه خرابی ایدلِ خانه خراب	خاک اوڑانیکی لیے اپنا یہ کاشانه تہا	داغ دہلوی

لفظ	مذکر	مونث	مثال		
کاہ	۰	مونث	وہ کوہ ہون مین پہ کاہ ہی گران جسکو	وہ کاہ ہون کہ کوہ پہ جو بار ہوئی	جرأت لکہنوی
کرایہ	مذکر	۰	حلقۂ گیسو مین پائی مقدول دیکر جگہ	دیدیا پہلے کرایہ خانۂ زنجیر کا	امیر لکہنوی
کعبہ	"	۰	یہ عظمت رہی کی زندانِ تہو نہین جسنی پائی ہی	کہ کعبہ ہمکو لینے تا درِ میخانہ آتا ہی	امیر لکہنوی
			دیکھہ لی سیر حرم حضرتِ زاہد رخصت	آپکا کعبہ مرا بتکدہ آباد رہی	داغ دہلوی
کلاہ	۰	مونث	سر برہنہ مجنون پہ آشیان ہی تاج	نہ رکہی سر پہ جو فغفور کی کلاہ ملی	داغ دہلوی
کلمہ	مذکر	۰	خدا کے واسطے کلمہ بتونکا پڑہ زاہد	پہر اختیار مین غافل زبان رہی نہ رہی	امیر لکہنوی
			سن لیتے اگر شہرۂ اعجاز بیانی	بت بہی کلمہ گو تری گفتار کی ہوتی	امیر لکہنوی
کمرہ	"	۰	تصور سے سمن بویونکی یہ خالی نہین رہتا	ہمارا دل ہی یا کمرہ ہی کوئی کنج گلشن کا	امیر لکہنوی
کوچہ	"	۰	اوسکا کوچہ ہی کہ ہی عرصۂ محشر یارب	سیکڑون طالبِ دیدار چلی آتی ہین	داغ دہلوی
کوزہ	"	۰	سارے جہانکا رنج مرے دل مین آگیا	کیا کوزہ تہا کہ جسمین یہ دریا سما گیا	امیر لکہنوی
کوہ	"	۰	حوصلہ قیس کا فرہاد کا دل پیدا کر	پہر تو یہ کوہ ہی کسکا یہ بیابان کسکا	امیر لکہنوی
کینہ	"	۰	جو آئی نامہ بر رشکِ عدو کا ذکر کہدینا	یہ کینہ صاحبِ غیرت کی دل سی کب نکلتا ہی	داغ دہلوی
گرہ	۰	مونث	کہولتا کہولی تو چہرہ پہ سہی تری دل کی گرہ	ہم نی دیکہی ہی نہین گانٹھ کترنیوالی	داغ دہلوی
			احسان ہی سر پہ ناخنِ شمشیر یار کا	کیا دل سی کہولدی ہی گرہ پیچ و تاب کی	امیر لکہنوی
گلہ	مذکر	۰	نہین لیتا خدا کا نام تیری عہد مین کوئی	گلہ تیرا زبانِ خلق سے پیہم نکلتا ہی	داغ دہلوی
گناہ	"	۰	سب اہلِ حشر چہپا لینگی کسی کی پائینگی	بڑا مزا ہو جو مجکو مرا گناہ ملے	داغ دہلوی
			سوراخ کیون ہی سینۂ گوہر مین اے فلک	بتلا تو ہمسے کون گناہ درِ یتیم تہا	امیر لکہنوی
گوشہ	"	۰	کیا حقیقت دو جہانکی پیشِ دلِ حضور	لامکان اک مختصر گوشہ ہی اس تعمیر کا	امیر لکہنوی
			گرہ کیسی لگی تہی کہل پڑی کس راہ مین فتنی	نظر آتا ہی خالی آج گوشہ تیری دامن کا	داغ دہلوی
گیاہ	۰	مونث	کلیم عقل مین کم عقل آہ کر اوٹہاتی ہین	گیاہِ خشک صحرای صفا مین جو کہ جہتی ہی	اختر لکہنوی

لفظ	مذکر	مؤنث	مثال		
لاشه	مذکر	•	داغ آوره کا تابوت مین لاشه نه رہا	ڈہونڈہتی خلق پہا پائین پڑی پہرتی ہی	داغ دہلوی
لاله	〃	•	لالہ آتا تہا نظر یون پس دیوار چمن	جسطرح شیش محل مین کوئی روشن مشعل	امیر لکھنوی
لفافه	〃	•	لکہا تہا خط مین جو حال اپنی چشم گریا نکا	ہزار بند لفافہ کیا نہ بند ہوا	امیر لکھنوی
			اب لفافہ بہی نہین خط کا خدا کی قدرت	پہلی اتنی ہی شکایت تہی کہ القاب نہین	داغ دہلوی
لقمه	〃	•	مری منہ کا ہی لقمہ حصہ غیر	مجھے قسمت ملی ہی آسیا کی	امیر لکھنوی
لکه	〃	•	میکشی کی ہی خوشی ہجر مین کسکو ساقی	لکہ ابر تو اور آگ لگاتی آئی	امیر لکھنوی
ماه	〃	•	یہ ایسا ماہ مبارک یہ ایسا کار سعید	شروع دیکہ کے کیجے مہ صیام شراب	ذوق دہلوی
مبالغه	〃	•	یہ وصف مین کیا شعرا نے مبالغہ	نقطہ وہان تنگ کمر بال ہوگئی	امیر لکھنوی
مجموعه	〃	•	حسرت کسی طرف ہی تمنا کسی طرف	مجموعہ اپنے دلکا پریشان ہوگیا	داغ دہلوی
مرثیه	〃	•	مرثیہ ہم دل مقتول کا پڑہتے ای داغ	اونکی مجلس مین مگر کوئی بہی بازو نہوا	داغ دہلوی
مژده	〃	•	الغرض کانین سحر جو یہ مژدہ پہونچا	کہلگئے آنکہ ہوئی جمع حواس مختل	امیر لکھنوی
مژه	•	مؤنث	کیا کہون جبدم مژہ اوس فتنہ گر کی ہلگئی	نوک سی گویا جگر مین نشتر کی ہل گئی	بحر لکھنوی
مسوده	مذکر	•	پورا ہوا نہ ایک بہی اس دلکا مسودہ	فرسودہ لاکہہ بار قلم ہوکے رہگئی	داغ دہلوی
			کیا بن پڑیگا کوئی تہ دل کا مسودہ	اکثر مٹا ئینگے ابہی اکثر بنائین گے	داغ دہلوی
مشغله	〃	•	مشغلہ ہی یہ جناب داغ کا	ہو رہا ہی آج کل دیوان صاف	داغ دہلوی
مشوره	〃	•	ٹہیرا ہی وہان مشورۂ قتل ہمارا	لو حضرت دل ایک سنو تازہ خبر اور	داغ دہلوی
معجزه	〃	•	اللہ رے اوسکی علم لدنی کا معجزہ	امی سبق پڑہائی کتاب شریف کا	داغ دہلوی
			عیان ہی رجعت خورشید اور شق قمر	یہ معجزہ ہی علی کا تو وہ پیمبر کا	امیر لکھنوی
معرکه	〃	•	روز دیدار خدا خیر کرے	معرکہ ہی تری زیبائی کا	داغ دہلوی
مقبره	〃	•	وہ طالب فنا ہون بنا جب کوئی محل	سمجہا یہ مین کہ مقبرہ تیار ہوگیا	بحر لکھنوی

لفظ	مذکر	مؤنث	مثال		
منصوبہ	مذکر	•	منصوبہ بازیکاری کرتے ہین حریف	اور مجھمین مثل بازی شطرنج دم نہین	ذوق دہلوی
منہ	〃	•	اے حسین کیا منہ ہے پہونچا جو تیری منہ چڑہین	دیکھکر تجکو اتر جاتا ہے چہرہ ماہ کا	امیر لکھنوی
منہ	〃	•	تہا مرا منہ نہ قابلِ لبیک	کعبہ مجکو دکہا دیا تونے	داغ دہلوی
منہ	〃	•	یہ گئی قلقلِ مینا کی مرض مین تقلید	غرغرہ مے سے کیا منہ جو ہمارا آیا	امیر لکھنوی
مورچہ	〃	•	کی صفائی غیر سے لیکن کدورت کم نہین	بعد صیقل مورچہ ویسا ہی آہن مین ہا	نسیم دہلوی
مہ	〃	•	دلِ سوزان نے کہین آگ نچھوڑی ہوگی مین	صبح خرشید کی بدلی مہِ تابان نکلا	داغ دہلوی
ملینہ	〃	•	نامہ بر کوچہ قاتل کا یہ کافی ہے پتا	مینھ وان تیرونکا برستا رہے تلوارونکی	امیر لکھنوی
ناطقہ	〃	•	اورونکا ذکر کیا لب جانبخش کے حضور	عیسی کا ناطقہ دمِ گفتار بند ہے	امیر لکھنوی
ناقہ	〃	•	صالح کا ناقہ ہوکہ دلا گا وسامرے	پالی ہوئے ہین سب مری پروردگار کی	امیر لکھنوی
نالہ	〃	•	بیجا نہین خزان مین یہ نالی ہزار کی	مظلوم داد خواہ ہین خونِ بہار کی	امیر لکھنوی
			چھیڑ تہمتی ہے کوئی نالہ کوئی رکتا ہے	چارہ گر ناخنِ وحشت ہے یہ مضراب نہین	داغ دہلوی
نامہ	〃	•	چھیڑ معشوق سے کیجے تو ذرا تہم تہم کر	روز کے نامہ و پیغام بُرے ہوتے ہین	داغ دہلوی
			نامہ ہم افتادگونکا جب کبوتر لیچلا	اڑتی اڑتی ہی کہین بازو کہین پر گر پڑی	امیر لکھنوی
نباہ	مختلف فیہ		نہ تو عشق ہی مجھے عشق ہے نہ تو چاہ کی مجھے چاہ ہے	وہ جو بات منہ سے نکالی تہی اُسے کیا نجکو نباہ نہے	نسیم لکھنوی
			مین ہی کچہ خوش نہین وفا کرکے	تمنے اچھا کیا نباہ نہ کے	مومن دہلوی
نزغہ	مذکر	•	گرچہ پیشِ طاقِ ابروی صنم کچہ تو نہین	کعبے پر نزغہ ہوا ہے لشکرِ کفار کا	آتش لکھنوی
نزلہ	〃	•	بزم سے گلدستے سب اوٹھوا دیے	داغ کا نزلہ گلِ تر پہ گرا	داغ دہلوی
نسخہ	〃	•	راتدن پہلو مین ہے کوئی نکوئی سیم تن	جذبِ دل اپنا ہی نسخہ ہے کوئی اکسیر کا	امیر لکھنوی
نشہ	〃	•	صبح اون مست نگاہونکا نہ پوچھو عالم	جن مین تہارات کا کچہ نشہ صہبا باقی	داغ دہلوی
			نشے نے بزم ساقی مین جو ستونکو اڑا مارا	لب ساغر پہ منہ شیشے نے دھر کر قہقہا مارا	ظفر دہلوی

لفظ	مذکر	مؤنث	مثال		شاعر
نظارہ	مذکر	•	کیسا نظارہ کِسکا اشارہ کہاں کی بات	سب کچھ ہی اور کچھ نہیں نیچی نگاہ میں	داغ دہلوی
			نظارہ دوجہاں کا چھوڑا جا دل کا تماشا کر	شبیہیں اس ورق پہ کھنچی ہیں دونوں عالم کی	امیر لکھنوی
نعرہ	//	•	تعجب کیا جو کوسوں دشمن بدمنش بھاگے	کہ نعرہ شیر کا جھنکار ہی شمشیر قاتل کی	امیر لکھنوی
نغمہ	//	•	میرے مرنے سے کیا ظالم کو گو سامانِ عیش	پر لبِ مطرب پہ آکر نغمہ شیون ہو گیا	داغ دہلوی
نقارہ	//	•	جاگو نہیں یہ خواب کا موقع مسافرو	نقارہ تک بھی کوچ کا وقتِ سحر بجا	امیر لکھنوی
نقشہ	//	•	نقشہ ہی اپنی روی کتابی کا بیبدل	ہی ہمکو نقل و اصل برابر کتاب کے	امیر لکھنوی
نقشہ	//	•	یہ نقشہ ہو گیا ہی داغ ابتو انکی محفل کا	کہ ہر دم آئینہ ہی سامنے اغیار پہلو میں	داغ دہلوی
نقطہ	//	•	چہ خالی خال ہی کنجِ دہن میں یار کے	ہی تعجب جیم کا نقطہ دیا ہی میم کو	امیر لکھنوی
نگہ	•	مؤنث	نگہِ شوق سے بے اثر ہو گے	تمکو پردے میں کیا نظر ہو گی	داغ دہلوی
نگینہ	//	•	دل کسیکا ہاتھ میں آیا ہی دولت کی دلیل	یہ نگینہ جسکو ہاتھ آیا سلیمان ہو گیا	امیر لکھنوی
			یہ تو انکے دست قدرت میں نگیں کیونکر دل اپنا تھا	کہ ہر ناخن نگینہ بنگیا تھا سلیمانکا	داغ دہلوی
نمونہ	//	•	جنون میں خامہ فرسائی سی توڑی ہیں قلم اتنی	ہمارا گھر نہیں ہے اک نمونہ ہی نیستانکا	داغ دہلوی
نوحہ	//	•	دلِ پرسوز کا نوحہ جو میں پڑھنے بیٹھا	داد دینے کے لیے بزم میں رقت آئی	امیر لکھنوی
واسطہ	//	•	تمسے تو واسطہ ہی کچھ نہ رہا	اب طبیعت رقیب پر آئی	داغ دہلوی
وسیلہ	//	•	جو وسیلہ غیر کا ڈھونڈھیں نہو کیونکر خراب	حال ہوتا ہی پریشان خاک دامنگیر کا	امیر لکھنوی
وعدہ	//	•	وعدہ نہیں ہے حشر کی دن کسی سی دید کا	حصہ سبھی سی بانٹتے ہیں روزِ عید کا	امیر لکھنوی
			زباں سی گر کیا بھی وعدہ تو نہ آئی تو یقین کسکو	نگاہیں صاف کہتی ہیں کہ دیکھو یوں مکرتے ہیں	داغ دہلوی
وقفہ	//	•	جوانی اور پیری ایک رات اور دن کا وقفہ ہے	خمار و نشہ میں دونوں کو کھو بیٹھا کیا سمجھے	امیر لکھنوی
ہاتھ	//	•	ہاتھ رک جائے نہ قاتل کا ابھی کم سن ہے	ذبح کے وقت نہ بسمل تجھے ہچکی آئی	امیر لکھنوی
			دستِ وحشت کے لیے تارِ گریبان بھی نہیں	ہاتھ اوس تار میں الجھا جو گریبان میں نہیں	داغ دہلوی

لفظ	مذکر	مؤنث	مثال		
ہالہ	مذکر	•	وصف جب اوس ماہ تابان کا کیا مین نے رقم	یک قلم اشعار کے حرفون پہ ہالہ ہوگیا	ناسخ لکھنوی
ہدیہ	″	•	اس سے اونکا ہی یہ مطلب کہ کرون مین بخشن	ہدیہ بھیجا ہی تو دیوان فغان نے مجکو	امیر لکھنوی
ہنگامہ	″	•	مجلس تمام ہوگئی ہنگامہ ہو چکا	ہم راہ دیکھتے تری محشر مین رہ گئے	امیر لکھنوی
			تیرے ہی در پہ حشر کا ہنگامہ ہی بپا	اس شہر مین مکان و مکین ایک ہی تو ہین	داغ دہلوی
			ردیف یای تحتانی		
آرسی	•	مؤنث	آرسی ہی تری قسمت کے زبردست لے ترک	سامنا تجھسے ہی پر چوٹ نہین کہاتی ہی	امیر لکھنوی
آندھی	•	″	کوہکن کے پاس جاتا ہو نہ مجنون کا غبار	ایک آندھی آج سوی کوہسار آنیکو تھی	داغ دہلوی
افعی	مذکر	•	گیسو سی کس کسکو گزندین پونہچین	اوڑکے کاٹا کئی یہ افعی رہزن کیا کیا	صبا لکھنوی
انگڑائی	•	مؤنث	لی جو میخوارون نی انگڑائی اوتار جام ہی	کیا ہی مینا نیسے طاق آسمان دیکھ ہی	امیر لکھنوی
انگلی	•	″	واہ ای جوش جنون آخر اولجھکر ضعف سے	انگلیان ہاتھونکی بھی بار گریبان ہوگئین	داغ دہلوی
ایڑی	•	″	ایسی نچی ہین نہ ایسے ہین بشر کی ایڑیان	پنجۂ خورشید کی نیچی قمر کی ایڑیان	ناسخ لکھنوی
باری	•	″	کیا بحساب حشر مین چہوٹین گناہگار	باری جو پہلے آئی ہمارے حساب کی	امیر لکھنوی
بازی	•	″	محبت مین اے دل نہ ڈر سر پہ کہیل	وہ بازی نہین یہ کہ ہر جائیگی	داغ دہلوی
بالی	•	″	یہی رو چار روالی حاصل کشت محبت ہین	نہین اشک مسلسل بالیان ہین خرمن دل کی	امیر لکھنوی
بجلی	•	″	نگاہ شوخ ہی حلقی مین چشم شرم آگین کے	تماشا ہی کہ بجلی کوندتی ہی آج بالی مین	داغ دہلوی
بدلی	•	″	جاکر شریک برق ہوئی آہ سینہ سوز	بدلی جو ہی فلک پہ مری دلکی دود کی	منیر لکھنوی
بدھی	•	″	اتنی آرایش بھی اونکو ہی نزاکت سی گران	کم نہین پہولونکی بدھی آہنی زنجیر سے	امیر لکھنوی
بگھی	•	″	سمجھی ہم گھوڑیونکو تخت لیے ہین یان	جب ہوا گہر کی سڑک سی تری بگھی آئی	[illegible] لکھنوی
بھٹی	•	″	کیا قہر ہی کہ چہوڑکی بھٹی شراب کی	بھیجا بہشت مین مری بھٹی خراب کی	امیر لکھنوی
بیڑی	•	″	پہنی صورت کی پہنائین جنون نے بیڑیان	پڑگئی تار گریبان پاؤنمین زنجیر سے	داغ دہلوی

لفظ	مذکر	مؤنث	مثال		
پانی	مذکر	•	پیاسا ہون اسقدر کہ مرادل جو گر پڑا	پانی اوبل کی چاہ ذقن سے نکل گیا	امیر لکھنوی
پانی	"	•	خشک ہوتی ہو زبان زاہد کی استغفار سے	منہ مین بھر آتا ہی پانی دامن تر دیکھکر	داغ دہلوی
پانی	"	•	یاد اوس رنگ طلائی کی ہو صحرا مین ضرور	چاہیے گنبد آہو کو سنہرا پانی	امیر لکھنوی
پانی	"	•	جائیگا پھر نہ مرے گھر جو وہ جانی آیا	رحمت اللہ کی آئی کہ یہ پانی آیا	امیر لکھنوی
پانی	"	•	چمن مین تو جو شجر مردہ ہوا ہی دیکھکر اوسکو	مگر کچھ تجھمین پانی ای گل شاداب مرتا ہی	امیر لکھنوی
پانی	"	•	تشنۂ شوق شہادت کب سے ہون سیراب کر	مجکو پانی چاہیی قاتل تری شمشیر کا	ظفر دہلوی
پتلی	•	مؤنث	جم گئی ہی آنکھہ کی پتلی کسی مشتاق کی	مین نہ مانونگا کہ عارض پر تمھارے خال ہی	آباد لکھنوی
پٹی	•	"	وہ اور مجکو خط مین لکھی شکوۂ رقیب	پٹی پڑہائی ہی یہ کسی ہوشیار نے	داغ دہلوی
پری	•	"	افسون ہی بولنے مین تو چلنی مین سحر ہے	ہوگی پری بھی کوئی نہ اس سحر حال کی	داغ دہلوی
پری	مختلف فیه		مثل دیوانہ بہت شاہد آبی لائی	وہ پری سیر کو جبدن لب دریا گیا	ناسخ لکھنوی
			کریگا عشق تصرف تو دیکھنا وہ پری	پیادہ گھر سے کھلی سر برہنہ پا آئی	صبا لکھنوی
پگڑی	•	مؤنث	شکل ثابت نظر آتی نہین عمامی کی	شیخ نے بدلی ہی پگڑی کسی مستانے سے	رند لکھنوی
پلنگڑی	•	"	فلک ہے خشت کا نی چارپائی کیا دکھاتا ہی	پلنگڑی تیری اعلی ہی کہین بیپر چاندیکی	داغ دہلوی
پیشانی	•	"	بنگیا کعبہ وہی میرے لیے	ٹک گئی جس در پہ پیشانی مرے	ناسخ لکھنوی
تجلّی	•	"	کیا تجلی مین کہون اوس ساعد پر نور کی	آستین یار ہی فانوس شمع طور کی	داغ دہلوی
ترقی	•	"	اللہ ری اوسکا حسن ترقی بلا کی ہی	ہر موی زلف موے کمر سے نکل گیا	برق لکھنوی
			ادبار تھا فراق تھا جبتک کہ یار سی	وہ مل گئے ترقی اقبال ہوگئی	داغ دہلوی
ٹٹی	•	"	کیونکہ ہو حسن چہرۂ صیاد آئینہ	ٹٹی ہی مثل سکندر لگی ہوئی	امیر لکھنوی
ٹکٹکی	•	"	اللہ ری دید چہرۂ قاتل کا اشتیاق	ہی ہی ٹکٹکی تہ خنجر لگے ہوئی	امیر لکھنوی
ٹکڑی	•	"	داور حشر سے محشر مین کہینگے میخوار	یہی ٹکڑی رہی جاتی ہی گنہگارونکی	امیر لکھنوی

امیر لکھنوی

لفظ	مذکر	مؤنث	مثال		
ٹوپی	"	مؤنث	ساحل کی سیر کو اگر آئی وہ بحر حسن	دریا اوچھالنے لگے ٹوپی حباب کی	امیر لکھنوی
ٹٹری	•	"	جسطرف آپکی بربادونکی منڈلی آئی	لوگ گھبرا کے یہ چلائے کہ ٹٹری آئی	رشک لکھنوی
جالی	•	"	مجھو مارا تھا جالی لوٹ کی کرتی نے بناکر	تعجب کیا مری مرقد کی جالی ہو اگر تیلی	رشک لکھنوی
جمائی	•	"	نام میرا سنکی مجنون کو جمائی آگئی	بید مجنون دیکھکر انگڑائیان لینے لگا	ذوق دہلوی
جھڑی	•	"	بارش میں سیا تہ غیر کے پیتے ہیں وہ شراب	اشکونکی یان جھڑی ہی برابر لگی ہوئی	امیر لکھنوی
جی	مذکر	•	تم نے چاہا مجھکو میں نے غیر کو	اپنا اپنا جی اسے کیا چاہیے	امیر لکھنوی
چاندنی	•	مؤنث	راتکو بھی چھپکر اوسکے گھر میں جاسکتے نہیں	چاندنی چھٹکی ہوئی ہی سایۂ دیوار سی	وزیر لکھنوی
چٹکی	•	"	نہ چین ہے جان ہر بشر کی	چٹکی ہی غضب تری نظر کی	داغ دہلوی
چوٹی	•	"	زلف اوسکی مرغ دل کی لیے جال ہو گئی	چوٹی گندھی تو جانکا جنجال ہو گئی	امیر لکھنوی
چھتری	•	"	ساتھ اوڑتے ہیں ہماؤنکی حمامونکی طرح	چتر سلطانی ہی چھتری وس کبوتر باز کی	ناسخ لکھنوی
حویلی	•	"	نگہ میری ایسی تیز پہنچی تیری چلون میں	حویلی ہو اگر بالفرض والتقدیر لوہیکی	ناسخ لکھنوی
داڑھی	•	"	باقی ہی شیخ کو ابھی حسرت گناہ کی	کالا کریگا منہ بھی جو داڑھی سیاہ کی	ذوق دہلوی
دعوی	مذکر	•	گلہ جور وستم کا حشر میں ہیر عشق کا دعوی	مرا ذمہ ترے آگے جو کوئی بکھیڑا ٹھیرے	داغ دہلوی
دہائی	•	مؤنث	جناب عشق سی فریاد ہی برباد ہوتا ہون	لٹا جاتا ہون میں بیکس دہائی شاہ عادل کی	امیر لکھنوی
دھڑی	•	"	دھڑی مسی کی ہونٹو نپر جمی ہی خبر ہو یارا	کرینگی سیر گلشن رنگ اوڑیگا آج سوسن کا	امیر لکھنوی
ڈلی	•	"	نہ کہا ایدل فریب زینت دہر	ڈلی اس پان میں ہی سنکھیا کی	امیر لکھنوی
ڈولی	•	"	کوکنار رونکی ہوسے نہیں ملتی ہین درخت	ڈولیان ہین یہ ترے خال کی بیمارونکی	امیر لکھنوی
رباعی	•	"	فقط کہتا نہیں میں شعر اوس مصرع گیسو پر	رباعی اک نئی ہوتی ہی موزون چار ابرو پر	امیر لکھنوی
شی	•	"	ہجو میں بیٹھ کے مسجد میں نکرا ہی واعظ کیونکر نہ آتی خلد سے آدم زمین پر	ایسی شی ہی کہ قیامت پہ اوٹھا رکھی ہے موزون وہ ہین وہ خوب ہی جو شی جہانکی ہے	داغ دہلوی

لفظ	مذکر	مؤنث	مثال		
صبوحی	•	مؤنث	عہد پیری مین کرو کیونکر نہ ترک جام مے	دفع کرتی ہی صبوحی درد سر مخمور کا	جرأت لکھنوی
صراحی	•	〃	بزم مے مین جو گئی ہم تو کہا ساقی نے	اک صراحی تری خاطر بھی لگا رکھی ہے	امیر لکھنوی
طوطی	مختلف فیہ		ہے شیشۂ سبز گرم قلقل	طوطی مستونکا بولتا ہے	وزیر لکھنوی
			طوطی سبزۂ خط صاف یہی کہتی ہے	ہین وہی آئینۂ عارض جانان اب تک	رشک لکھنوی
قلعی	•	مؤنث	ہجر اگر ہوگا تو کھل جائیگی قلعی حسن کی	تو ہی آئینہ مرا دل غیرت سیماب ہے	رشک لکھنوی
قینچی	•	〃	پیچھے پر طائروں کو دیتا ہے صیاد قضا	قینچیان پہلی عطا ہوتی ہین منقارونکی	امیر لکھنوی
کٹوری	•	〃	محرم عرق مین ڈوبکے آب روان بنے	دیوار لہر کی ہے کٹوری حباب کی	امیر لکھنوی
کشتی	•	〃	منزل حیرت کا طی کرنا بہت دشوار ہے	پار کب ہوتی ہے کشتی قلزم تصویر سے	امیر لکھنوی
کلی	•	〃	بہار بےخزان ہے جامۂ یار	نہ مرجھائین کبھی کلیان قبا کی	امیر لکھنوی
کملی	•	〃	باندھی ہے سر وہی گردون نے کیا ہوا	چمکی ہے برق اوڑھکی کملی سحاب کی	امیر لکھنوی
کنگھی	•	〃	غیرت اوس گلی با تو نہین جو کنگھی کی کبھی	مثل سنبل تار تار اپنا گریبان ہوگیا	امیر لکھنوی
کہانی	•	〃	کہا مین نے ٹھہرو تو بولی یہ ہنسکر	کبھی پھر سنین گے کہانی تمہاری	نسیم دہلوی
کھلبلی	•	〃	درد گھبرا کے تو جو یون چونکا	کیا اوٹھی جی مین کھلبلی ایسی	درد دہلوی
گدازی	•	〃	آپکو سو بار سانچے مین اگر ڈھلوائی شمع	پر گدازی جسم کی تیری کہان سے لائی شمع	جرأت لکھنوی
گلی	•	〃	ہوتی نہ وہ گلی تو بہلتا نہ دل مرا	ملتا اگر زمین کی عوض آسمان مجھے	داغ دہلوی
گھڑی	•	〃	چھوٹا وہ بحر حسن پڑے ہم عذاب مین	فرقت مین جو گھڑی تھی وہ گھڑیان ہو گئی	امیر لکھنوی
مٹھی	•	〃	صبا بنگئی چور یاد چمن مین	کہ غنچے کی مٹھی جو زر سے بندھی ہے	داغ دہلوی
مٹی	•	〃	کعبی کی ہے ہوس کبھی کوی بتان کی ہے	مجکو خبر نہین مری مٹی کہان کی ہے	داغ دہلوی
			وہ رشک ماہ منہ سے لگاتا نہین امیر	مٹی خراب ہے قدح آفتاب کی	امیر لکھنوی
مرضی	•	〃	کیون رنج دیے دلکو جو فریاد کا ڈر ہے	تھی آپکی مرضی کہ یہ مضطر بھی نہ ہوتا	داغ دہلوی

لفظ	مذکر	مؤنث	مثال		
مِسّی	.	مؤنث	لبِ نازک پہ جمائی تھی غضب کی مسی	اور آنکھونمین لگایا تھا بلا کا کاجل	امیر لکھنوی
معنی	مذکر	.	ڈھونڈھو سے بھی نہ معنی باریک جب ملا	دہوکا ہوا یہ مجکو کہ اوسکی کمر نہو	امیر لکھنوی
موتی	مذکر	.	لگائین افسرون مین اپنے سلطانہ کہان پائین	کسیکے ہاتھ کب آتا ہی موتی میرے آنسو کا	امیر لکھنوی
منہدی	.	مؤنث	تھی وہ تری ہوئی منہدی جو اوسے ہاتھ لگی	ید بیضا کا نشان تجبۂ مریم مین رہے	داغ دہلوی
مے	.	”	لطف مے تجھسے کیا کہوں زاہد	ہای کم بخت تونے پی ہی نہین	داغ دہلوی
			ساقی کمال پیاس سے جلتا ہی یان جگر	لا جلد برف مین مئے احمر لگی ہوئی	امیر لکھنوی
نَے	.	”	شعلۂ آواز سے جھڑتی جو ہین چنگاریان	لے بنائی تونے کیا منقار موسیقار کی	امیر لکھنوی
ہچکی	.	”	کس دوست نے کیا ہی خدا جانے ہمکو یاد	ہچکی ہی نزع مین جو برابر لگی ہوئی	وزیر لکھنوی
			رہ رہ کر تھی شکم کو بھرین کیون نہ اہلِ حرص	شیشے کو ہچکی آتی ہے ساغر کے روبرو	امیر لکھنوی
ہنسی	.	”	میرے مرنیکی خبر سنکر کیا مشکل سے ضبط	اونکی ہونٹھون پہ ہنسی بے اختیار آہی گئی	داغ دہلوی

قطعاتِ تاریخ از محمد قادر علی قادر مؤلف رسالۂ ہذا

قطعۂ تالیف رسالہ

کیا بہار آرا رسالہ ہے لکھا	نو بہار گلشنِ تحقیق ہے
باغِ ہجری مین گلِ قادر کھلا	لالہ زارِ گلشنِ تحقیق ہے ۱۳۰۸ھ

قطعۂ تاریخ طبع رسالہ

کتنا چھپا رسالۂ دلکش یہ اندنون ۱۳۱۸ھ	کچھ شک نہین کہ نزہتِ خرد و کلان ہے ۱۹۰۱ء
آئی ندا یہ کان مین قادر کے جبذا ۱۳۱۸ھ	آموزگارِ غنچۂ اُردو زبان ہے یہ ۱۹۰۱ء

قطعۂ تاریخ طبع رسالہ

ارمغان دیکھ کے احباب نے بچشمِ انصاف	کہتے ہین کیا ہی رسالہ یہ لکھا واہ جی واہ
عیسوی سال یہ بے ساختہ قادر سنو	دلکشا کتنی یہ تحقیق ہے ماشاءاللہ ۱۹۰۱ء

تقریظ خاتمہ

از غازہ کش رخسار شاہد زیبا بیانی۔ جلوہ دہ ابکار افکار معانی۔ انوری زمن منشی مولی حسن صاحب

سر خوشان صہبا خانہ جادو بیانی را مژدہ۔ و دل باختگان ادای جان شکار لفظ و معنی را نوید۔ کہ از پاستانی اساتذۂ فرپور ہنر سخن آرای تا ہاروت خیالان حال شاہد نو خاستۂ اردو زبان را بہ آئینۂ دلربائی سبو حیان ثریا مسکن آراستہ اند۔ و بہ نمطی کرشمہ زائی زاہد فریب توبہ شکن پیراستہ۔ تا حالیا آن بلای نظارہ در حسن و خوبی چون مہ چہاردہ کامل برآمدہ۔ و از مستی بادۂ برنائی برقع از رخ آفت انداز برافگندہ۔ اینک از نظر بازان کیست کہ بے پردہ از بہار لقای شگفتگی فروش دامن دامن گل شادمانی نچیدہ باشد۔ و از موشگافان کدام کہ آشکار از ختن نثار گیسوی ایمان سوزش نافہ نافہ مشک کامرانی نشنیدہ۔ ہمانا سنجیدگان می سنجند و ادا شناسان نیکو می شناسند کہ تا ہیچ خامہ در جگر شگافی نگردد حرفی دیدار فریب برنمی آید۔ ولی مانا بدل اندرون سویدا خفتہ آوازی ساعت نواز برنمی خیزد۔ اما آفرین ہا بر جان نشیمنگاہ پیشین والہ و نوایان زبور سنج سخنہ سرای و تحسین ہا بر ہمت مردانہ پسین پیشخرامان شاہراہ مسیحا نوای۔ کہ با اینہمہ دشخواری و محال پژوہی از گوہر شب چراغ تصنیف خود کہ صورت معنی نمای ہما نست چراغ فرارا ہ داشتہ اند۔ و آفتاب تاب بر لبت ہای آسمان پایہ فرو گذاشتہ اند۔ ہیچنان ہر بنی آدم را امیر سد بر اپنای جنس یاری نمودن۔ و از تنگ سیہ چال ناشناسی چیزے فراز برآوردن۔ ازین ہست کہ حبیبی منشی قادر علی صاحب مؤلف این رسالہ۔ آنکہ در تہا نسیم بہار بجنبت سحر خیز سے خود از اخلاقش بوی برگرفتہ۔ و از نگاہ بشمیم جان فزایش ہر غنچہ بصورت گل بر شگفتہ۔ بالجملہ بلاغت با ذاتش می نازد۔ و فصاحت بنامش میبالد۔ و نیز ہم بہ نظم گستری خود نظیر خویش است۔ لا۔ بلکہ انچہ من توانم ستود از ان ہم بیش ست حالا از ینجا اندازہ توان کردن۔ و شرف نگریستن۔ کہ بگرد آوری این ہوش افزا کتاب چہا رنج بردہ باشد و اندیشہ را بہ دشوار گزار الماس زار پژوہش بچہ پایہ فرسودہ۔ تا این

مرصع کار رسالہ آئینہ وار تابش جمال تانیث و تذکیر چون حور رخ پیدائی برافروختہ - وہمچو غلمان جلوہ ہویدائی برگرفتہ - سخن کوتاہ سخن وانند - وخرد پندارد کہ بسیہ زمین کافر خیز ہند از نو نواگران نو آئین نواگو کر روشن گہران ملکی برات آرایش پردگیان معنے آورا بلولوی آبدار الفاظش نوشتہ اند - وبہ تخم دانہ ہای نقطہ حروفش مزرعہ نکتہ دانی کاشتہ ایزد توانا از نظر بد بسش نگاہدارد - وسویدا ما نادر اندر ونہا جا بیش دہاد - فقط

قطعہ تاریخ از رشحات سحاب فکر بلند - وطبع آسمان پیوند - شاعر بے نظیر جناب منشی امیر احمد صاحب امیر - لکھنوی

اس رسالے کی قدر ہوگی ضرور رائیگان جائیگی نہ یہ محنت
فال ہے نیک امیر کی تاریخ پائیگا یہ قبول کا خلعت

۱۳۰۸ ہجری

قطعہ تاریخ طبعزاد شاعر جادو خیال - ناظم رنگین مقال معروف چہار گوشہ امصار و بلاد جناب مولانا عبد الاحد صاحب شمشاد

شیخ قادر علی عالی قدر شاعر نغز گوی وخوش گفتار
بحث لفظ از مذکر وانثی کرد در یک کتاب خود اظہار
نام آن ارمغان احباب ست نزہت خاطر اولی الابصار
گفت شمشاد سال طبع چنان ہدیۂ شاعران ہند تبار

۱۳۰۸ ہجری

قطعہ تاریخ از ثمرات فکر صائب - نتائج ذہن ثاقب جناب مولوی ظہیر احسن صاحب شوق نیموی

زہی این نامۂ تذکیر و تانیث مفید نکتہ سنجان ہنرمند
نوشتم شوق بہر سال طبعش کتاب نافع و بی مثل و دلبند

۱۳۰۸ ہجری

قطعات تاریخ از خمکدۂ فکر رنگین - وطبع معنی آفرین - یکتائے زمان جناب منشی ولایت علیخان - صاحب عزیز صفی پوری

چو قادر علی شاعر نغز گو بیاراست این نامہ چون نکتہ دان

ملک مصرع سال گفتہ عزیز بہین نسخۂ اندر اردو زبان
۱۳۰۸ ہجری

دیگر منہ

چو قادر علی منشی نکتہ پرور بپرداخت این طرفہ تالیف نیکو
عزیز سخن سنج سالش رقم زد کتابی بتحقیق ہا جمل اردو
۱۳۰۸ ہجری

دیگر منہ

عجب نامۂ نغز قادر نوشت کہ تحقیق جان یافت در کالبد
خبر میدہم ز انطباعش عزیز در اردو کتابی عجب طبع شد
۱۳۰۸ ہجری

دیگر منہ

جمع کرد این نامہ را قادر بپاس طرفہ تالیفِ خوش و تصنیف نیکو
گفت تاریخش عزیز از بہر طبعش نسخۂ مطبوع و پاکیزہ در اردو
۱۳۰۸ ہجری

دیگر منہ

واہ قادر نے عجب نسخۂ نادر لکھا ہو گیا شہرۂ تحقیق جہان میں ہر سو
کہیں تذکیر کی صحت کہیں تانیث کی شرح جمع کیں شاعرِ دانا نے مثالیں دلجو
فکر کرتی ہی جو ملا مصرع تاریخ عزیز زیب خوبی یہ رسالہ ہی مفید اردو
۱۳۰۸ ہجری

دیگر منہ

خوب یہ نامہ پاکیزہ لکھا قادر نے کر کے تانیث کو تذکیر سے بالکل تحقیق
جب چھپا دل نے کہا مصرع تاریخ عزیز آج یہ نسخہ مطبوعہ ہوا اچھی رفیق
۱۳۰۸ ہجری

قطعات تاریخ از افادات ذہن رسا۔ و طبع آسمان پیما۔ سخنور یکتا۔ جناب منشی صابر حسین صاحب صبا سہسوانی

زہی کتاب کہ آن را معانی جابجاست بگوش ہوش نظیرش نشد گہی مسموع
بتازہ رنگی فکر بہار پیرائے بروی صفحۂ کاغذ بہ سبت رنگ شیوع

گرفت طالع تحقیق او فروغ عروج
نمود مهر سند از سپهر نظم طلوع

شگرف کاری طبعش چه ساده پرکارست
که چشم دل بتماشای او نمود رجوع

بجای خویش بتانیث و هم بتذکیرش
کشید لفظ و سند نقش تابع و متبوع

طراز بستن تاریخ طبع طبعم را
به پیش اهل سخن نیست ای صبا ممنوع

کشم نشید که قادر علی نمود رقم
محققانه سخن با سند همه مطبوع
۱۳۰۸ ہجری

دیگر منه

به تالیف سخن قادر علی را
رفیق طبع شد چون حسن توفیق

کتاب مثبت تذکیر و تانیث
ز اشعار سند بگرفت تصدیق

کهن مشق سخن را مونسی هست
بنو آموز استاد و اتالیق

باظهار سند از لفظ و معنی
کشیده درمیانش خط تفریق

نوشتم اے صبا تاریخ طبعش
کلام مستند پاکیزه تحقیق
۱۳۰۸ ہجری

قطعۂ تاریخ ریختۂ کلک۔ جواہر سلک مسند آرای کشور نثر و نظم منشی فدا علی صاحب المتخلص به فارغ و گرم

قادر علی نے نسخۂ رنگین کیا رقم
دلکش بیان کا رنگ عبارت سلیس
۶۱۸ ۹۱ ۱۹ ۴۸
ہے گرم نامراد کی ہردم یہ التجا
مقبول خاص و عام ہو یہ نامۂ نفیس
۱۳۰۸ ۱۳۰۰ نوروز یاسیے

قطعات تاریخ از نتائج افکار گہربار سریر آرای ملک معانی منشی سید جمیل احمد صاحب سہسوانی
۱۳ ہجری

رنگ ہی جن کی طبیعت میں وہ کہتے یہ ہین
حسن انداز کے جلوے سے دلہن ہے نامہ

بسکہ تذکیر کی تانیث کی تحقیق ہی خوب
مایۂ نازش ہر ماہر فن سے نامہ

کیون نہ گل پھولین نئے رنگ کے گلشن گلشن
باغبان خامہ قادر سے چمن ہے نامہ

طرز تالیف یہ کہتا ہے بآواز بلند
کسی محبوب کا بیساختہ پن ہے نامہ

سو طرف جاتی ہی پہر آکے ٹھہرتی ہی یہین — منظرِ اہلِ بصیرت کا وطن ہے نامہ
طبع کی اسکی جو مطلوب ہی تاریخ جمیل — کہ۔ یہ کارآمدِ اربابِ سخن ہے نامہ
١٣٠٨ھ

دیگر منہ

کہتے ہین اسکو دیکہکر شاعر — یہ کتاب نفیس ہے اک چیز
منشی قادر علی کی ہے تالیف — کیون سخنور نہ دلسے رکہین عزیز
لکہو تاریخ طبع اسکی جمیل — لائقِ اعتبارِ اہل تمیز
١٣٠٨ ہجری

دیگر منہ

یہ تذکیر و تانیث کا ہی رسالہ — کہ ہی رہنما اہل ہندوستان کا
ہین کارآمد الفاظ عمدہ نظائر — عجب کیا جو ہی دلپسند اک جہان کا
جمیل اسکے چہپنے کی تاریخ لکہو — یہ استادِ مشفق ہی اردو زبان کا
١٣

قطعہ تاریخ سنجیدۂ طبع بہارین سلطان کشور سخندانی۔ جناب منشی فاخر حسین صاحب فاخر سہسوانی

مین نے دیکہا یہ نامہ اے فاخر — پایا اپنی صفت مین لاثانی
سال تالیف اسکا دل نے کہا — دفترِ صحتِ زباندانی
١٣ ہجری

قطعہ تاریخ طراز یدۂ قلم بلاغت شیم۔ جناب منشی محمد عبد العزیز صاحب اعجاز (اعجاز رقم) سہسوانی

قادر علی از کمال تحقیق — بنوشت رسالۂ خوش اسلوب
ذکر تذکیر و شرح تانیث — دلکش بگرفت شکل مرغوب
اعجاز براے سال تاریخ — دل گفت بمن۔ زبان مرغوب

قطعہ تاریخ از خوش فکر بہای شاعر سحر بیان میر اظہر علی صاحب اظہر رئیس سہسوان

صد شکر کہ چہپ گیا یہ نامہ — مشتاق تھے مدتون سے شاعر

اظہر تاریخ طبع لکھو
ارباب سخن کا ہے یہ نامہ
۱۳۰۸ ہجری

قطعۂ تاریخ تراویدۂ خامۂ بلاغت شمامۂ سخن سنج و سخندان۔ منشی قدرت علی صاحب شمیمؔ رئیس سہسوان

راہ اس سے پاتے ہین اہل سخن
نامہ ہے یا رہنما کوئی ہے یہ
طبع کی تاریخ اسکی اے شمیم
کہہ۔ ادیب ریختہ گوئی ہے یہ
۱۳۰۸ ہجری

قطعۂ تاریخ از نتائج طبع موزون شہریار کشور علم و ہنر جناب منشی محمود علیصاحب مضطر صفی پوری احکام نگار۔ روبکاری حضور سرکار عالیہ بھوپال

بسکہ یہ نامہ ہی دلچسپ و نفیس و نادر
دل سے ہین اسکی طلبگار جہانکی شاعر
جانفزا مصرع تاریخ لکھا مضطر نے
لائق قدر پسندیدہ کتاب قادر
۱۳۰۸ ہجری

قطعۂ تاریخ از عالیجناب معلی القاب مستغنی عن المحامد و المناقب۔ جناب منشی احمد حسین خانصاحب مذاقؔ تعلقہ دار پریانوان ضلع پرتاب گڑھ

عجب نادر رسالہ ارمغان نام
جناب قادرِ ذی علم و فن گفت
مذاق از بہر سالش ہاتفِ غیب
کتابِ علم تحقیقِ سخن۔ گفت
۴۱۸ ۹۱

قطعۂ تاریخ مشاطۂ کلک گہر سلک۔ شاعر بیمثال منشی مقبول احمد صاحب مقبول رئیس بھوپال

ہین مذکر اور مؤنث ساری الفاظ اسمین ضبط
شاعرون کے واسطے ہے یہ رسالہ مستند
طبع کی تاریخ اسکی یہ لکھی مقبول نے
لائقِ تسلیم اعجوبہ کتاب با سند
۱۳۰۸ ہجری

قطعات تاریخ نتیجۂ ذہن وقاد۔ و طبع نقاد۔ قادر اصناف سخن۔ جناب ہاشمی سید محمد نور الحسن صاحب صفی پوری

جمع کردہ نسخۂ قادر علی
بہترین تصنیف نادر طبع شد
ہاشمی تاریخ ہجری گفتہ ام
اولین تالیف قادر طبع شد
۱۳۰۸ ہجری

دیگر منه

چو این جدول مرووزن شد تمام	ز قادر علی یادگار سخن
گزین مایه بهر تحقیق جو است	چه خون خورده قادر بتدقیق فن
پی جمع اسناد شبها نخفت	که بگداخت چون شمع اندر لگن
بهر لفظ اسناد استاد جست	که مقبول باشد بهر انجمن
درین فن بود بی نظیر این کتاب	بانصاف گفته است نور الحسن
چه تاریخ بیساخته هاشمی ست	مرتب بشد جدول مرووزن
	۱۲ف ۹۸

دیگر منه

چون زبان ریخته مطبوع شد	شور ها از طبع خویش انگیخته
هاشمی بیساخته تاریخ گفت	طرح نو بیتابی دل ریخته
	۱۹س ۴۷

دیگر منه

تحفهٔ نادر رساله قادر است	شاعران هند معنی یاب را
جمع کرده بهر تحقیق زبان	اوستادان اولوا الالباب را
ارمغان دوستان نامش بود	هدیهٔ خوشش خاطر بیتاب را
هاشمی تاریخ اسمی خوشتر است	ارمغان نیک شد احباب را
	۱۸ع ۹۱

دیگر منه

ای بکف بگرفته تار سند	گوهر الفاظ اردو سفته
باتو قادر هاشمی تاریخ گفت	استناد مرد و عورت گفته
	۱۹س ۴۷

دیگر منه

جمع کرده نسخه قادر علی	مستند اندر بیان ریخته
بهر هر لفظی سند بنگاشته	از کلام شاعران ریخته

شد محقق گفتگوے مرد وزن	ہیجڑان شد بوستانِ ریختہ
ہاشمی تاریخ ہندی دلرباست	جانِ تحقیقِ زبانِ ریختہ
	۴۷ ۱۹س

دیگر منہ

جدولِ مرد وزن مرتب شد	گلِ رعنا شگفت در گلشن
عیسوی سال ہاشمی بنویس	شمع تحقیقِ مرد وزن روشن
	۹۱ ۱۸ء

دیگر منہ

یہ رسالہ جسطرح آنکھونکو حسن	ہر سخنور کو بہت مرغوب ہی
جسنے دیکھا اوسنے دیکھا پیار سے	واہ کیا اندازِ خوش اسلوب ہی
ہاشمی تاریخ ہی بیساختہ	دُرِ معنی یہ رسالہ خوب ہی
	۸ ۰ ۱۳ ہجری

دیگر منہ

یادگارِ شاعرانِ مستند	نسخۂ نادر ہے قادر نے لکھا
ہاشمی تاریخ کیا مطبوع ہے	خوش ادا مجموعۂ اُردو چھپا
	۹۸ ۱۲ھ

دیگر منہ

مرد وزن کی معرفت مین یہ کتاب	کیا سراپا نور کی تصویر ہی
ہاشمی دلکش عجب تاریخ ہے	مرد و عورت حور کی تصویر ہی
	۹۱ ۱۸ء

قطعۂ تاریخ تصنیفِ این کتاب نتیجۂ فکرِ سر دفترِ اولی الالباب جامع الفضل والکمال حافظ محمد کرامت اللہ صاحب مہتمم مطابع ریاست بھوپال

کرد قادر علی زہی تالیف	کہ ندید وکسے ندیدش را
شد زمضمونِ روشنش روشن	بالیقین دارد اُو ید بیضا
جلوہ گر روی معنی از لفظش	ہمچو صورت در آئینہ پیدا
خواستم از سروش تاریخش	طرفہ تصویر مرد وزن گفتا
	۷ ۰ ۱۳ھ

ایضاً منہ تاریخ طبع

مطبوع شد این نسخہ بصد حسن و صفا — غیرت دہ رخسار نگار دلکش

بے غرض و بلا فکر کرامت گفتم — کار آمد شعرای ہنرور سالش

۱۳۱۸ھ

قطعہ تاریخ طبع از طبع عالی مہر سپہر بلند خیالی مولوی محمد عبد العلیم صاحب مدراسی المتخلص آسی

کیا خوب اسکا نقشا قادر علی نے کھینچا — اقلیم علم و فن کا سلطان ہی تو یہ ہی

ہر اک مثال لایا تذکیر کو بتایا — تانیث کو دکھایا احسان ہی تو یہ ہی

کیا پوچھتے ہو یارو شانِ نزول اسکا — زمرے مین شاعرونکے ذیشان ہی تو یہ ہی

ہر لفظ مستند کی اس مین نظیر دی ہی — ہر بات کی سند کا دیوان ہی تو یہ ہی

جو نقد جان و دل دین اس نسخے کو خریدین — مدت سے شایقون کا ارمان ہی تو یہ ہی

آئینۂ فصاحت گنجینۂ بلاغت — اردو کی شاعری کا سامان ہی تو یہ ہی

معنون کے انجمن مین الفاظ کے چمن مین — لطفِ سخن کے تن مین جی جان ہی تو یہ ہی

تاریخ اسکی آسی با صد سخن شناسی — تقریرِ مرد و زن کی پہچان ہی تو یہ ہی

۱۳۱۸ھ

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ الذی خلق الذکر و الانثیٰ و علی نبیہ التحیۃ و الثنا و علی آلہ النجبا و صحبہ الاتقیا کہ یہ نادر کتاب اسم بامسمیٰ ارمغانِ احباب جس سے اردوے معلّٰی کی تذکیر و تانیث کا واقعی حال مع مثال ایسا ظاہر ہوگیا جیسے صورت آئینہ صاف سے اور تصویر فوٹوگراف سی شاعرونکے واسطے گنجینۂ زباندانی ہی اور سرمایۂ فصاحت بیانی موءلف نے اسمین مدتون خون جگر کھایا ہی تو لعلِ اشعار آبدار کو جا بجا سے بکمالِ تفحّص لایا ہی باہتمام نامیِ انام حافظِ کلام خداوندِ انام صاحب رامیِ صائب حافظ محمد کرامت اللہ صاحب چھپکر جلوۂ ظہور مین آئی مشتاقون کو صورت دلربا دکھائی فقط

صحت نامہ رسالہ ارمغان احباب

صفحہ	سطر	غلط	صواب	صفحہ	سطر	غلط	صواب
۵	۹	•	مذکر	۸۶	۴	کرتا	کرتا
۶		〃	مذکر	〃	۵	تعمیر	تعبیر
۸	۱۱	چه	کچھ	۸۷	۱۵	ٹیڑا جاتا	ٹیڑھے جاتے
۱۴	۱۴	لز	لو	〃	۱۸	آخر	اختر
۱۶	۱۷	اسیر	امیر	۸۹	۹	سی	لی
۱۸	۳	ٹلتی ہی	ٹلتی کی	۹۰	۲	بحث	بخت
۱۹	〃	کسلی	کسکی	۹۲	۱۸	ولس	وہ بس
۲۰	۳۰	〃	مونث	۹۳	۶	برہکیا	رہگیا
۲۳	〃	〃	مونث	〃	۷	لی کیا	مین کیا
۲۷	۱۵	〃	مونث	〃	۸	مذکر	مونث
۲۸	•	یہ لفظ اس جگہہ پہ خلاف ترتیب درج ہوگئی ردیف تائی مثنا مین لکھنا		۹۴	۱۹	بکڑا	بگڑا
۳۰	۱۲	کو تو	جلد	۹۵	۹	بہتنے	بھتیشے
۳۳	۱۳	〃	مذکر	〃	۱۹	حیرانی	پامال جو
〃	۲۰	تری دیوارونکی	کہین بازارون کی	۹۶	۱۰	کو	کا
۳۴	۱۱	تہی	بہی	〃	۱۷	انکا	اسکا
۳۶	۱۱	ہین ہوتی	ہوتی ہین	۹۷	۳	یہ شعر ادہمن کی مثال کا ہی کاتب سے غلطی سی ادہن کی مثال مین	
۴۴	۲۰	تلوار	دیوار	〃	۱۰	سبزہ	سبز
۴۹	۲	نذر	قدر	۹۸	۱۱	بہی	تہی
۵۱	۶	گرا	گڑا	۹۹	۳	جب تلک	لب تلک
〃	۲۰	گہلکہ	کہشکر	〃	۱۰	ہی جو تہا	ہی کہ جو تہا
۵۳	۳	یلچپک	بلچپک	۱۰۰	۲	دام دی رہی	دام داری ہی
〃	۲۰	بہرتی ہی	پہرتی ہی	〃	۱۰	گر گئے	گر گئے
۵۶	۱۷	نہ	یہ	۱۰۱	۳	بہتی ہین	بہتی ہی
۵۷	۱۶	رنگ	زنگ	〃	۷	لوح نقش	نقش لوح
۵۹	۷	بہوکدیا	پہوکدیا	۱۰۲	۸	لفظ گلستان اس جگہہ پہ بے ترتیب لکھا ہی۔	
۶۰	۳	اس مثال سے تذکیر و تانیث نہین نکلتی ہی سہوا درج ہوگئی۔		〃	۱۵	سیاہ	سیہ
〃	۱۶	بیغم ہی عیش کب چمن روزگار مین	بیغم مین عیش کب چمن روزگار کی	۱۰۳	۶	بنگئے	رہگئی
۶۱	۹	گہر	گر	۱۰۵	۱۰	کیا حصر	کہ کیا حصر
۶۲	۱۷	چہیل	چہل	〃	۱۶	بوریگی	بوریگے
〃	۱۹	کیچہی	کہچہی	〃	۱۸	نقش	نفس
۶۴	۸	لو	تو	۱۰۷	۱	دور دور	دوڑ دوڑ
۶۵	۷	ہاتہہ آئی مال جو گرا دین مال کی	ہاتہہ آئی مال جو گرا دین مال سی	۱۰۸	۱	انگور کی	انگور کا
۶۶	۸	با	یا	〃	۹	پرواز	پرداز
〃	۱۹	تزا ہو	سرا ہو	۱۰۹	۱۲	یہ دشت لو	دشت سی
۶۸	۱۲	تصور	تصویر	〃	۱۴	کہیتی	کہتی
۶۹	۹	حیرت	جیوٹ	۱۱۳	۲۰	آئی	آتی
〃	۱۶	مری	میرے	۱۱۵	۱۵	آتا ہی	آیا ہی
۷۳	۹	•	مونث	۱۱۷	۲۰	چہنٹی ہی	چہنٹتی ہی
〃	۱۰	〃	مذکر	۱۱۸	۱	آورہ	آوارہ
۷۴	۵	مختلف فیہ	مذکر	〃	۱۳	رہگئی	رہگیا
۷۵	۱	مختلف فیہ	مذکر	〃	۱۴	نہ	نہ
〃	〃	تری نخچیر	تزا نخچیر	۱۱۹	۱۳	اوڑتی اڑتی ہی	اوڑتی ہی اوڑتا
۸۳	۱۴	تو دینا	تو یہ دینا	۱۲۱	۲	خون	فغان
〃	۱۷	در	ڈر	۱۲۴	۱۱	گلے بانون مین	گل کی بالون مین
۸۴	۹	گر	اگر	۱۲۰	۱	رسالہ	رسالہ
۸۵	۳	گرتا ہی	گرتا ہی	〃	۳	نواکو	نواکو
〃	۱۷	رنگ	زنگ				